قبر سے حشر تک

حالتِ نزع، برزخی زندگی، میدانِ حشر
اور جنت وجہنم کے حالات

تقدیم
مولانا عبدالوحید صاحب رحمانی
شیخ الجامعۃ السلفیہ بنارس

تالیف
مولانا محمد ابوالقاسم سلفی
جامعہ سلفیہ بنارس

ناشر
ادارۃ البحوث الاسلامیہ جامعہ سلفیہ بنارس

قبر سے حشر تک

حالتِ نزع، برزخی زندگی، میدان حشر
اور جنت وجہنم کے حالات

تقدیم
مولانا عبدالوحید صاحب رحمانی
شیخ الجامعۃ السلفیہ بنارس

تالیف
مولانا محمد ابوالقاسم سلفی
جامعہ سلفیہ بنارس

نام کتاب : قبر سے حشر تک

مؤلف : محمد ابوالقاسم ابوالخیر سلفی

کتابت : محمد عرفان سلفی

طباعت : سلفیہ آفسیٹ پریس، بنارس

تعداد : ایک ہزار

صفحات : ۱۵۲

سن اشاعت : اپریل ۱۹۹۸ء

ملنے کے پتے

۱- مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ (مرکزی دارالعلوم) بنارس ۲۲۱۰۱۰

۲- ربانی بک ڈپو، کٹرہ رحمانیہ (ملوکی مسجد کے پاس) مدنپورہ، بنارس۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

حضرت مولانا عبدالوحید رحمانی شیخ الجامعۃ السلفیہ بنارس رحمہ اللہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین و علی آلہ واصحابہ اجمعین وبعد!

اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ یہ دنیا فانی اور آنی جانی ہے مرنے کے بعد ہر شخص کو اللہ کے پاس جانا اور حساب وکتاب دینا ہے پھر اس کو اس کے عمل کے مطابق جزا وسزا ملے گی۔ روزانہ اس کی نگاہوں کے سامنے لوگ مرتے ہیں موت کے دل خراش واقعات نظروں کے سامنے سے گذرتے ہیں اور وہ دنیا جسے حاصل کرنے کے لئے آدمی رات دن تگ و دو میں لگا رہتا ہے دھری کی دھری رہ جاتی ہے اس کے باوجود آج کا مسلمان ان واقعات سے عبرت حاصل نہیں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "وفرحوا بالحیٰوۃ الدنیا وما الحیٰوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا متاع" (رعد: ۲۶) (اور لوگ دنیا کی زندگی سے خوش ہو رہے ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں محض ایک بے حقیقت شئی ہے)

آج ہمارے معاشرے میں فحاشیاں اور بدکاریاں عام ہیں، لوگوں نے اپنے نفس کو شہوت رانی کے لئے بے لگام چھوڑ دیا ہے، وہ عیاشیوں اور دنیاوی لذتوں

کے سمندر میں اس طرح غرق ہیں کہ موت اور یوم حساب ان کی نظروں سے بالکل اوجھل ہو گیا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ دست اجل کب اس کی گردن دبوچ لے۔ ہو سکتا ہے کہ آج اور اسی وقت آدمی کی موت آجائے اور وہ منوں مٹی کے نیچے دبا دیا جائے ایسی صورت میں وہ اس دنیا سے گناہوں کا بوجھ لئے ہوئے اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہو گا۔

تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے دلوں میں اللہ کا خوف پیدا کریں اور اس حقیقت کو ہر وقت مدنظر رکھیں کہ یہ دنیا فانی اور جلد ختم ہونے والی ہے اور آخرت کا سفر یقیناً پیش آنے والا ہے، موت کو زیادہ سے زیادہ یاد کریں اور ہر ایسے عمل سے توبہ کریں جس سے آخرت میں شرمندگی اٹھانا پڑے۔

آج کے بگڑے ہوئے سماج کی اصلاح کے لئے ایسے تبلیغی اور اصلاحی لٹریچر کی سخت ضرورت ہے جو مسلمانوں کو اس صحیح راستے کی رہنمائی کرے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے، ایسی کتابیں جو عقیدۂ آخرت پر ایمان کو مستحکم کرتی اور مسلمانوں کو یوم حساب اور اس دن کی ہولناکیوں کی یاد دلاتی ہیں، ہمارے معاشرے سے برائیوں کو ختم کرنے میں بہت مؤثر ثابت ہوں گی۔ زیر نظر کتاب "قبر سے حشر تک" انھیں مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی ہے، مذکورہ کتاب کا انداز بیان نہایت ہی عام فہم اور سلیس ہے تاکہ کم پڑھے لکھے لوگ بھی اس سے پوری طرح فائدہ اٹھا سکیں۔

کتاب کے مرتب عزیزی مولوی محمد ابو القاسم سلفی سلمہ اللہ ہیں۔

ان کے اصرار پر میں نے کتاب کے مسودے کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے، یہ کتاب عوام اور خواص ہر ایک کے لئے بہت ہی مفید اور نفع بخش ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ دینی اور تبلیغی کتابوں میں لوگ زبان کی شستگی اور روانی کا لحاظ نہیں کر پاتے ہیں جس سے قاری کو اکتاہٹ محسوس ہونے لگتی ہے، اور کتاب کی تاثیر کم ہو جاتی ہے، مجھے خوشی ہے کہ موصوف نے ان باتوں پر خاص طور سے دھیان دیا ہے، کتاب میں حشر ونشر اور جہنم کے مناظر کا ذکر کچھ اس انداز سے کیا گیا ہے کہ پڑھنے والوں کے دل لرز جائیں گے اور ساتھ ہی ساتھ اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے لطف وکرم کا تذکرہ بھی کچھ اس طور سے کیا گیا ہے کہ ہر مسلمان کا دل جنت کے حصول کے لئے تڑپ اٹھے گا۔

کتاب کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے، مرتب نے اس کتاب میں دنیا سے رخصت ہونے کے حالات، حیات برزخ، جنت اور جہنم اور حشر ونشر کے تمام مناظر کو ترتیب وار بیان کیا ہے۔ موضوع سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ کو یکجا کر دیا ہے۔ احادیث کے انتخاب میں نہایت ہی احتیاط سے کام لیا اور غیر صحیح احادیث کے ذکر سے اجتناب کیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ عوامی حلقوں میں یہ کتاب پسند کی جائے گی اور معاشرہ کی اصلاح میں بہت ہی اہم ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ وہ اپنے غافل بندوں کو ہدایت دے اور نیکوکاروں کے لئے نفع بخش بنائے، راقم سطور، مرتب کتاب، اس کے ناشرین نیز تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے آمین۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ۔

عبد الوحید الرحمانی
۱۹/۹/۹۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیات برزخ اور راحت و الم

قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ جو شخص دنیا سے کوچ کر گیا اس کے لئے قیامت صغریٰ برپا ہو گئی۔ آدمی جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو صبح و شام اس کے ٹھکانے کو پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت کا منظر دکھایا جاتا ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ مومن کے لئے قبر ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور قیامت تک کے لئے اس کی قبر ہریالیوں سے پُر کر دی جاتی ہے۔ اس کے برعکس کافر کو لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جاتا ہے اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔

حالت نزع کے مناظر

ارشاد ربانی ہے:

حَتّٰىٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ أَعْمَلُ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے گی تو کہے گا: اے

صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ۔

(المومنون: ۹۹، ۱۰۰)

میرے پروردگار! مجھے دنیا کی طرف واپس کرتا کہ پچھلی زندگی میں جس کو میں چھوڑ آیا ہوں نیک عمل کروں۔ ہرگز نہیں، یہ لفظ صرف اس کے منہ کا بول ہے اور ان سے آگے ان کے اٹھنے کے دن تک درمیانی ٹھکانہ (قبریں) ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت میں ایک انصاری کے جنازے میں نکلے ہم قبرستان پہنچے اور انھیں لحد میں اتارا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ ہم اس طرح خاموش بیٹھے تھے جیسے ہمارے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چوب تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے۔ آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: "قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔" پھر آپ نے فرمایا: "جب دنیا سے مومن کا تعلق منقطع ہونے لگتا ہے اور وہ منزل آخرت کی طرف کوچ کرنے لگتا ہے، تو اس کے پاس آسمان سے پرنور چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان کے چہرے سورج کی طرح تابناک ہوتے ہیں۔ ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے وہ حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں اس کے بعد ملک الموت علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور مومن کے سرہانے بیٹھ جاتے

ہیں وہ کہتے ہیں: "اے پاکیزہ روح! اللہ کی بخشش اور رضامندی کی طرف چلو۔" اس کی روح اس طرح آسانی اور نرمی سے باہر نکلتی ہے جیسے مشکیزہ کے منہ سے پانی کا قطرہ ٹپک رہا ہو اور جب ملک الموت روح نکال لیتے ہیں تو دوسرے فرشتے ایک لمحہ کے لئے بھی اسے ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے بلکہ وہ اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں اور جنت سے لائے ہوئے کفن اور خوشبو میں لپیٹ دیتے ہیں۔ روئے زمین پر جو سب سے بہترین خوشبو پائی جاتی ہے، اس طرح کی خوشبو اس سے نکلتی ہے۔ آپ نے فرمایا: "فرشتے اس پاکیزہ روح کو لے کر آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں اور ملائکہ کی جس جماعت کے پاس سے گذرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں: "یہ کون سی پاکیزہ روح ہے؟" فرشتے کہتے ہیں: "یہ فلاں بن فلاں ہے اور دنیا میں اس کا جو سب سے اچھا نام تھا اس نام سے اس کو یاد کرتے ہیں۔ جب فرشتے روح کو لے کر آسمان دنیا پہ پہنچتے ہیں تو اس روح کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں، دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک اس کے ہمراہ جاتے ہیں۔ پھر فرشتے اسی طرح دوسرے سے تیسرے آسمان کی طرف پرواز کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں تو خدائے رحمان فرماتا ہے: "میرے بندے کے اعمال نامے کو علّیین میں لکھ دو اور اسے زمین پر واپس لے جاؤ اور اس کے جسم میں اسے لوٹا دو۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور بیٹھ جاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ مومن کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ وہ کہتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ مومن جواب دیتا ہے:

میرا دین اسلام ہے۔ پھر دونوں فرشتے پوچھتے ہیں: وہ کون شخص ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ مومن جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں: تمھیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اللہ پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ اس کے بعد آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنتی بستر بچھا دو اور جنت کا دروازہ کھول دو۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پاس بہشت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور حد نظر تک اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر اس کے پاس ایک حسین و جمیل، خوش لباس اور خوشبو سے معطر آدمی آتا ہے وہ کہتا ہے: تم مسرور کرنے والی خبر سے خوش ہو جاؤ یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ مومن کہتا ہے: آپ کون ہیں، آپ کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی خبر لے کر آئے ہیں؟ وہ کہتا ہے: میں تمھارا نیک عمل ہوں۔ مومن کہتا ہے: اے پروردگار قیامت قائم کر دے، قیامت قائم کر دے کہ میں اپنے مال اور اہل و عیال میں چلا جاؤں۔

کافر بندہ جب دنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے اور منزل آخرت کی طرف کوچ کرنے لگتا ہے تو اس کے پاس کالے کلوٹے فرشتے آتے ہیں۔ ان کے پاس ایک ادنیٰ ٹاٹ ہوتا ہے۔ یہ فرشتے اس کے پاس حد نظر تک بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت آتے ہیں اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں: اے خبیث روح اللہ کے غضب اور ناراضگی کی طرف نکل۔ کافر کی روح جسم میں منتشر ہوتی ہے۔ ملک الموت اسے جسم سے کھینچ کر اس طرح نکالتے

ہیں جیسے بھیگے ہوئے اون سے کانٹے دار سیخ کھینچی جائے۔ اور جب ملک الموت روح کھینچ لیتے ہیں تو دوسرے فرشتے ایک لمحہ کی تاخیر کئے بغیر ملک الموت کے ہاتھ سے لے لیتے ہیں اور اونی ٹاٹ میں لپیٹ دیتے ہیں۔ روئے زمین پر سب سے زیادہ بدبودار جو شے ہوتی ہے ویسے ہی بدبو اس سے نکلتی ہے۔ فرشتے اسے لے کر آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ وہ جب ملائکہ کی کسی ٹولی کے پاس سے گذرتے ہیں تو فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: یہ کیسی بدبو ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: "یہ فلاں ابن فلاں ہے"، اور دنیا میں اس کا سب سے برا جو نام تھا اس نام سے اسے پکارتے ہیں۔ فرشتے اسے لے کر آسمان دنیا پر پہنچتے ہیں اور دروازہ کھلواتے ہیں۔ دروازہ نہیں کھولا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ۔ (الاعراف: ۴۰)

ان (کی روحوں) کے لئے نہ تو آسمان کے دروازے کھلتے ہیں (کہ باعزاز ان کی آؤ بھگت ہو) اور نہ وہ جنت میں داخل ہونے پاتے ہیں یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گذر جائے۔

پھر خدائے قہار فرماتا ہے: اس کے نامہ اعمال کو سجّین میں جو زمین کی سب سے نچلی تہ میں ہے لکھ دو۔ پھر اس کی روح پھینک دی جاتی ہے۔ یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاۗءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۔ (الحج : ۳۱)	جو کوئی اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک بناتا ہے گویا وہ آسمان سے گر پڑا۔ پھر اسے جانور نوچ لیں گے یا ہوا اسے کسی دور دراز مکان میں پھینک دے گی۔

اس کے بعد اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں: تمھارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے، ہائے افسوس میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں: تمھارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے، ہائے افسوس میں نہیں جانتا ہوں۔ پھر پوچھتا ہے: تم میں کون رسول بنا کر بھیجا گیا تھا؟ کہتا ہے: افسوس، افسوس میں نہیں جانتا۔ پھر آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے: اس نے جھوٹ کہا۔ اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور جہنم کا دروازہ کھول دو۔ اس کے پاس دوزخ کی گرمی اور لپٹ آتی رہتی ہے۔ اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف گھس جاتی ہیں۔ پھر اس کے پاس ایک بدصورت بدترین لباس پہنے ہوئے بدبودار شخص آتا ہے اور کہتا ہے: تمھیں منحوس چیز کی خوش خبری ہو یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ کافر پوچھتا ہے: تم کون ہو؟ تمھارا چہرہ بتلا رہا ہے کہ تم کوئی بری خبر لے کر آئے ہو۔ وہ کہتا ہے: میں تمھارا عمل بد ہوں۔ کافر کہتا ہے: اے پروردگار قیامت نہ قائم کیجیو۔
(مسند احمد، سنن ابوداؤد، مستدرک)

قبر میں سوال و جواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب میت کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے اعزا و اقربا واپس جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں اس آدمی کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ اگر وہ مومن ہے تو جواب دیتا ہے: میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے اپنا جہنم کا ٹھکانہ دیکھ لو۔ اللہ نے اس کے بدلے تمھیں جنت کا ٹھکانہ عطا کیا۔" اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ جنت و جہنم دونوں کو دیکھے گا۔" حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا گیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ کر دی جائے گی اور قیامت تک کے لئے اسے سرسبزی و شادابی سے بھر دیا جائے گا۔ اتنا کہنے کے بعد حضرت قتادہؓ نے پھر حضرت انسؓ کی حدیث بیان کی: "لیکن منافق اور کافر سے جب سوال کیا جائے گا: تمھارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو وہ جواب دے گا: مجھے نہیں معلوم میں تو وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا: نہ تمھیں معلوم ہے اور نہ تم نے کلام پاک کی تلاوت کی۔ پھر اس پر لوہے کے ہتھوڑوں سے ایسی ایسی ضرب لگائی جائے گی جس سے وہ اتنی زور سے چیخے گا کہ جن و انس کے علاوہ اس کے آس پاس جو مخلوقات ہیں سب سنیں گی۔" (متفق علیہ)

منکر نکیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب میت کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے یا آپ نے فرمایا : تم میں سے کسی کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جن کی آنکھیں کالی نیلی ہوتی ہیں ۔ ایک کا نام منکر دوسرے کا نام نکیر ہے وہ کہتے ہیں : "تمھارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے ؟" وہ کہتا ہے : "وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی معبود ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ۔" وہ دونوں کہتے ہیں : "ہمیں معلوم تھا تم یہی جواب دو گے ۔" اس کے بعد اس کی قبر ہر جانب سے ستّر ہاتھ وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے نور سے بھر دیا جاتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے : "سو جاؤ ۔" وہ کہتا ہے : میں اپنے اہل وعیال کے پاس جاؤں گا اور انہیں (یہاں کے حالات سے) مطلع کروں گا ۔ منکر نکیر کہتے ہیں : "اس نو عروس کی طرح سو جاؤ جسے صرف اس کا محبوب (شوہر) بیدار کرتا ہے ۔" حتیٰ کہ اللہ اسے اس کی اس خواب گاہ سے (قیامت کے دن) بیدار کرے گا ۔ اگر میت منافق ہو گا تو جواب دے گا : لوگوں کو جیسا کہتے ہوئے میں سنتا تھا ویسے ہی میں بھی کہتا تھا ، مجھے کچھ نہیں معلوم ہے ۔ منکر نکیر کہیں گے : ہم جانتے تھے کہ تم یہی جواب دو گے ۔ پھر زمین سے کہا جائے گا اسے دبا دے ۔ وہ اسے اتنا زور سے بھینچے گی کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف گھس جائیں گی ۔ وہ مسلسل اسی عذاب میں مبتلا رہے گا

حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے روز) اس کی قبر سے اٹھائے گا۔ (ترمذی)

قبر کا دبانا اور بھینچنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قبر ہر شخص کو دباتی ہے اگر کوئی اس سے نجات پاتا تو وہ حضرت سعد بن معاذؓ ہوتے"۔ (مسند احمد)

عذاب برزخ کے چند مناظر

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اکثر صحابہ کرام سے دریافت فرماتے تھے کہ: کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟" لوگ اپنا خواب بیان کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے ہم سے بیان فرمایا: آج شب میں میرے پاس دو فرشتے آئے انہوں نے مجھے بیدار کیا اور کہا: چلو۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ ہمارا گذر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو چت پڑا ہوا تھا، ایک دوسرا آدمی اس کے پاس ایک بھاری پتھر لئے کھڑا تھا۔ وہ پتھر لے کر بڑھتا اور اس سے اس کا سر کچل دیتا۔ پتھر دوسری طرف لڑھک جاتا وہ دوڑ کر اسے اٹھا لے لاتا۔ جب تک وہ پتھر لے کر آتا اس کا سر درست ہو کر اپنی اصلی حالت پر آجاتا۔ وہ شخص یہی عمل بار بار دہراتا۔ حضور نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے کہا "سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا چلے چلو۔ آگے بڑھے تو ہم ایک آدمی کے پاس سے گذرے

جو اپنی گدّی کے بل چت لیٹا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک اور آدمی کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ایک آنکس تھا۔ وہ اس آنکس سے اس کے چہرے پر ایک طرف کو مارتا جس سے اس کا جبڑا نتھنا اور آنکھ گدی تک پھٹ جاتی۔ پھر وہ دوسرے رخ پر بھی یہی عمل دہراتا۔ جب وہ ایک رخ پر مارتا تو دوسرا رخ درست ہو کر اپنی اصلی حالت پر آجاتا۔ وہ بار بار اسی طرح مار رہا تھا۔ حضور کہتے ہیں کہ: میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا: "آگے چلو"۔ ہم آگے بڑھے تو ہمارا گذر تنور جیسے ایک گڑھے کے پاس سے ہوا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: کہ اس تنور جیسے گڑھے سے چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا۔ اس گڑھے میں ننگ دھڑنگ مرد و زن تھے۔ ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ اٹھ رہا تھا۔ جب وہ شعلہ ان کے قریب آتا تو مارے گھبراہٹ کے چیخنے چلانے لگتے۔ حضور فرماتے ہیں: میں نے ان فرشتوں سے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلو۔ پھر ہم لوگ ایک دریا کے پاس سے گذرے۔ اس کا پانی خون کی طرح سرخ تھا۔ بیچ دریا میں ایک شخص تیر رہا تھا اور دریا کے کنارے بھی ایک شخص تھا جس نے اپنے پاس پتھروں کا ڈھیر جمع کر رکھا تھا۔ تیرنے والا شخص ساحل والے کی جانب آتا۔ وہ تیرنے والے کا منھ کھولتا اور ایک پتھر اس کے منھ میں ڈال دیتا پھر وہ تیرتا ہوا واپس لوٹ جاتا۔ پھر دوبارہ کنارے والے کی طرف آتا۔ اسی طرح جب جب وہ کنارے والے کے پاس آتا وہ ایک پتھر اس کے منھ میں ڈال دیتا۔ میں نے کہا: یہ دونوں کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا چلے چلو۔

آگے بڑھے تو ہم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو انتہائی بدصورت قدر کریہہ المنظر شخص تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے دہکا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا آگے چلو۔ پھر ہم ایک باغ میں داخل ہوئے جس میں اونچے اونچے درخت تھے اور موسم بہار کے ہر قسم کے پھول اس باغ میں تھے اور اس میں ایک بہت ہی لمبا آدمی تھا اس قدر لمبا کہ جیسے آسمان کو چھو رہا ہو۔ اس آدمی کے اردگرد اس سے کہیں زیادہ بچے تھے جتنے کہ میں نے کبھی دیکھا ہے۔ میں نے فرشتوں سے پوچھا یہ کون شخص تھا؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: چلے چلو۔ آگے بڑھے تو ہم ایک باغ میں پہنچے۔ اس سے بڑا اور اس سے حسین و جمیل باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ فرشتوں نے کہا: چڑھ جاؤ ہم چڑھ کر اس میں داخل ہو گئے پھر ہم ایک شہر میں پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ ہم شہر کے دروازہ پر پہنچے۔ دروازہ کھلوایا وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا ہم شہر میں داخل ہوئے ہم نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جن کا نصف حصہ اس سے کہیں زیادہ خوب صورت تھا جتنا تم نے کبھی دیکھا ہوگا اور نصف حصہ انتہائی بدصورت تھا جتنا کہ تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ: فرشتوں نے ان سے کہا: جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ سامنے ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی خالص سفید تھا وہ لوگ نہر میں کود گئے اور جب واپس ہوئے تو ان کی بدصورتی ختم ہو چکی تھی اور وہ حسن و جمال کے پیکر بن گئے تھے۔ دونوں فرشتوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی جائے قیام ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میری

نگاہیں اٹھیں تو دیکھا کہ ایک محل ہے جو سفید بدلی کی طرح ہے۔ فرشتوں نے مجھ سے کہا یہی آپ کا مسکن ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ آپ لوگوں کو برکت دے مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس محل میں داخل ہو جاؤں۔ فرشتوں نے کہا: ابھی نہیں، لیکن آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے حضور فرماتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آج رات میں نے یہ جو عجیب و غریب مناظر دیکھے آخر وہ کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں میں آپ کو اس کی تفصیل بتلاتا ہوں۔ پہلا وہ آدمی جس کے پاس سے آپ گذرے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا، یہ وہ شخص تھا جو قرآن پڑھتا تھا اور پھر اسے ترک کر دیتا تھا اور فرض نمازوں سے غافل ہو کر سو جاتا تھا۔ وہ شخص جس کے پاس سے آپ گذرے تھے اور اس کا جبڑا، نتھنا اور آنکھ گدی تک پھاڑی جا رہی تھی۔ یہ وہ آدمی تھا جو اپنے گھر سے نکلتا تھا تو اس قدر جھوٹ بولتا تھا کہ وہ ہر سو پھیل جاتا، وہ عریاں زن و مرد جو تنور جیسے گڑھے میں تھے وہ لوگ زانی مرد اور زانیہ عورتیں تھیں اور وہ آدمی جس کے پاس سے آپ کا گذر ہوا تھا اور وہ دریا میں تیر رہا تھا اور پتھر اس کے منہ میں ڈالا جاتا تھا وہ سود خور تھا اور وہ کریہہ المنظر شخص جو آگ کے پاس کھڑا اسے جلا رہا تھا اور اس کے ارد گرد دوڑ رہا تھا وہ جہنم کے داروغہ مالک تھے اور وہ طویل القامت شخص جو باغیچہ میں تھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور بچے جو ان کے چاروں طرف تھے یہ وہ بچے تھے جن کی موت فطرت پر ہوئی ہے۔ کسی نے سوال کیا: اللہ کے رسول! کیا مشرکوں کے بچے بھی تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں مشرکوں کے بچے بھی۔ اور وہ لوگ جن کے جسم کا نصف حصہ انتہائی خوب صورت اور نصف حصہ

انتہائی بدصورت تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کیئے اور اللہ نے ان کے گناہوں کو معاف فرما دیا۔ (صحیح بخاری) ۔عذاب برزخ کی تصریح بخاری کی ایک دوسری روایت میں اس طرح مذکور ہے وہ آدمی جس کا جبڑا پھاڑا جا رہا تھا یہ وہ جھوٹا شخص تھا جو جھوٹی باتیں بیان کیا کرتا تھا لوگ انھیں سنتے اور بیان کرتے یہاں تک کہ وہ اطراف وجوانب میں پھیل جاتی تھیں۔ جو آپ نے دیکھا یہی عذاب اسے قیامت تک دیا جائے گا اور وہ آدمی جس کا سر کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی پھر وہ شب میں غافل ہو کر سو گیا اور دن میں بھی اس پر عمل نہ کیا۔ یہی عذاب اسے قیامت تک دیا جائے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب میرے پروردگار نے مجھے معراج سے سرفراز فرمایا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ کھسوٹ رہے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی عزت و آبرو کے درپے ہوتے تھے"۔ (مسند احمد)

عذاب قبر کے بارے میں علمائے کے اقوال

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "امت محمدیہ کے سلف صالحین اور ائمہ کا یہ مسلک ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اسے عذاب

جھیلنا پڑتا ہے یا وہ راحت و سکون میں ہوتا ہے۔ اس عذاب و نعیم کا احساس اس کی روح اور بدن دونوں کو ہوتا ہے۔ روح جسم سے علاحدہ ہونے کے بعد سکون و آرام یا عذاب میں مبتلا ہوتی ہے اور روح جب کبھی بدن سے متعلق ہوتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ جسم کو بھی سکون و آرام اور عذاب کا احساس ہوتا ہے۔ پھر جب قیامت برپا ہو گی تو ارواح اپنے جسموں میں داخل کر دی جائیں گی اور اللہ کے دربار میں پیشی کے لئے قبروں سے نکل کھڑی ہوں گی۔" (مجموع الفتاویٰ)

امام نوویؒ کہتے ہیں: اہل سنت کا مذہب ہے کہ مردہ کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے اور کتاب و سنت اس کی موید ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

أَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۔ (غافر: ۴۶) ان پر آگ صبح و شام پیش کی جاتی ہے۔

صحیح احادیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور صحابہ کی ایک کثیر جماعت نے مختلف مقامات پر ان کو بیان کیا ہے وہ بھی اس بات کا ثبوت ہیں۔ عقل بھی اس بات سے مانع نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم کے کسی حصے میں زندگی پیدا کر دے اور اسے عذاب دے۔ جس چیز کو عقل بعید نہیں سمجھتی ہے اور اس کا ثبوت کتاب و سنت سے پوری وضاحت سے ملتا ہو اس کا عقیدہ رکھنا واجب اور فرض ہے۔

آگے آپ نے فرمایا: جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اہل سنت کا مقصد عذاب قبر کا اثبات ہے۔ بخلاف خوارج، اکثر معتزلہ اور بعض مرجئین کے جنہوں نے اس عقیدہ کی نفی کی ہے۔

میت کے جسم کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا عذاب قبر سے مانع نہیں ہے۔
جیسا کہ ہم عام طور پر مشاہدہ کرتے ہیں کہ کسی کو درندہ ہڑپ کر جاتا ہے یا سمندری مچھلیاں نگل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جیسے انہیں قیامت کے لئے زندہ کرنے پر قادر ہے ویسے ہی اس پر بھی قادر ہے کہ وہ جسم کے کسی حصہ یا تمام حصوں میں زندگی پیدا کر دے چاہے اسے درندہ کھا جائے یا سمندری مچھلیاں نگل جائیں۔ ہمارے دل میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ہم قبر میں میت کو ہمیشہ ایک ہی حالت میں دیکھتے ہیں تو کس طرح اس سے سوال کیا جاتا ہے یا اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے یا اسے لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جاتا ہے حالانکہ اس کے جسم پر اس کا کوئی اثر نہیں ظاہر ہوتا ہے؟

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ چیز بالکل ممکن ہے۔ اس کی مثال ہمیں اپنے روزمرہ کے معمول میں بھی ملتی ہے۔ سونے والا لذت والم کا احساس کرتا ہے حالانکہ ہم کچھ نہیں محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح بیدار آدمی جب لذت والم کی کوئی بات سنتا یا سوچتا ہے تو اسے اس کا پورا احساس ہوتا ہے اور اس کے سامنے بیٹھا ہوا شخص اسے نہیں دیکھ پاتا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لے کر آتے اور حاضرین کو کچھ احساس نہ ہوتا۔
(ملخص شرح مسلم)

روحوں کے مساکن اور ان کے مراتب میں تفاوت

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: برزخ میں روحوں کا مستقر مختلف قسم کا

ہے اور ان میں مراتب کے لحاظ سے بڑا فرق ہے ۔

بہت سی روحیں ملأ اعلیٰ میں اعلیٰ علیین میں ہیں ۔ یہ انبیائے کرام کی روحیں ہیں ۔ جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں انبیاء علیہم السلام کو دیکھا تھا ۔ ان کی روحوں کے مستقر میں بھی بڑا فرق ہے ۔

بعض روحیں سبز رنگ کی چڑیوں کے قالب میں ہیں اور وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں اڑتی پھرتی ہیں ، یہ صرف بعض شہیدوں کی روحیں ہوں گی ۔ بعض شہیدوں کی روحوں کو مقروض ہونے یا کسی دوسری بناء پر جنت میں جانے سے روک دیا جائے گا جیسا کہ مسند میں محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا : اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو مجھے کیا ملے گا ؟ آپ نے فرمایا : "جنت" جب وہ چلا گیا تو آپ نے بتلایا کہ مجھے ابھی ابھی جبرئیل نے آکر خبر دی ہے کہ قرض اسے جنت میں داخل نہیں ہونے دے گا ۔

بعض لوگوں کی روحیں جنت کے دروازے پر محبوس ہوتی ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا : میں نے تمھارے ایک ساتھی کو دیکھا وہ جنت کے دروازے میں روک دیا گیا ۔

بعض روحیں اپنی قبر میں ہی مقید ہوتی ہیں ۔ جیسے چادر چرانے والے کا قصہ ہے کہ اس نے ایک چادر کی خیانت کر لی تھی پھر وہ شہید ہو گیا ۔ لوگوں نے کہا جنت اسے مبارک ہو ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ چادر جسے اس نے چرا لیا تھا وہ اس

کی قبر میں آگ بھڑکا رہی ہے۔

بعض روحوں کا مسکن جنت کا دروازہ ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہدا کی روحیں جنت کے دروازہ پر ایک نہر کے کنارے سبز خیمے میں مقیم ہیں۔ جنت سے صبح و شام ان کا رزق آتا ہے۔ (مسند احمد) اس کے برعکس حضرت جعفر بن ابوطالب کے دونوں ہاتھوں کے بدلے اللہ نے انھیں دو پر دیے ہیں جن سے وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑتے رہتے ہیں۔

بعض لوگوں کی روحیں زمین ہی میں محبوس ہوتی ہیں۔ ان کی روحیں ملأ اعلیٰ تک نہیں پہنچ سکتیں کیونکہ وہ خاکی اور سفلی ارواح ہیں۔ ارضی اور سماوی روحیں جس طرح دنیا میں جمع نہیں ہوسکتیں اسی طرح ان روحوں کی آپس میں ملاقات بھی ناممکن ہے۔ جس روح نے دنیا میں معرفت الٰہی، اس کی محبت، اس کا ذکر اور اس کا تقرب حاصل نہیں کیا وہ اپنے بدن سے علاحدہ ہونے کے بعد بھی زمین ہی میں رہے گی۔ علوی اور سماوی روح دنیا میں اللہ کی محبت، اس کا ذکر اور اس کے تقرب کے حصول میں لگی رہتی تھی۔ اس لیے بدن سے علاحدہ ہونے کے بعد اسے اپنی ہی جیسی سماوی روحوں کی مرافقت اور مصاحبت حاصل ہوتی ہے۔ برزخ اور آخرت میں آدمی اپنی سب سے پسندیدہ ہستی کے ساتھ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ برزخ اور آخرت میں روحوں کا ایک دوسرے سے ملاپ بھی کرا دے گا۔ وہ مومن کی روح کو پاکیزہ اور ہم مذاق روحوں کی صحبت عطا کرے گا۔ روح جب اپنے جسم سے الگ ہوجاتی ہے تو اسے اس کی ہم مذاق اور اسی جیسی عمل کرنے والی روح

کے ساتھ کر دیا جاتا ہے۔

بعض روحیں زانی مردوں اور زانیہ عورتوں کے تنور میں ہیں۔ کچھ روحیں خون کے دریا میں تیر رہی ہوں گی اور ان کو پتھر کھلایا جاتا ہوگا۔ نیک اور بری روحیں ایک جگہ نہیں رہتی ہیں بلکہ ایک قسم کی روح اعلیٰ علیین میں ہوگی اور دوسری نوع کی روح زمینی تہ میں ہوگی وہ زمینی تہ سے اوپر نہیں جا سکتی ہے۔

میت کی روح کے بارے میں اگر آپ تمام احادیث و آثار پر غور کریں تو اس کے دلائل آپ پر پوری طرح آشکارا اور واضح ہو جائیں گے۔ یہ خیال نہ کیا جائے کہ اس باب میں جو صحیح احادیث آئی ہیں ان میں آپس میں کوئی تضاد اور تعارض ہے۔ وہ سب صحیح ہیں اور ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں۔ تاہم روح کی معرفت، اسے سمجھنا اور اس کے احکام کو جاننا جسم کے بارے میں جاننے سے بالکل علاحدہ ہے (اس لئے کہ جسم مادی ہے اور روح غیر مادی)۔ وہ جنت میں ہونے کے باوجود آسمان میں مقیم ہے اس کا تعلق قبر سے ہوتا ہے اور اس کے اندر موجود بدن سے بھی وہ سب سے تیز رفتار اور انتہائی سرعت اور برق رفتاری سے سفر کرتی ہے، اترتی اور چڑھتی ہے۔

روحیں چار طرح کی ہوتی ہیں، آزاد، قیدی، علوی اور سفلی۔ بدن سے علاحدہ ہونے کے بعد اسے صحت، مرض، لذت اور الم اس سے کہیں زیادہ لاحق ہوتا ہے جتنا کہ بدن سے متعلق ہونے کی حالت میں لاحق ہوتا تھا۔ روح کو قبر میں قید، الم، عذاب، مرض اور افسوس و حسرت کی کیفیات برداشت کرنا پڑتی ہے۔ اسی طرح اسے لذت، راحت و سکون۔ آسائش اور آزادی کی نعمتیں عطا

کی جاتی ہیں ۔ روح جب تک بدن میں رہتی ہے اس کی حالت اور کیفیت ایک حد تک اس بچے سے زیادہ مشابہ ہوتی ہے جو ماں کے شکم میں ہوتا ہے اور روح جب بدن سے جدا ہو جاتی ہے تو اس کی حالت اس بچے سے بہت زیادہ ملتی جلتی ہے جو اپنی ماں کے شکم سے نکل کر دنیا میں آگیا ہو ۔

روحوں کے لئے چار قسم کی دنیا ہوتی ہے اور ہر دنیا اپنی ماقبل کی دنیا سے بہت زیادہ بڑی ہوتی ہے ۔

روح کی پہلی دنیا ماں کا شکم ہے ۔ اس کی یہ دنیا بہت محدود ، تنگ اور تین پردوں کی تاریکی میں ہوتی ہے ۔

دوسری دنیا وہ ہے جس میں وہ پلتا بڑھتا ہے ۔ اسی دنیا میں وہ نیکیاں کماتا ہے ، برائیاں کرتا ہے اور خوش بختی و بدبختی کے ذرائع جمع کرتا ہے ۔

تیسری دنیا عالم برزخ ہے یہ دنیا دوسری دنیا سے بہت زیادہ وسیع اور عظیم ہے ۔ ہماری دنیا کی نسبت عالم برزخ سے ایسے ہی ہے جیسے دنیا کی نسبت ماں کے شکم سے ہے ۔

چوتھی دنیا آخرت کی دنیا ہے ۔ یہاں روح کا ٹھکانہ جنت ہوگی یا جہنم ۔ اس کے بعد کوئی دنیا نہ ہوگی ۔ اللہ عزوجل انسانوں کو منزل بہ منزل اسی دنیا میں منتقل کر دیتا ہے ۔ اس دنیا میں وہ اپنی منزل مقصود کو پالیتا ہے جس کا وہ مستحق ہوتا ہے ۔ انسان کی تخلیق اسی دنیا کے لئے ہوئی تھی اور وہ ایسے عمل کے لئے تیار کیا گیا تھا جو اسے اس دنیا تک پہنچا دے ۔ ان چاروں دنیا میں سے ہر ایک دنیا کا حکم علاحدہ علاحدہ ہے اور ہر ایک کی حالت دوسرے سے جدا ہے ۔

قیامت برپا ہوتی ہے

جب قیامت کا وقت موعود قریب آجائے گا، تو اللہ تعالیٰ مقررہ فرشتے کو صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ وہ ایک بار صور پھونکے گا جس سے زمین اور پہاڑ پاش پاش ہوجائیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ ستارے جھڑ جائیں گے اور وہ بے نور ہوجائیں گے۔ سمندر بہہ پڑیں گے۔ منکرین حق قیامت کے ہولناک مناظر، زلزلے اور بھیانک مشاہد کو دیکھ کر بے ہوش ہوجائیں گے۔ یہ لوگ اس موعودہ گھڑی کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑاتے تھے وہی ان پر آپڑے گی وہ انھیں ہر طرف سے گھیرلے گی۔

اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس ہولناک ساعت کی عکاسی مختلف مقامات پر کی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ

لوگو! تم اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو بے شک اس (قیامت کی) گھڑی کی ہلچل ایک عظیم الشان چیز ہے۔ جس روز تم اس کو دیکھو گے کہ دودھ پلانے والی مائیں اپنی اولاد کو جسے انھوں نے دودھ پلایا ہوگا بھول جائیں گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی (مارے وحشت کے)

بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ۔

(الحج: ۱، ۲)

تم لوگوں کو متوالے دیکھو گے حالانکہ وہ متوالے نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا (مارے غم واندوہ کے وہ متوالے نظر آئیں گے)

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً۔ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ۔ وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ۔ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ۔ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ۔

(الحاقۃ: ۱۳ تا ۱۸)

پھر جب صور میں ایک بار پھونکا جائے گا اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی دفعہ میں توڑ دیا جائے گا تو اس روز واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی اور اس دن آسمان بھی (حکم الٰہی سے پھٹ کر) پُھسپُھسا ہو جائے گا۔ فرشتے اس (آسمان) کے کناروں پر ہوں گے۔ اور اس دن آٹھ فرشتے تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے۔ اس روز تم سب پیش کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی حرکت چھپی نہ ہوگی۔

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ۔ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ۔ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ

جب آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے جھڑ جائیں گے اور جب دریا چیر دیے جائیں گے (ان کا

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۔

(الانفطار: ۱ تا ۵)

پانی ادھر ادھر پھیلنے دیا جائے گا) اور جب اہل قبور (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے تو ہر نفس جو پہلے کر چکا ہو گا اور پیچھے چھوڑ گیا ہو گا سب جان لے گا ۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۔ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۔ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ

اور اس دن ہم پہاڑوں کو (مثل بادل کے) چلائیں گے اور تو زمین کو چٹیل میدان دیکھے گا ۔ اور ہم ان سب کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے اور تیرے پروردگار کے سامنے صفیں باندھ کر پیش کئے جائیں گے ۔ (آج تم ہمارے پاس آئے ہو جیسے ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا ۔ بلکہ تم نے یہ سمجھا ہے کہ ہم تمہارے لئے کوئی وقت نہ ٹھہرائیں گے اور کتاب رکھی جائے گی پس تو مجرموں کو دیکھے گا اس کتاب کی اندر والی باتوں سے ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے : ہائے ہماری کم بختی یہ

لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۔

(الکہف : ۴۷ تا ۴۹)

کیسی کتاب ہے نہ چھوٹا گناہ چھوڑتی ہے اور نہ بڑا یہ سب کو شمار کئے ہوئے ہے اور جو کچھ کہ انہوں نے کیا ہوگا سب اس میں موجود پائیں گے اور تیرا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا ۔

قیامت سیہ کاروں کے لئے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "میری امت میں دجال نکلے گا اور چالیس سال یا چالیس ماہ یا چالیس دن ٹھہرے گا" حضرت عبداللہ کہتے ہیں : "مجھے شک ہے کہ آپ نے چالیس سال یا چالیس ماہ یا چالیس دن فرمایا" "اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود سے ملتی جلتی ہوگی وہ دجال کو تلاش کر کے اس کو قتل کر دیں گے ۔ پھر لوگ سات سال تک اس حال میں زندگی بسر کریں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان بھی بغض وعناد بالکل نہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی جانب سے ایک سرد ہوا چلائے گا ۔ روئے زمین پر بسنے والوں میں سے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا ، وہ ہوا ان سب کو ختم کر دے گی ۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص پہاڑ کے اندر گھس جائے گا تو وہ ہوا وہاں بھی پہنچ جائے گی اور اور اس کی روح قبض کرے گی" ، حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ : "صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے ۔

وہ چڑیوں کی مانند ہلکے اور درندوں کی طرح کم عقل ہوں گے۔ وہ خیر سے ناآشنا اور شر سے مانوس ہوں گے۔ شیطان ان کے پاس انسانی شکل میں آئے گا اور کہے گا: "کیا تم لوگ میری بات مانو گے؟" وہ کہیں گے: "بتاؤ کیا حکم ہے؟" شیطان انہیں بت پرستی کا حکم دے گا۔ یہ سیہ کار لوگ بت پرستی میں مصروف ہو کر بڑی فارغ البالی اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا۔ ہر ایک شخص گردن اونچی کر کے سننے کی کوشش کرے گا۔ صور کی آواز سب سے پہلے ایک شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو درست کر رہا ہوگا وہ سن کر بے ہوش ہو جائے گا۔ پھر سارے لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے گا جو شبنم یا سایہ کی طرح ہوگی (ایک راوی کو شک ہے کہ آپ نے لفظ شبنم کہا یا سایہ) اس بارش سے لوگوں کے جسم پودوں کی طرح اگ آئیں گے۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور لوگ باہوش و حواس اٹھ کھڑے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا لوگو! اپنے رب کے حضور میں چلو اور انھیں روک لو ان کا محاسبہ ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں: کہا جائے گا جہنمیوں کو چھانٹ دو۔ پوچھا جائے گا: کتنے میں سے الگ کریں؟ جواب ملے گا ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ ہولناک گھڑی ہوگی کہ بچے مارے دہشت کے بوڑھے ہو جائیں گے اور یہ وہ دن ہوگا جب پنڈلی کھول دی جائے گی یعنی نہایت ہی سخت اور ہولناک دن ہوگا۔ (صحیح مسلم)

صور کا پھونکنا

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ۔ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ۔ (الزمر: ۶۸، ۶۹)

اور صور میں پھونکا جائے گا پس زمین و آسمان میں جو مخلوقات ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گی مگر جسے اللہ چاہے۔ پھر دوسری بار صور میں پھونکا جائے گا تو اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور اعمال کا دفتر رکھا جائے گا۔ انبیاء اور شہداء سب لائے جائیں گے اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ۔

(نمل: ۸۷)

اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو سب لوگ آسمان اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر جس کو چاہے گا (وہ اس گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا) اور سب لوگ خدا کے پاس عاجزانہ حاضر ہوں گے۔

دونوں صور کے درمیانی وقفہ کا علم صرف اللہ کو ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں صور پھونکنے کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی۔ لوگوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا کیا چالیس دن کی مدت ہوگی؟ انھوں نے انکار کیا پھر پوچھا گیا: کیا چالیس ماہ؟ انھوں نے انکار کیا۔ پھر پوچھا گیا: کیا چالیس سال؟ انھوں نے انکار کیا (یعنی حضرت ابوہریرہ کو اس کے بارے میں شک تھا اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا۔ صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں چالیس سال کی مدت کا ذکر ہے لیکن ان کی سندیں ضعیف ہیں) حضور نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے گا جس سے انسان سبزیوں کی طرح اگ آئیں گے۔ انسان کی ایک ہڈی (ریڑھ کی سب سے نچلی ہڈی) کو چھوڑ کر اس کا سارا جسم سڑ گل جاتا ہے اور اسی ہڈی سے قیامت کے روز انسان کی تخلیق ہوگی۔ (متفق علیہ)

صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے گا؟ اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کا کہنا ہے کہ صور دو بار پھونکا جائے گا بعض نے تین اور بعض لوگوں نے چار کی تعداد بتلائی ہے۔ راجح یہ ہے کہ صور صرف دو بار پھونکا جائے گا۔ پہلی آواز بے ہوش کر دینے والی ہوگی جس سے ارض و سماء کی تمام مخلوقات ختم ہو جائیں گی مگر جس کو اللہ چاہے۔ دوسری بار صور پھونکنے سے حشر و نشر قائم ہوگا اور لوگ اپنے رب کے دربار میں پیشی کے لئے حاضر ہوں گے۔

واللہ اعلم بالصواب

قیامت کی ہولناکیاں

جب لوگ اپنی قبروں سے نکل کر شہنشاہ عالم کے دربار میں پیشی کے لئے تیار ہو جائیں گے اس وقت ان سے کہا جائے گا: مالک دوجہاں کے پاس چلو، اور انہیں روک لو ان کا محاسبہ ہوگا۔ اس ہیبت ناک گھڑی میں لوگوں کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ وہ خدائے قہار کے مکمل مطیع و فرماں بردار ہوں گے۔ لوگ منادی کی آواز پر تیزی سے لپکے چلے جارہے ہوں گے۔ نہ وہ کسی سے عداوت و رنجش کا اظہار کریں گے نہ وہ ادھر ادھر دیکھیں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حشر کا سماں ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا۔

(طٰہٰ: ۱۰۸)

اس دن لوگ پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس سے ذرہ برابر ادھر ادھر نہ ہوں گے اور تمام آوازیں خدائے رحمٰن کے خوف سے دب گئی ہوں گی تو تم صرف آہستہ آواز سنو گے۔

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ۔ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ

پس تو انہیں چھوڑ دے بیہودہ باتیں بنائیں اور کھیل کود میں مشغول رہیں یہاں تک کہ ان پر وہ وقت آجائے جس کا ان کو وعدہ دیا جاتا

سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۔ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۔

(معارج : ۴۳ تا ۴۴)

ہے۔ جس روز یہ لوگ (انا دم کر) قبروں سے جلدی جلدی نکلیں گے (ایسے بلادی کر) گویا کہ وہ نشانہ کی طرف بھاگے جاتے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں ندامت کے مارے جھکی ہوں گی۔ ذلت ان پر چھائی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سب کو وعدہ دیا جاتا تھا۔

یعنی وہ میدان محشر کی طرف اس قدر سکون وسکوت کے ساتھ رواں دواں ہوں گے کہ بجز ان کے قدموں کی چاپ اور سانس کی آواز کے کچھ سنائی نہ دے گا۔

مکذبین کے لئے حسرت وافسوس کا دن

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ۔ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۔ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ۔ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ۔

اس روز جھٹلانے والوں کے لئے افسوس ہوگا جو (دنیا میں) یوم جزا کو نہیں مانتے تھے اور اس کو حدود الٰہیہ سے گذر جانے والا گنہگار ہی جھٹلاتا ہے اور جب کبھی ہمارے حکم اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۔ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۔ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۔ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۔
(مطففین : ۱۰ تا ۱۷)

تو کہتا ہے یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر ان کے کاموں نے زنگ لگا دیا ہے۔ بے شک یہ لوگ اس دن اپنے رب سے پردے میں کئے جائیں گے (ایسوں کو خدا کی زیارت نہ ہوگی) پھر یہ جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا یہ وہی دن ہے جسکی تم لوگ تکذیب کرتے تھے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۔ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۔ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۔ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ

اور صور میں پھونکا جائے گا تو یہ لوگ قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل کھڑے ہوں گے (وہ اٹھتے ہوئے) کہیں گے ہائے ہم کو ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھایا؟ یہ تو وہی ہے جس کا خدائے تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔ ایک ہی آواز ہوگی۔ اس کو سنتے ہی سب لوگ ہمارے (خدا کے) حضور حاضر

نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔

(یٰسٓ : ۵۱ تا ۵۴)

ہو جائیں گے ۔ پھر اس روز کسی جان پر ظلم نہ ہوگا اور جو کچھ تم کرتے ہو اسی کا تم کو بدلہ ملے گا ۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۔ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ

اور کہتے ہیں حیات بس یہی دنیا کی زندگی ہے (اس کے علاوہ کچھ نہیں) اور نہ ہی ہم کو (دوسری زندگی کے لئے) اٹھنا ہے ۔ اگر تو (اے رسول) ان کو (اس وقت) دیکھے جب (یہ) اپنے رب کے دربار میں کھڑے کئے جائیں گے ۔ کہے گا کیا یہ واقعی نہیں؟ بولیں گے خدا کی قسم ہاں واقعی ہے ۔ حکم ہوگا کہ بس اپنے کفر کی شامت میں عذاب (کا ذائقہ) چکھو ۔ جو لوگ خدا کی ملاقات کو جھٹلاتے ہیں وہ سخت نقصان میں ہیں ۔ حتیٰ کہ جب ناگاہ ان پر قیامت کی گھڑی آئے گی تو کہیں گے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اس بارے میں ہم نے کی ۔ اور اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی کمر

وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

(الانعام: ۲۹ تا ۳۲)

پر اٹھائے ہوں گے (اور سن رکھو کہ) برا ہی بوجھ اٹھائیں گے۔ دنیا کی زندگی (کا حاصل) سوائے کھیل کود کے کچھ بھی نہیں اور پرہیزگاروں کے لئے تو آخرت کا گھر ہی (ہر حال میں سب سے) بہتر ہے۔ کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے؟

زمین و آسمان اللہ کی مٹھی میں

اس دن آسمان اللہ کے دائیں ہاتھ میں اور زمین اس کے بائیں ہاتھ میں ہوگی وہ کہے گا: میں بادشاہ ہوں، آج جابر، سرکش اور متکبر لوگ کہاں ہیں؟

ارشاد ربانی ہے:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

(زمر: ۶۷)

اور انہوں نے اللہ کا حق پوری طرح ادا نہیں کیا حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اللہ کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور ان کے شرکیہ اعمال سے بہت بلند ہے۔

يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ

اس روز ہم آسمانوں کو لپیٹ دیں گے

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۔ (انبیاء: ۱۰۴)

جس طرح مکتوبات جمع کرکے لپیٹے ہوئے ہیں جیسے ہم نے پہلے مخلوق کو پیدا کیا تھا اسی طرح ان کو لوٹائیں گے یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے ۔ بے شک ہم کرنے والے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں ۔ (آج) زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟" (متفق علیہ)

حضرت عبید اللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ کیسے حدیث رسول بیان کرتے ہیں ۔ فرمایا: اللہ عزوجل ارض وسما کو اپنے ہاتھوں میں لے لیگا پھر کہے گا: "میں خدائے برتر ہوں"۔ اللہ تعالیٰ اپنی انگلیوں کو سمیٹے اور پھیلائے گا۔ "میں ہی شہنشاہ اعلیٰ ہوں" (حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں) میں نے منبر کی طرف نظر اٹھائی وہ نیچے سے اس طرح ہل رہا تھا کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گر نہ پڑیں۔ (صحیح مسلم)

میدان محشر

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ قیامت کے دن ایسی سرزمین میں اٹھائے جائیں گے جو سرخی مائل سفید ہوگی جیسے باریک شفاف بے داغ ٹکیہ اس میں کسی کے لئے کوئی نشان

نہ ہوگا " (صحیح مسلم)

لوگ پیدل، ننگے پاؤں، عریاں بدن اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! مرد و زن ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟" آپ نے فرمایا: "اے عائشہ! وہ گھڑی اس سے کہیں زیادہ ہولناک ہوگی کہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں" (متفق علیہ)

کافر اوندھے منہ اٹھائے جائیں گے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى۔ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا۔ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ

اور جو کوئی میری نصیحت سے منہ پھیرے گا۔ پس اس کی تمام زندگی بدنصیبی کی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ کہے گا اے میرے پروردگار مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں سوانکھا تھا۔ خدا کہے گا اسی طرح تیرے پاس

اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی۔ (طٰہٰ : ۱۲۴ تا ۱۲۶)

ہمارے احکام پہنچے تھے پھر بھی تو اسے بھول گیا۔ اسی طرح آج تیری خبر نہ لی جائے گی۔

وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُکْمًا وَّصُمًّا مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا۔ (اسراء : ۹۷)

(ان گمراہوں کو جو عناداً نبوت سے منکر ہیں) قیامت کے روز اندھے گونگے اور بہرے کر کے منہ کے بل اٹھائیں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جب کبھی سرد ہونے کو ہوگی ہم ان پر اور تیز کر دیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: "قیامت کے روز کافر کس طرح اپنے چہروں کے بل اٹھائے جائیں گے؟" آپ نے فرمایا: "وہ خدا جو دنیا میں پیروں سے چلانے پر قادر ہے کیا وہ قیامت کے روز چہرے کے بل نہیں چلا سکتا؟" حضرت قتادہ نے کہا: "ہمارے رب کی عزت کی قسم کیوں نہیں چلا سکتا ہے؟" (متفق علیہ)

سورج سوا نیزہ پر ہوگا اور لوگ پسینے میں غرق ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو اس قدر پسینہ آئے گا کہ ان کا پسینہ زمین کے اندر ستر ہاتھ تک پہنچ جائے گا۔ اور وہ منہ اور کانوں تک پسینہ میں ڈوبے ہوں گے۔ (متفق علیہ)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سورج قیامت کے دن لوگوں سے اس قدر قریب کردیا جائے گا کہ صرف ایک میل کا فاصلہ رہ جائے گا۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ بخدا مجھے نہیں معلوم کہ میل سے آپ کی مراد زمین کی مسافت ہے یا سرمہ کی سلائی۔ آپ نے فرمایا: اس دن لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ بعض لوگوں کے ٹخنہ تک پسینہ ہوگا۔ بعض کے گھٹنوں تک اور بعض سرین تک پسینہ میں ہوں گے اور بعض لوگوں کو پسینہ کی لگام لگادی جائے گی یعنی وہ منھ تک پسینہ میں غرق ہوں گے۔

اس طویل دن میں لوگ انتہائی ذلت و رسوائی اور عاجزی کے عالم میں ڈر بھی رہے ہوں گے اور منتظر بھی ہوں گے کہ ان کے متعلق خوش قسمتی کا فیصلہ صادر ہوتا ہے یا بد قسمتی کا۔ اے مسلمانو! اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ایک لمبی مصیبت کے بعد قبر تمھیں اپنی تاریکیوں سے باہر نکالے گی اور تمھارے اعمال تمھارے سامنے ہوں گے آج تم یوم جزا کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہو۔ شراب نوشی، کھیل تماشا، قمار بازی، عصمت دری۔ دوسروں کی آبرو پر کیچڑ اچھالنا، چغل خوری، حرام ذرائع سے مال کا حصول غرض دنیا کی تمام برائیوں میں تم لت پت ہو چکے ہو۔ ملحد و بے دین، منکر آخرت اور اس کا استہزا کرنے والے تمہارے دوست ہیں۔ کتاب و سنّت کے عاملین کو اپنا دشمن سمجھ رہے ہو۔ تمھاری یہ تمام سیہ کاریاں اس دن تمھارے سامنے ہوں گی۔ اگر اپنا بچاؤ چاہتے ہو تو خدا سے ڈرو اور اپنے نفس پر رحم کرو۔

دوزخ حاضر کی جائے گی

ارشاد ربانی ہے:

كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ. يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي.

(فجر: ۲۱ تا ۲۴)

اب ہرگز نہ چاہیئے (اس بدعملی کا نتیجہ تم کو اس وقت ملے گا) جب زمین اپنی موجودہ شکل میں بالکل توڑ دی جائے گی تمہارا پروردگار آپہنچے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر آموجود ہوں گے اور جہنم لائی جائے گی۔ اس روز انسان نصیحت پاجائے گا مگر اس کو نصیحت کا فائدہ کہاں ہوگا۔ کہے گا کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ بھیجا ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن جہنم لائی جائے گی اور اسے ستر ہزار لگامیں لگی ہوں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔ (صحیح مسلم)

خدا کے سائے میں پناہ لینے والے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: "اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت اور اطاعت کے دیوانے آج کہاں ہیں۔ آج میں انھیں اپنے سایے میں پناہ دوں گا" جب کہ اس دن کہیں بھی سایہ نہ ہو گا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن جب بجز خدا کے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو اپنے سایہ میں رکھے گا (۱) منصف اور عادل امام (۲) ایسا نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گذار دی (۳) ایسا شخص جس کا دل ہمیشہ مسجد میں لگا رہتا ہے (۴) ایسے دو شخص جن کی محبت اور نفرت صرف اللہ کے لئے تھی۔ یکجا ہوئے تو اسی کے لئے، علاحدہ ہوئے تو اسی کے لئے۔ (۵) ایسا شخص جسے کسی عالی خاندان کی حسین و جمیل عورت نے گناہ کی دعوت دی لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) ایسا شخص جس نے صدقہ و خیرات اس قدر خفیہ طریقے سے کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو نہ خبر ہوئی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا۔ (۷) ایسا شخص جس نے خلوت میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو الیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی مفلس اور غریب کو دیکھا اور اس کی غربت دور کر دی۔ اللہ اسے اپنی چھاؤں میں رکھے گا"۔ (صحیح مسلم)

حضرت یزید بن ابو حبیب سے مروی ہے کہ ابو الخیر نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے عقبہ بن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایے میں ہو گا۔ یزید کہتے ہیں کہ

ابوالخیر کسی دن بھی صدقہ کرنے سے نہیں چوکتے تھے چاہے میٹھی روٹی یا پیاز یا اسی قسم کی کوئی چیز ہو (مسند احمد)

قیامت کے دن حضرت آدمؑ کو سب سے پہلے بلایا جائے گا

اور وہ اپنی جہنمی اولاد کی چھٹنی کریں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ انھیں ان کی ذریت دکھائی جائے گی اور کہا جائے گا یہ تمھارے باوا آدم ہیں۔ حضرت آدم کہیں گے: اے اللہ میں حاضر ہوں۔ اللہ کہے گا: آدم! اپنی جہنمی اولاد کو الگ کر دو۔ وہ عرض کریں گے میں کتنے میں سے علاحدہ کروں؟ اللہ کہے گا ہر سو سے ننانوے علاحدہ کرلو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جب ہر سو سے ننانوے جہنمی ہوں گے تو ہم میں سے باقی کون بچے گا؟ آپ نے فرمایا: تمام امتوں میں میری امت کالے بیل کے جسم میں سفید بال کی طرح ہوگی۔" (صحیح بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ عزوجل کہے گا: "اے آدم!" وہ کہیں گے: "اے اللہ میں حاضر ہوں اور ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔" وہ کہے گا: "جہنمیوں کو الگ کرلو"۔ حضرت آدم کہیں گے: "کتنے میں سے؟" اللہ کہے گا: "ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے"۔ آپ نے فرمایا: وہ دن ایسا ہولناک ہوگا کہ بچہ خوف و دہشت سے بوڑھا ہوجائے گا اور حاملہ اپنا حمل گرادے گی۔ تم لوگوں کو مدہوش اور متوالے

دیکھو گے ۔ حالانکہ وہ مدہوش اور متوالے نہ ہوں گے بلکہ خدا کا عذاب نہایت ہی سخت ہوگا،،
آپ نے فرمایا: ،، وہ نہایت ہی مصیبت اور کلفت کی گھڑی ہوگی ،، صحابہ نے عرض کیا:
اللہ کے رسول ! ہم میں سے وہ خوش قسمت آدمی کون ہوگا ؟ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس
ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ چوتھائی جنتی تمھیں لوگ ہو،، (ہم
نے مارے خوشی کے) تحمید و تکبیر بلند کی ۔ پھر آپ نے فرمایا: ،، قسم ہے اس ذات کی جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ تہائی جنتی تمھیں لوگ ہو ،، ہم نے اللہ کی
تعریف و توصیف اور بڑائی بیان کی ۔ پھر آپ نے فرمایا: ،، قسم ہے اس ذات کی جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ نصف جنتی تم لوگ ہو۔ تم دیگر امتوں میں کالے
بچھڑے کی جلد پر سفید بال کی طرح ہوگے یا گدھے کے پہلو پر سفیدی کی طرح ہوگے،،
(یعنی تمام امتوں کے مقابلے میں تمھاری تعداد بہت کم ہوگی)

اس حدیث سے پہلی والی حدیث میں کہا گیا کہ ،، ہر سو سے ننانوے علاحدہ
کرلو ،، اور مذکورہ بالا حدیث میں ہزار سے نو سو ننانوے کا ذکر ہے ۔ اس طرح
پہلی حدیث کے مطابق ہزار میں دس جنتی ہوں گے اور اس حدیث کے مطابق ہزار
میں ایک جنتی ہوگا ۔ اس اشکال کا مختلف جواب دیا گیا ہے ۔ ایک جواب تو یہ ہے کہ ابو سعید
کی حدیث حضرت آدم کی تمام ذریت پر محمول کی جائے گی ۔ اس صورت میں ہزار سے ایک
باقی بچے گا اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث کو یاجوج و ماجوج کو علاحدہ کرکے ان کی ذریت
پر محمول کیا جائے گا ۔ اس طرح سے ہزار میں سے دس جنتی ہوں گے ۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت ابو سعید کی حدیث تمام مخلوقات سے متعلق ہے اور
حضرت ابوہریرہ کی حدیث امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہے ۔ رہی جہنمیوں کی تعداد تو اس کا

علم صرف اللہ کو ہے ۔ اس کے علاوہ کیا صرف کافر و مشرک ہی دوزخی ہوں گے یا امت محمدیہ کے نافرمان بھی اس میں شامل ہوں گے یہ صرف اللہ ہی کو معلوم ہے ۔

سیم و زر کے بندوں کا انجام

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۔

(آل عمران : ۱۸۰)

اللہ کے دیے میں بخل کرنے والے اس بخل کو اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں ۔ بلکہ یہ ان کے لئے مضر ہوگا ۔ ان کو اسی مال کا جس کے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن طوق پہنایا جائے گا ۔ آسمان و زمین کی سب چیزیں اللہ ہی کی ملک ہیں اور خدا تمھارے کاموں سے خبردار ہے ۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ

اور دردناک سزا کی خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انھیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں دہکایا جائے گا اور پھر اسی

وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۔ (توبہ : ۳۴، ۳۵)

سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال وزر سے نوازتا ہے اور وہ اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتا ہے۔ قیامت کے دن اس کا مال گنجے زہریلے سانپ کی صورت میں آئے گا۔ اس کی پیشانی پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ سانپ اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس کے جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا میں تمھارا مال ہوں، میں تمھارا خزانہ ہوں"، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونے اور چاندی کا مالک جو اس کا حق (زکوٰۃ) نہیں ادا کرتا قیامت کے دن اس کے لئے آگ کے تختے پیش کئے جائیں گے، پھر اس پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور اس سے اس کا پہلو، پیشانی اور پشت داغی جائے گی۔ جب آگ سرد ہونے لگے گی اسے پھر دہکا دیا جائے گا۔ جس دن یہ عذاب دیا جائے گا وہ پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ حتیٰ کہ بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اونٹ؟ آپ نے فرمایا۔ اونٹ والا جو اونٹ کا حق نہیں ادا کرتا۔ اور اونٹ کا حق یہ ہے کہ اسے اس دن دوہا جائے جس دن اسے

گھاٹ پر لایا جائے یعنی چارہ پانی اچھی طرح دے دیا جائے۔ جب قیامت قائم ہوگی تو اونٹوں کے لئے ایک بہت ہی وسیع اور بالکل ہموار زمین بچھا دی جائے گی۔ وہاں اس کے تمام اونٹ جمع ہوں گے حتیٰ کہ اونٹ کا ایک بچہ بھی غیر حاضر نہ ہوگا۔ وہ اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندیں گے۔ منہ سے کاٹیں گے جب پہلا گذر جائے گا تو دوسرا آئے گا۔ یہ عذاب جس دن ہوگا وہ پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا پھر اس کا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دکھا دیا جائے گا۔ کہا گیا: اللہ کے رسول! گائے اور بکری؟ آپ نے فرمایا: گائے اور بکری کا مالک جو ان کا حق نہیں ادا کرتا ہے قیامت کے دن نہایت وسیع اور بالکل ہموار زمین بچھا دی جائے گی۔ گائے اور بکریوں کا مالک ان میں سے کسی کو غیر حاضر یا گم نہ پائے گا۔ نہ کسی کی سینگ مڑی ہوگی نہ کوئی منڈی ہوگی اور نہ سینگ ٹوٹی ہوگی۔ وہ اپنے مالک کو سینگوں سے ماریں گی اور سموں سے روندیں گی جب ایک گذر جائے گی تو دوسری آئے گی۔ جس دن اسے یہ عذاب ہوگا وہ دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ چکا دیا جائے گا اسے جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا (صحیح بخاری)

صحیح مسلم کی ایک حدیث، جو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں مذکور ہے کہ جو دولت مند اپنی دولت کا حق نہیں ادا کرتا۔ قیامت کے دن اس کی دولت گنجے زہریلے سانپ کی شکل میں آئے گی۔ وہ منہ کھولے ہوئے اس کا تعاقب کرے گا۔ جب وہ سانپ اس کے قریب آئے گا تو وہ بھاگے گا۔ سانپ کہے گا: اپنا خزانہ تو لے لو جس کو تم نے چھپا رکھا تھا میں اس سے بے نیاز ہوں، جب وہ دیکھے گا کہ اس سے فرار کی کوئی راہ نہیں ہے تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا وہ اسے

اس طرح چبائے گا جیسے اونٹ چارہ کھاتا ہے ۔

حوض کوثر

قیامت کے دن اہل ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آئیں گے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، خوشبو مشک سے زیادہ اچھی اور پینے کے پیالے تاروں کی طرح چمک دار ہوں گے ۔ جو اس حوض کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا آپ کے حوض پر آپ کے کچھ ایسے امتی بھی آئیں گے جنہیں آپ ان کے وضو کی علامت سے پہچان لیں گے ۔ ان کے چہرے اور ہاتھ پر کلیانی گھوڑوں کی طرح چمک رہے ہوں گے لیکن انہیں حوض سے بھگا دیا جائے گا کیوں کہ انہوں نے شریعت کو پس پشت ڈال دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان میں بڑی تبدیلی آگئی تھی ۔ آج کل تو اس قسم کے لوگوں کی کثرت ہے ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے تو ہمیں دین پر ثابت رکھیو ۔

حضرت اسما بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں قیامت کے دن) حوض کوثر پر موجود رہوں گا اور تم میں سے جو میرے پاس آرہا ہوگا میں اسے دیکھتا رہوں گا ۔ لیکن کچھ لوگوں کو روک لیا جائے گا ۔ میں کہوں گا اے خدا یہ تو میرے امتی ہیں ۔ کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا ؟ خدا کی قسم یہ لوگ برابر آپ کے دین سے انحراف کرتے رہے (متفق علیہ)

علمار کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ حوض کہاں ہوگا اور لوگ حوض پر کب آئیں گے ۔ بعض علمار کا کہنا ہے کہ لوگ حوض پر پل صراط سے گذرنے سے پہلے آئیں گے

جب کہ وہ پیاسے اٹھائے جائیں گے۔ مومن تو حوض پر آئیں گے اور کافر و مشرک آگ میں گر جائیں گے۔ اس کے بعد وہ پانی طلب کریں گے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ لوگ حساب کتاب اور پل صراط پار کرنے کے بعد آئیں گے۔ میرے نزدیک پہلا قول صحیح اور راجح ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے حوض پر ملنے کا وعدہ کیا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے مخاطب ہو کر فرمایا: میرے بعد تم لوگ مفاد پرستی اور خود غرضی سے دوچار ہو گے۔ جب ایسا موقع آئے تو صبر کرنا یہاں تک کہ تم لوگ مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کی وسعت ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ اور پینے کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو شخص اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

قیامت کے دن جنتیوں کی ضیافت

اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو جنہیں خوش ہو کر جنتی ہونے کا اعزاز بخشا ہے، ان کی قیامت کی ہولناک گھڑیوں میں ضیافت فرمائے گا۔ ان کے لئے زمین کو الٹ کر ایک روٹی بنا دے گا۔ جنتی اسے کھائیں گے حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن زمین ایک روٹی بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے

ہاتھوں میں لے کر اس طرح الٹ پلٹ کرے گا جیسے کوئی سفر میں روٹی کو بڑی کرنے کے لئے اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں لیتا ہے ۔ یہی جنتیوں کی ضیافت ہوگی ۔ حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں ۔ اسی درمیان ایک یہودی آیا اور کہنے لگا : "اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ! اللہ آپ کو برکت دے میں آپ کو قیامت کے روز جنتیوں کی ضیافت کے بارے میں نہ بتلاؤں ؟ " آپ نے فرمایا : "کیوں نہیں ضرور بتلاؤ" اس نے کہا : "قیامت کے دن زمین ایک روٹی بن جائے گی " ۔ یہی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی تھی ۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور ہنسے حتیٰ کہ آپ کے دندانِ مبارک ظاہر ہوگئے ۔ پھر اس نے کہا : "کیا میں جنتیوں کے سالن کے بارے میں نہ بتلاؤں ؟ " آپ نے فرمایا : "کیوں نہیں ضرور بتلاؤ " اس نے کہا : "قیامت کے روز جنتیوں کا سالن بالام اور نون ہوگا " ۔ لوگوں نے کہا : "بالام اور نون کیا ہے ؟ " اس نے کہا : بیل اور مچھلی ، صرف ان دونوں کی کلیجی (کے اس ٹکڑے سے جو کلیجی سے ملحق ہوتا ہے اور بے حد لذیذ ہوتا ہے) ستر ہزار لوگ کھائیں گے ۔ (متفق علیہ)

نفسی نفسی کا عالم اور پیارے نبی کی شفاعت

قیامت کے دن جنت مومنوں سے قریب کردی جائے گی لیکن ان سے صبر نہ ہوسکے گا اللہ تعالیٰ ان کے حساب میں تاخیر سے کام لے رہا ہوگا ۔ یہ دیکھ کر وہ جائیں گے اور انبیاء ورسل کو تلاش کریں گے کہ شاید وہ اللہ کے حضور میں سفارش کردیں ۔ جس رسول کے پاس جائیں گے اسے اپنی ہی پڑی ہوگی اور وہ کہے گا فلاں کے پاس جاؤ ۔ یہاں تک کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے ۔ آپ فرمائیں گے :

چلو میں سفارش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سفارش سے ان امتیوں کو جن کا حساب کتاب نہ ہوگا، سب سے مبارک دروازے سے جنت میں داخل کرے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ۔ (تکویر: ۱۳) اور جب جنت بالکل قریب کر دی جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) اللہ عزوجل تمام لوگوں کو جمع کرے گا اہل ایمان کھڑے رہیں گے یہاں تک جنت ان کے بالکل قریب کر دی جائے گی۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: ہمارے بزرگ باپ ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوا دیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے: کیا تمھارے باپ آدم کے گناہ نے تمھیں جنت سے نہیں نکلوا دیا تھا؟ مجھ سے یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ (صحیح مسلم)

اسی حدیث کو امام بخاری نیز امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت (دست) لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھا گیا۔ دست آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اس کا کچھ حصہ دانتوں سے نوچا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تمھیں معلوم ہے وہ کیسا دن ہوگا؟ اس دن اللہ تعالیٰ اگلے اور پچھلے تمام لوگوں کو ایک ہموار اور وسیع میدان میں جمع کرے گا، وہ زمین اس قدر ہموار ہوگی کہ پکارنے والے کی آواز سب کے سب سنیں گے اور خدائے رحمٰن کی نگاہیں سب کو دیکھیں گی کوئی اس سے چھپ

رہے گا ۔ سورج بالکل قریب آجائے گا جس سے لوگ ناقابل برداشت تکلیف اورمصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے ۔ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے : تھیں خبر ہے کہ تم کس مصیبت اور دکھ میں ہو ؟ تمھاری نظر میں کوئی ہے جو خدا کے پاس ہماری سفارش کرے ۔ لوگ آپس میں کہیں گے چلو آدم کے پاس چلیں ۔ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے : اے آدم ! آپ ابوالبشر ہیں ۔ اللہ نے آپ کو اپنے دست خاص سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں نے بحکم الٰہی آپ کو سجدہ کیا ۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے ۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں ہم کس مصیبت اور تکلیف میں مبتلا ہیں ؟ آدم علیہ السلام کہیں گے ۔ آج میرا رب بہت غصے میں ہے ۔ اس قدر غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی ہو گا ۔ مجھے اس نے درخت کے پاس جانے سے روکا تھا میں نے اس کی نافرمانی کی ۔ میرا نفس میرا نفس (یعنی مجھے تو اپنی ہی پڑی ہے) دوسرے کے پاس جاؤ ۔ حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ ۔ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے : اے نوح ! آپ روئے زمین پر پہلے رسول ہیں اللہ نے آپ کو شکر گذار بندہ کہا ہے آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے ۔ آپ نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت اور پریشانی میں گھرے ہیں ؟ حضرت نوح ان سے کہیں گے : آج میرا رب شدید غصے میں ہے ۔ اس سے قبل وہ کبھی اس طرح غصہ نہیں ہوا تھا اور نہ اس کے بعد وہ کبھی اس طرح غضبناک ہو گا ۔ میں نے اپنی قوم کو بددعا دی تھی ۔ میرا نفس میرا نفس یعنی مجھے اپنی ہی فکر لگی ہے ۔ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ ۔ وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں ۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے ۔ آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت اور تکلیف سے دوچار

ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا رب آج بہت غصہ میں ہے اس طرح وہ اس سے قبل کبھی غصہ نہیں ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ پھر وہ اپنے تین جھوٹ کو یاد کریں گے[1] میرا نفس میرا نفس مجھے تو اپنی ہی ذات کی فکر لگی ہوئی ہے۔ دوسرے کے

[1] حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام تین بار جھوٹ بولے (صحیح بخاری) صحیحین کی دوسری روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام تین بار جھوٹ بولے دو تو اللہ کی ذات کے بارے میں تھا یعنی ان کا قول اِنِّیْ سَقِیْمٌ اور بَلْ فَعَلَهُ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا۔ تیسری بار جھوٹ بولنے کا قصہ یہ ہے کہ ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ کا گذر ایک ظالم بادشاہ کے پاس سے ہوا۔ بادشاہ سے بیان کیا گیا کہ اس آدمی (حضرت ابراہیم) کے ساتھ ایک عورت ہے جو بہت حسین وجمیل ہے۔ حضور اس آدمی کو طلب کریں اور اس عورت کے بارے میں دریافت کریں۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت سارہ کے متعلق دریافت کیا کہ یہ تمھاری کون ہے۔ حضرت ابراہیم نے کہا: یہ میری بہن ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم سارہ کے پاس آئے اور کہا: سارہ! اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمھارے علاوہ کوئی مومن نہیں ہے۔ اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے تمھارے بارے میں دریافت کیا میں نے اس سے کہہ دیا کہ تم میری بہن ہو۔ اب میری بات کو جھٹلانا نہیں یعنی جو میں نے کہا ہے وہی تم بھی کہنا۔ اس کے بعد اس ظالم نے حضرت سارہ کو بلوایا۔ جب سارہ اس کے پاس گئیں تو اس نے دست درازی کرنا چاہی لیکن اللہ نے اسے گرفت میں لے لیا۔ اس نے کہا: اپنے رب سے دعا کرو اب میں تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ لیکن اس نے پھر دست درازی کرنا چاہا مگر اللہ نے دو بلکہ پہلے سے بھی زیادہ سختی سے پکڑ لیا پھر اس نے کہا اللہ سے میرے لیے دعا کر دو میں اب تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ سارہ نے اللہ سے دعا کی اور وہ آزاد ہو گیا۔

پاس جاؤ ۔ تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ۔ وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے : اے موسیٰ ! آپ اللہ کے رسول ہیں ۔ اللہ نے آپ کو رسالت اور براہ راست کلام کے ذریعہ تمام انسانوں پر فضیلت بخشی ہے ۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے ۔ دیکھئے ہم لوگ اس قدر مصیبت اور تکلیف میں مبتلا ہیں ۔ حضرت موسیٰ جواب دیں گے ۔ میرا رب آج سخت غصہ میں ہے اس سے قبل وہ اس طرح کبھی غصہ نہیں ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا ۔ میں نے بغیر حکم الہٰی ایک شخص کو قتل کر دیا تھا ۔ میرا نفس میرا نفس ۔ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے ۔ اے عیسیٰ ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے گھوارے میں

بقیہ پچھلے صفحہ کا

اس بادشاہ نے اپنے خادم کو بلایا اور کہنے لگا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں شیطان کو لائے ہو ۔ ہاجرہ کو اس کی خادمہ بنا کر ساتھ کر دو ۔ حضرت سارہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں تو وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے ۔ انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کرکے پوچھا کہ کیا خبر ہے ؟ سارہ نے کہا کہ اللہ نے کافر کے فریب کو اسی کی گردن میں ڈال دیا ۔ اس نے ھاجرہ کو خادمہ بنا کر ساتھ کر دیا ہے ۔ علماء کا خیال ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ تینوں باتیں سامع کے اعتقاد کے لحاظ سے جھوٹ تھیں لیکن حقیقت میں یہ جھوٹ نہیں تھیں یہ باتیں تو تعریض کے قبیل سے تھیں جو ذومعنین ہوتا ہے ۔ سارہ کو ابراہیمؑ کی بہن کہنے سے مراد اسلامی بہن تھا ۔ اسی لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہ تینوں جھوٹ کذب مذموم میں شامل نہیں ہیں ۔

لوگوں سے گفتگو کی۔ آپ کلمۃ اللہ ہیں جسے اللہ نے شکم مریم میں ڈال دیا تھا۔ آپ روح اللہ ہیں۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے۔ عیسٰی علیہ السلام کہیں گے: آج میرا رب بہت غضبناک ہے۔ اس قدر غضبناک نہ وہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ وہ اپنے کسی گناہ کو یاد کریں گے۔ میرا نفس میرا نفس (مجھے تو اپنی پڑی ہے) کسی اور کے پاس جاؤ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم: آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے۔ آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس مصیبت اور کلفت میں گرفتار ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں جاؤں گا اور عرش کے نیچے آکر اپنے رب کے حضور میں سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر اللہ میرے دل میں بہترین حمد و ثنا کا الہام اور القا کرے گا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس نے اس قدر توصیف و ثنا کا کشف نہیں کیا تھا۔ کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھاؤ، سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا، میرے پروردگار! میری امت میری امت (یعنی میری امت بڑی مصیبتوں میں ہے) کہا جائے گا: اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے انہیں سب سے مبارک جنتی دروازے سے جنت میں داخل کر دو۔ دوسرے جنتیوں کی طرح وہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں داخل ہو سکتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازے کے دونوں پٹ کا فاصلہ مکہ اور ھَجَر (بحرین کا ایک بڑا شہر) یا مکہ اور بُصریٰ (دمشق سے تین منزل پر واقع ہے) کے فاصلے کے برابر ہوگا۔
(متفق علیہ)

اھل ایمان پر فضلِ ربانی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل کرے گا اور ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار اور اللہ جل شانہ کے لپ سے تین لپ اہل ایمان کو جنت میں داخل کرے گا (مسند احمد)

امّتِ محمدیہ کا حساب کتاب سب سے پہلے ہوگا

قیامت کے دن اللہ عزوجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیروکار اہل ایمان کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھائے گا۔ امت محمدیہ اگرچہ سب سے پچھلی امت ہے لیکن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اسی امت کو اٹھائے گا۔ سب سے پہلے اسی امت کا حساب لیا جائے گا اور سب سے پہلے اسی امت کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم (دنیا میں) سب سے پچھلے لوگ ہیں لیکن قیامت میں سب سے اول ہوں گے بجز اس کے کہ ہر امت کا اعمال نامہ ہم سے پہلے دیا جائے گا اور ہمیں سب کے بعد دیا جائے گا۔ یہ دن جسے اللہ نے ہمارے لئے مقدر کر دیا ہے اس میں وہ ہماری رہنمائی کرے گا۔ اس دن دوسری امتیں ہمارے پیچھے ہوں گی۔ یہودیوں کا حساب ہمارے بعد اور پھر عیسائیوں کی باری ہوگی (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں آتا ہے کہ ہم دنیا میں سب سے آخر میں آئے لیکن قیامت کے دن ہمارا حساب کتاب تمام مخلوق سے قبل چکا دیا جائے گا (مسلم)

دربار الٰہی میں حاضری

وہ کیسا بھیانک منظر ہوگا جب ہم شہنشاہ کون و مکاں کے دربار میں سکوت بلب کھڑے ہوں گے اور رب ذوالجلال ہم سے ہر چھوٹی بڑی اور کم زیادہ اشیاء کے بارے میں سوال کرے گا۔

ارشاد ربانی ہے:

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ. (انبیاء: ۱)

(افسوس) لوگوں کا حساب قریب آگیا (یعنی موت سر پر کھڑی ہے) اور وہ غفلت میں (آخرت کی زندگی سے) منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ. (غاشیہ: ۲۵، ۲۶)

یقیناً ہماری طرف ان سب کو آنا ہے پھر ان سے حساب لینا بھی ہمارا کام ہے۔

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ. فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ

پس جن لوگوں کی طرف رسول بھیجے گئے تھے ان لوگوں اور رسولوں سے بھی ہم پوچھیں گے پھر ہم ان کو اپنے علم

وَمَا كُنَّا غَائِبِيْنَ ۔ (اعراف: ۶، ۷)

سے واقعات سنائیں گے اور ہم کسی واقعہ سے غائب نہیں۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۔ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۔

(قِیامه: ۲۰ تا ۲۵)

یقیناً تم لوگ جلدی کا فائدہ پسند کرتے ہو اور آخرت کو پس پشت ڈالتے ہو بہت سے منھ اس وقت اپنے رب کی طرف تاکتے ہوئے تروتازہ ہوں گے اور کئی منھ اس روز برے بن رہے ہوں گے وہ سمجھتے ہوں گے ان کے ساتھ بڑی سختی کی جانے والی ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے رب کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے۔ تم اپنے خدا کو ایسے ہی دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھتے ہو (صحیح مسلم)

پیشواؤں کا اپنے پیروکاروں سے اظہار برأت اور ان کی باہمی تکرار

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۔ كَلَّا سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۔

اور اللہ کے سوا لوگوں کو معبود بنا رکھا ہے تاکہ وہ ان کے مددگار ہوں۔ ہرگز (وہ حامی) نہ ہوں گے (بلکہ قیامت کے روز) ان کی عبادت سے انکار کریں گے

(مریم : ۸۱، ۸۲) اور الٹے ان کے دشمن ہو جائیں گے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ فَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ۔

(ان کو اس روز کی خبر سنا) جس روز ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے (خبردار تم اور تمہارے مشرکی) شریک اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ پھر ہم ان میں جدائی کر دیں گے اور ان کے شریک (ان سے) کہیں گے کہ (تم جھوٹے ہو) تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ بس اللہ ہی ہمارے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے اور ہم تو تمہاری عبادت سے بھی بے خبر تھے۔

(یونس : ۲۸، ۲۹)

معبودان باطل اپنے پجاریوں کی پوجا سے انکار کریں گے اور کہیں گے ہمیں تو ان کی پوجا کا علم بھی نہیں تھا۔ اللہ ہمارا اور تمہارا گواہ ہے۔ ہم تو تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر تھے۔ اس وقت مشرکین خواہش کریں گے کاش انھیں دوبارہ دنیا کی زندگی مل جاتی اور وہ خدا کی عبادت کرتے اور مسلمان ہوتے۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ

اے کاش! تم وہ وقت بھی کہیں سے دیکھ پاؤ جب یہ ظالم اپنے پروردگار کے سامنے (مجرمانہ حالت میں) کھڑے کیے جائیں گے۔ (اس حال میں) ایک

اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ۔
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا أَنَحْنُ
صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ
إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ
مُجْرِمِيْنَ۔ وَقَالَ
الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
إِذْ تَأْمُرُوْنَنَا أَنْ
نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ
لَهٗ أَنْدَادًا وَأَسَرُّوا
النَّدَامَةَ لَمَّا
رَأَوُا الْعَذَابَ وَ
جَعَلْنَا الْأَغْلَالَ
فِيْ أَعْنَاقِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا هَلْ يُجْزَوْنَ
إِلَّا مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۔

دوسرے کی طرف (سوال وجواب میں)
باتیں لوٹائیں گے۔ کمزور لوگ بڑے
آدمیوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو
ہم ایمان دار ہوتے تو بڑے لوگ ان
(ماتحت) ضعیفوں سے (جواب میں)
کہیں گے۔ کیا ہم نے تم کو ہدایت کے
آنے کے بعد ہدایت سے روکا تھا؟
(نہیں) بلکہ تم خود مجرم تھے (کہ بے
سوچے سمجھے ہماری ہاں میں ہاں ملاتے
تھے) (اس کے جواب میں) ضعیف
لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے: بلکہ
(اصل بات یہ ہے کہ) تمہارے شبانہ
روز داؤں گھات نے ہم کو روکا۔ جب
تم ہم کو حکم کیا کرتے تھے کہ ہم تم کو اللہ
کے حکموں سے انکار کریں اور اس کے
لئے شریک بنادیں (اس لئے ہم بھی
ایسا کرتے تھے) جب وہ عذاب کو دیکھیں
گے تو چھپے چھپے پچھتادیں گے اور ہم
کافروں کی گردن میں طوق ڈال دیں گے

جو انہوں نے کیا ہوگا وہی ان کو
بدلہ ملے گا۔ (حشر پ ۲۸ [illegible])

اور یہاں انہی دو گروہوں کی باہمی تکرار کا ان آیات میں بہت ہی مکمل تصویر پیش کی گئی ہے۔ کمزور و بے بس لوگ کاہنوں، راہبوں، سرداروں اور پیشواؤں سے کہیں گے کہ تم نے ہمیں ہدایت سے روک دیا تھا اور ہمیں آج یہ عذاب بھگتنا پڑ رہا ہے۔ قوت و طاقت کے مالک کہیں گے کیا ہم نے تمہیں ترک اسلام اور معبودان باطل کو خدا بنا لینے کا حکم دیا تھا۔ تم تو سراپا سمع و طاعت تھے۔ تم ہم سے کسی قسم کی قیل و قال نہ کرتے تھے۔ ان طاقت و قوت کے دعویداروں اور ان کے ماتحتوں کا بدلہ صرف بیڑیاں ہوں گی جن میں ان کے ہاتھوں اور گردنوں کو جکڑ دیا جائے گا اور ان کا انجام دوزخ ہے جس میں یہ دونوں گروہ ہمیشہ رہیں گے۔

فرشتوں کا مشرکوں سے اظہار برأت

ارشاد ربانی ہے!

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا
ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ
إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ۔
قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ
وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ
كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ

اور جس روز خدائے تعالیٰ ان سب
کو جمع کرے گا تو فرشتوں سے کہے گا
کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے؟
وہ (فرشتے) کہیں گے (اے خدا!)
تو پاک ہے تو ہمارا والی ہے ان سے
ہمارا تعلق نہیں بلکہ یہ لوگ (دراصل)

أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ۔ (سبا ۳۰، ۴۱) | جنوں (یعنی شیاطین) کی عبادت کرتے تھے اکثر ان میں کے ان ہی کو مانتے تھے۔

فرشتے اپنی صفائی پیش کریں گے کہ اے اللہ صرف تو ہی معبود ہے ہم تو تیرے غلام ہیں ہم ان سے اپنی برأت کا اعلان کرتے ہیں۔ ہم نے انھیں اپنی عبادت کا حکم کبھی نہیں دیا تھا۔ حقیقت میں یہ لوگ شیطان کے پجاری تھے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۔ (سبا ۴۲)

پس آج تمہارا بعض، بعض کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوگا اور ہم ظالموں سے کہیں گے اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے۔

اس دن خدائے تعالیٰ مشرکین کو ڈانٹے گا کہ دیکھیں ایسے لوگوں کی عبادت کرتے تھے جو نہ تو نفع کے مالک تھے اور نہ کسی قسم کی تکلیف دور کر سکتے تھے اور کیوں وہ توحید پرستی کی راہ سے منہ موڑتے تھے۔ اللہ کی بتائی ہوئی راہ پر چلنے سے لوگوں کو روکتے تھے اور انبیاء کی تکذیب کرتے تھے۔

کافروں کی مدد سے ان کے خودساختہ خداؤں کا اظہار عاجزی

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ

جس روز خدا کہے گا جن کو تم نے میرا

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا۔ وَرَاَى الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا۔

(کہف: ۵۲، ۵۳)

شریک سمجھا تھا ان کو بلاؤ پس وہ ان کو بلائیں گے (مگر وہ انبیا و اولیا جن سے دنیا میں مدد مانگتے تھے) وہ ان کی بات کا جواب بھی نہ دیں گے اور ہم ان میں ایک بڑی مضبوط آڑ حائل کریں گے اور مجرم آگ دیکھیں گے تو سمجھیں گے ہم ان میں گرنے والے ہیں اور اس سے بھاگنے کی راہ ان کو نہ ملے گی۔

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ۔

(قصص: ۶۴)

اور کہا جائے گا کہ اپنے ان خداؤں کو بلاؤ جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے وہ لوگ انھیں پکاریں گے تو وہ ان کا جواب نہیں دیں گے اور وہ عذاب کو دیکھیں گے کاش کہ وہ ہدایت یاب ہوتے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اس موقع کی تصویر کھینچی ہے جب کہ وہ مشرکین سے کہے گا: "تم اپنے معبودان باطل کو بلاؤ جن کی تم دنیاوی زندگی میں پوجا کرتے تھے۔ آیا وہ تمھاری مدد کرتے ہیں یا نہیں؟" اللہ فرماتا ہے: فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ۔ یعنی وہ احمق انھیں بلائیں گے لیکن وہ کوئی جواب نہ دیں گے اور یہ مشرکین خواہش کریں گے کہ کاش وہ دنیاوی زندگی میں

ہدایت یاب ہوتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اظہار برأت

ارشادِ ربانی ہے:

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ	اور جب خدا کہے گا اے عیسیٰ مریم
مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ	کے بیٹے (کیا) تو نے لوگوں سے کہا
لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ	تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور
اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ	میری ماں کو معبود بناؤ (اور ہماری
سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ	عبادت کرو) وہ کہیں گے (الٰہی) تو
اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ	(شائبہ شرک سے ہمیشہ) پاک ہے
بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ	مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ ایسی بات کہوں،
عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ	جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں اگر میں
نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا	نے یہ بات کہی ہو گی تو تو خوب جانتا
فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ	ہے تو میرے دل کی بات جانتا ہے
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ مَا	اور میں تیرے دل کی بات نہیں جان
قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِيْ	سکتا۔ غیب کی باتیں تو ہی خوب جانتا
بِهٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ	ہے۔ میں نے تو ان سے وہی بات
وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ	کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ
شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ	اللہ کی جو میرا اور تمہارا رب ہے عبادت

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

(مائدہ: ۱۱۶ تا ۱۱۸)

کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو ساجھی نہ بناؤ اور جب تک میں ان میں رہا ان کی خبر گیری کرتا رہا اور پھر جب تو نے مجھے فوت کر لیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو تو ہر چیز سے مطلع ہے (اب آگے) تو ان کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخش بھی دے تو بے شک تو ہی سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اس موقع کی مکمل تصویر پیش کی ہے جب عیسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک طویل مکالمہ ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اپنے متبعین کے غلط اور گمراہ کن عقائد سے اپنی برأت کا اظہار کریں گے وہ کہیں گے: "اے اللہ میں نے تو ان سے صرف حق بات کہی تھی۔ تیرے اوپر تو کچھ مخفی نہیں ہے۔ میں نے انھیں اسی بات کا حکم دیا تھا، جس کا پیغام دے کر تو نے مجھے مبعوث فرمایا تھا۔ میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ اللہ تمھارا اور میرا رب ہے اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔ میں جب تک ان میں موجود رہا ان کی دیکھ بھال اور اصلاح کرتا رہا۔ میرے فوت ہونے کے بعد انھوں نے جو نئی چیزیں میرے متعلق گھڑ لیں میں اس سے بالکل بری ہوں۔ اے خدا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو جو چاہے ان کے ساتھ کرے۔

عیسیٰ علیہ السلام خدا کے نزدیک ایک عظیم الشان اور جلیل القدر رسول تھے

لیکن ان کے پیروکاروں نے ان کے بارے میں یہ گمراہ کن عقیدہ گھڑ لیا تھا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) انھوں نے توحید خدا کو اقانیم ثلاثہ سے مرکب کر لیا۔ اسی بنا پر وہ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سفارش اور اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائیں گے۔ اے اللہ تو ہمیں ایمان اور توحید پر ثابت قدم رکھ حتیٰ کہ ہم تجھ سے حالت اسلام میں ملاقات کریں۔ آمین۔

آگے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (مائدۃ: ۱۱۹)	خدا کہے گا (تو نے سچ کہا) آج راست گوؤں کو ان کی راست گوئی نفع دے گی ان کے لئے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے خدا ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہی عظیم کامیابی ہے۔

اللہ عزوجل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے جواب دیتے ہوئے فرمائے گا: تو نے سچ کہا آج موحدین، مومنوں، مخلصوں اور خشوع و خضوع کرنے والے بندوں کو ان کی سچائی نفع دے گی یعنی اللہ انھیں دائمی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ رضائے الٰہی سب سے بڑی چیز ہے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

امت محمدیہ کی امتیازی خصوصیت دربار الٰہی میں گواہ کی حیثیت سے

قیامت کے دن تمام انبیاء و رسل اور ان کی امتیں دربار الٰہی میں پیش ہوں گی۔

تو امتیں اس بات سے انکار کریں گی کہ ان کے رسولوں نے انھیں اللہ کا پیغام پہنچایا اور ان میں تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ تب امت محمدیہ کو حاضر کیا جائے گا اور وہ قوم نوح، قوم ہود، قوم صالح اور قوم شعیب اور دیگر امتوں کے خلاف گواہی دے گی اور یہ حقیقت واشگاف کردے گی کہ ان کے رسولوں نے انھیں کی زبان میں تبلیغ کی اور پیغام رسالت پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ لیکن انھوں نے نبیوں کو جھٹلادیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن دربار الٰہی میں حضرت نوح علیہ السلام کی پیشی ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے۔ ہاں اے خدا! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا تھا۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا نوح نے تمھیں ایمان کی دعوت دی تھی؟ وہ کہیں گے۔ ہمارے پاس تو کوئی بھی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ عزوجل نوح علیہ السلام سے کہے گا: "تمھارا کوئی گواہ ہے؟" وہ کہیں گے۔ میرے گواہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ہے۔ پھر تمھیں (امت محمدیہ کو) پیش کیا جائے گا اور تم گواہی دو گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: "وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ..... لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا" (صحیح بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ایک نبی آئیں گے جن کے ساتھ صرف ایک آدمی ہوگا۔ ایک اور نبی آئیں گے جن کے ساتھ صرف دو یا دو سے زیادہ پیروکار ہوں گے ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور کہا جائے گا کیا انھوں نے تمھیں تبلیغ کی تھی؟ وہ انکار

کریں گے۔ پھر اس نبی سے سوال کیا جائے گا: کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں اے خدا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا تھا۔ پھر اس سے کہا جائے گا تمھارا کوئی گواہ ہے؟ وہ کہے گا: محمد اور ان کی امت میرے گواہ ہیں۔ پھر امت محمدیہ سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے اپنی قوم کو تبلیغ کی تھی؟ وہ کہیں گی ہاں کی تھی۔ پھر کہا جائے گا: "تمھیں کیسے معلوم ہوا؟"۔ امت محمدیہ کے لوگ کہیں گے: ہمارے پاس ہمارے رسول آئے انہوں نے ہمیں بتلایا کہ رسولوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی۔ اسی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے (وکذالک جعلناکم امۃ وسطا..... لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔ (مسند احمد)

محاسبۂ اعمال میں سختی

اس کے بعد اللہ عزوجل اپنے بندوں کے اعمال کا محاسبہ کرے گا۔ جس شخص سے سختی سے بازپرس ہوگی اور پوری تفصیل سے اس کی نیکی اور بدی کی جانچ کرے گا ایسے شخص کو جہنم کی طرف ہانک دیا جائے گا۔

ارشاد ربانی ہے:

یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ	جس روز ہر شخص اپنا برا بھلا کیا ہوا
مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ	اپنے سامنے پائے گا (تو اپنے برے اعمال
سُوْءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ	کی سزا دیکھ کر) آرزو کرے گا کہ مجھ میں
بَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا۔	اور اس (برے) کام میں دوری دراز
(آل عمران: ۳۰)	ہو جائے۔

پانچ چیزوں کے متعلق باز پرس

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن دربار الٰہی سے انسان کا جہنم یا جنت کی طرف مسلسل جانا رُکا رہے گا حتی کہ ان سے پانچ اشیاء کے متعلق باز پرس ہوگی۔ (۱) عمر کے بارے میں کہ کہاں اسے ضائع کیا؟ (۲) جوانی کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اسے کن چیزوں میں کھپائی؟ (۳) مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اسے کہاں سے حاصل کیا؟ (۴) اور کہاں خرچ کیا؟ (۵) جن چیزوں کا اسے علم تھا ان پہ کہاں تک عمل کیا؟۔ (ترمذی)

ایسے ہی آج تمہیں بھی فراموش کر دیا جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: ”اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟“ آپ نے فرمایا: ”کیا تم دوپہر کے وقت جب کہ آسمان پہ بادل بالکل نہ ہو سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟“ صحابہ کرام نے کہا ”نہیں“۔ آپ نے فرمایا: ”جب بدلی آسمان میں بالکل نہ ہو تو چودھویں شب کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟“ صحابہ کرام نے کہا: ”بالکل نہیں“۔ آپ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جیسے شمس و قمر کے مشاہدے میں کوئی تکلیف نہیں محسوس کرتے ہو اسی طرح تمہیں اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی تکلیف اور دقت نہ ہوگی“۔ بندہ سے جب اس کا رب ملاقات کرے گا تو اللہ کہے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت دار نہیں بنایا؟ تجھے سردار

نہیں بنایا؟ تیری شادی نہیں کرادی؟ اونٹوں اور گھوڑوں کو تیرا تابع اور مطیع نہیں بنایا؟ کیا تجھے آزاد نہیں چھوڑ دیا کہ تو سرداری کر اور غنیمت کا چوتھائی مال وصول کر؟ (دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ تو عیش و آرام کی زندگی گزار) وہ کہے گا: "کیوں نہیں (اے خدا تو نے یہ تمام نعمتیں دیں)"۔ اللہ کہے گا: "کیا تو سمجھتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟"، وہ کہے گا: "نہیں"۔ پھر اللہ کہے گا: "تو نے مجھے دنیا میں بھلا دیا میں نے بھی آج تجھے فراموش کر دیا"۔ پھر اللہ دوسرے شخص کو باریاب کرے گا اور کہے گا: "اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت دار نہیں بنایا؟، تجھے سرداری نہیں دی؟، تیری شادی نہیں کرادی؟، اونٹ اور گھوڑوں کو تیرا مطیع نہیں بنایا؟ میں نے تجھے آزاد نہیں چھوڑ دیا کہ سرداری کر اور غنیمت کا ربع وصول کر یا عیش و آرام سے زندگی بسر کر"، وہ کہے گا: "میرے رب کیوں نہیں تو نے یہ تمام نعمتیں عطا کیں"۔ اللہ کہے گا: "کیا تو سمجھتا تھا کہ مجھ سے ملاقات کرے گا؟" وہ کہے گا: "نہیں"، اللہ کہے گا: "آج میں نے تجھے بھلا دیا جیسے کہ تو مجھے دنیا میں بھول گیا تھا"، پھر وہ تیسرے شخص کو باریابی کا شرف عطا کرے گا اور اسی طرح اس سے بھی کہے گا تو وہ جواب دے گا: "اے خدا! میں تجھ پر، تیری کتاب پر، اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا۔ میں نے روزہ رکھا، نماز پڑھی اور زکوٰۃ بھی ادا کی پھر وہ جس قدر ہو سکے گا اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے گا۔ اللہ کہے گا: "یہاں اس وقت تو ایسا کہہ رہا ہے"۔ پھر اس سے کہا جائے گا: "اب ہم تمھارے خلاف اپنا گواہ پیش کرتے ہیں"۔ وہ اپنے دل میں سوچے گا وہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے گا۔ اس کے بعد اس کے لبوں پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے کہا جائے گا: "اس کا کچا چٹھا کھول دو"۔ اس کی ران، گوشت اور ہڈیاں اس کے عمل کی تمام تفصیلات بیان کر دیں گی۔ ایسا محض اتمام

حجت کے لیے کیا جائے گا۔ یہ شخص منافق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوگا۔ (صحیح مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا جہنمی سے اللہ تعالیٰ کہے گا: "اگر ساری زمین کی اشیا تمھاری ملکیت میں دے دی جائیں تو کیا عذاب جہنم سے رہائی کے لیے اسے بطور فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا: "ہاں میں دے دوں گا۔" اللہ کہے گا: "جب تم پشت آدم میں تھے تو میں نے تم سے اس سے بہت زیادہ آسان شے کا مطالبہ کیا تھا۔ یعنی کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراؤ مگر تم نے انکار کیا اور برابر شرک کرتے رہے۔" (متفق علیہ)

محاسبۂ اعمال میں سختی ہلاکت کی نشانی

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن جس سے محاسبہ ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔" میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! کیا اللہ نے نہیں فرمایا، فامامن اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا: جس شخص کو اس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا، عن قریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔" آپ نے فرمایا: "وہ صرف ایک (رسمی) پیشی ہوگی۔ قیامت کے دن جس سے سختی سے بازپرس کی جائے گی وہ یقیناً عذاب دیا جائے گا۔" (متفق علیہ)

بندہ اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک سے اللہ عزوجل (بہ نفس نفیس) بات کرے گا۔ بندہ اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ بندہ اپنے دائیں نظر کرے گا تو اس کے اعمال ہی دکھلائی دیں گے۔ بائیں نظر کرے گا تو اس کے اعمال ہی دکھلائی دیں گے۔ اپنے سامنے وہ جہنم کو دیکھے گا۔ تو اے لوگو! جہنم کی آگ سے ڈرو اگرچہ آدھی کھجور کے برابر ہی۔"

ذرا اس وقت کے بارے میں سوچو جب تم کل خدائے قہار وجبار کے دربار میں کھڑے ہوگے۔ بخدا یہ ایسی ہولناک گھڑی ہوگی جس کی ہولناکی اور ہیبت مومنوں سے قطعاً پوشیدہ نہیں ہے۔

اولین باز پرس

قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے متعلق باز پرس ہوگی۔ اگر نماز درست ہے تو سارے اعمال درست ہوں گے۔ اگر نماز فاسد ہے تو سارے اعمال فاسد ہوں گے۔

حضرت انس بن حکیم ضبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں زیاد یا ابن زیاد سے ڈر کر مدینہ بھاگ آیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے میرا نسب دریافت کیا، میں نے اپنا نسب بتلایا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا۔ اے نوجوان! کیا میں تم سے ایک حدیث نہ بیان کردوں؟" میں نے کہا: "اللہ آپ پر

رحم کرے۔ ضرور بیان کیجیے "۔ (یونس کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے اس حدیث کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے) "لوگوں کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کے متعلق بازپرس ہوگی۔ ہمارا رب اپنے فرشتوں سے کہے گا میرے بندے کی نمازوں کو دیکھو کہ وہ مکمل ہیں یا ناقص؟ اگر وہ مکمل ہوں گی تو اس کے نامۂ اعمال میں "مکمل" تحریر کر دیا جائے گا اور اگر اس میں کوئی کمی ہوگی تو اللہ کہے گا: " دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفلی نمازیں بھی ہیں؟ " اگر اس کے پاس نفل نمازوں کا ذخیرہ ہوگا تو اللہ کہے گا: " میرے بندے کی فرض نمازوں کو ان نفلوں سے مکمل کر دو "۔ اس کے بعد دوسرے اعمال کے متعلق بازپرس ہوگی (مسند احمد، سنن ابی داؤد)۔

رحمت خداوندی

بعض مومن جن سے کافی گناہ سرزد ہوتے ہیں اللہ عزوجل اسے بلائے گا اور اس کے اعمال کا رجسٹر اس کے سامنے رکھ دے گا، اس کے گناہوں کو ایک ایک کر کے گنائے گا اور اس سے ان کا اعتراف کرائے گا پھر اسے معاف کر دے گا تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ مومنوں اور مسلمانوں پر یہ اللہ کا فضل اور احسان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ عزوجل مومن کو اپنے پاس بلائے گا اور اسے اپنے بازوؤں میں چھپا لے گا، پھر کہے گا: " کیا اس گناہ کا تم اقرار کرتے ہو؟ کیا اس گناہ کا تم اقرار کرتے ہو؟ " وہ کہے گا: " اے خدا میں ان کا اقرار کرتا ہوں "۔ اس طرح اس سے تمام گناہوں کا اقرار کرا لے گا، وہ اپنے دل میں خیال کرے گا کہ اب وہ ہلاک ہو گیا۔

اس کے بعد اللہ عزوجل فرمائے گا: "میں نے دنیا میں تمہارے ان گناہوں کی پردہ پوشی کی تھی اور آج بھی میں انھیں معاف کرتا ہوں" پھر اس کے بعد اس کی نیکیوں کی فہرست اس کے سامنے پیش کی جائے گی۔ لیکن کافروں اور منافقوں کے بارے میں سرعام اعلان کردیا جائے گا "هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا۔ سن لو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے"۔

مذکورہ احادیث سے تمھیں معلوم ہوگیا ہوگا کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل شدید غصہ میں ہوگا۔ جیسا کہ صحیحین کی روایت گذرچکی ہے کہ حضرت آدم، حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے جب لوگ سفارش کی التجا کریں گے تو وہ سب کے سب کہیں گے: "آج میرا رب انتہائی غضب ناک ہے۔ اس سے قبل وہ اس طرح کبھی غضب ناک نہ ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ میرا نفس میرا نفس یعنی مجھے تو اپنی ہی فکر لگی ہے"۔

غور کرو انبیا و رسل جن سے اللہ راضی اور خوش ہے، جن کی تعریف و توصیف کی ہے، جنھیں انعام و اکرام سے نوازا ہے ان کو بھی اپنی ہی پڑی ہوگی۔ وہ مارے خوف کے خداوند قہار سے لوگوں کے لیے سفارش تک نہ کرسکیں گے تو اس وقت دوسروں کا کیا حال ہوگا جب کہا جائے گا: اے فلاں بن فلاں کھڑے ہوجاؤ۔ ہمارے اعمال کے دفاتر پیش کئے جائیں گے جس میں ہر چھوٹا بڑا، اچھا اور برا عمل درج ہوگا اور اگر ہمارے متعلق جہنم کی سزا کا فیصلہ سنادیا جائے گا تو ہمارا کیا حال ہوگا؟

اے مسلمانو! خدا سے ڈرو۔

حقوق العباد میں قتل کا مقدمہ سب سے پہلے پیش ہوگا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے قتل کا فیصلہ ہوگا۔" (متفق علیہ)

علماء سلف کہتے ہیں کہ اس حدیث کا تعارض اس حدیث سے بالکل نہیں ہے جس میں مذکور ہے کہ اولین پرسش نماز کے متعلق ہوگی کیوں کہ وہ حدیث خالق کی عبادت سے متعلق ہے اور یہ حدیث حقوق العباد سے متعلق ہے۔

میدان محشر میں قصاص کا منظر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنے بھائی کی عزت یا کسی اور شے پر دست درازی کر کے ظلم کیا ہے اسے چاہئے کہ آج ہی اس کا کفارہ دے دے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جب درہم و دینار نہ ہوں گے۔ اگر اس (ظالم) کے پاس نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے مقدار میں وہ لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اسی قدر مظلوم کے گناہ لے کر اس پر لاد دئے جائیں گے۔" (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگ مفلس کسے کہتے ہو؟" لوگوں نے کہا: "ہم تو مفلس اسے کہتے ہیں جس کے پاس درہم یا کوئی سرمایہ نہ ہو۔" آپ نے فرمایا: "میری امت کا مفلس قیامت میں روزہ، نماز اور زکوٰۃ کا سرمایہ لے کر آئے گا، لیکن اس کی حالت یہ ہوگی کہ

اس نے (دنیا میں) فلاں کو گالی دی ہوگی، فلاں پر الزام لگایا ہوگا، فلاں کا مال ہڑپ کرلیا ہوگا، فلاں کو قتل کر دیا ہوگا اور فلاں کو مارا ہوگا، تو اس کی نیکیاں لے کر فلاں اور فلاں (مظلومین) کو دے دی جائیں گی اور اگر فیصلہ سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو ان مظلوموں کے گناہوں کو لے کر اس پر لاد دیا جائے گا۔ پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔" (صحیح مسلم)

ریاکاروں کا حساب پہلے ہوگا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید کا فیصلہ ہوگا۔ دربار الٰہی میں اس کو پیش کیا جائے گا۔ اللہ عزوجل نے جو نعمتیں اسے عطا کی تھیں اس سے ان کا اعتراف کروائے گا وہ ان کا اعتراف کرے گا پھر اللہ کہے گا: "تم نے ان نعمتوں کو کیسے استعمال کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور شہید ہوگیا۔ اللہ کہے گا: "تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے اس لیے جہاد کیا کہ بہادر اور جری کہا جائے اور تجھے ایسا کہا گیا یعنی بہادر مشہور ہوگیا۔" حکم دیا جائے گا اور وہ اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرے شخص کو بلایا جائے گا جس نے دنیا میں علم حاصل کیا اور لوگوں کو علم سکھلایا۔ اللہ اس سے تمام نعمتوں کا اقرار کرائے گا وہ اقرار کرے گا پھر اللہ کہے گا: "تم ان نعمتوں کو کیسے استعمال میں لائے؟" وہ کہے گا: میں نے علم حاصل کیا اور لوگوں کو علم سکھلایا اور قرآن کی تلاوت کی۔ اللہ کہے گا: "تو جھوٹ بولتا ہے تو نے علم اس لیے حاصل کیا کہ عالم کہا جائے، قرآن اس لیے پڑھتا تھا کہ قاری کہا جائے

اور ایسا ہی ہوا یعنی تو عالم اور قاری کہا گیا ۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور وہ اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا ۔ اس کے بعد ایک ایسے آدمی کو پیش کیا جائے گا جسے اللہ نے دنیا میں خوش حال بنایا تھا اور ہر قسم کی دولت سے نوازا تھا ۔ اس سے اللہ تمام نعمتوں کا اقرار کرائے گا وہ اقرار کرے گا ۔ پھر اللہ کہے گا : " تو نے ان نعمتوں کو کس طرح خرچ کیا ؟ " وہ کہے گا : " میں نے ان تمام راہوں میں خرچ کیا جن میں خرچ کرنا تجھے پسند تھا " ۔ اللہ کہے گا : " تو جھوٹ بولتا ہے ۔ تو نے ایسا اس لیے کیا تاکہ تو سخی کہا جائے اور تو فیاض و سخی کہا گیا ۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور وہ اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا ۔ (صحیح مسلم)

مصوروں کا انجام سب سے بدتر

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے گھر میں ایک پردہ لگا تھا ، جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں ۔ یہ دیکھ کر غصے سے آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا ۔ آپ نے پردہ پھاڑ دیا اور فرمایا : " قیامت کے دن جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں وہ سب سے زیادہ سخت عذاب میں ہوں گے " ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، " جو لوگ تصویریں بناتے ہیں انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم اپنی تصویروں میں زندگی پیدا کرو " ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ، " ہر مصور جہنم میں ہوگا ۔ جو تصویریں اس نے

بنائی ہیں ان میں جان ڈال دی جائے گی اور وہ اسے جہنم میں عذاب دیں گی۔" (صحیح مسلم)

اے ابن آدم! میں بیمار تھا، تو نے میری عیادت نہیں کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: "اے ابن آدم! میں بیمار تھا، تو نے میری عیادت نہیں کی۔" بندہ کہے گا: "اے خدا تو تو رب العالمین ہے میں تیری عیادت کیسے کرتا؟" اللہ کہے گا: "میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ تمھیں معلوم نہیں اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔" "اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔" بندہ کہے گا: "اے خدا! تو تو رب العالمین ہے میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا؟" اللہ کہے گا: "تجھے معلوم نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔" بندہ کہے گا: "اے خدا! تو تو رب العالمین ہے میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟" اللہ کہے گا: "میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا، تو نے اسے پانی نہیں پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ (صحیح مسلم)

افلاس کا مارا بے پایاں نعمتوں میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن ایک جہنمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں ہر قسم کی نعمتوں سے

مالا مال تھا، پھر اسے جہنم کی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا "اے ابن آدم! کیا کبھی تو نے کسی نعمت کا لطف اٹھایا ہے؟ کیا تو نے کبھی کوئی آرام اٹھایا ہے؟" وہ کہے گا: "خدا کی قسم اے اللہ میں نے کبھی کسی نعمت کا لطف نہیں اٹھایا" اس کے بعد ایک جنتی کو لایا جائے گا جو دنیا میں انتہائی مفلس تھا۔ اسے جنت کی نعمتوں میں ڈبکی دیا جائے گا اور پوچھا جائے گا "اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی غربت دیکھی ہے؟ کیا تو نے کبھی کوئی دکھ اٹھایا ہے؟" وہ کہے گا: "خدا کی قسم میں نے غربت کبھی نہیں دیکھی اور نہ کبھی مصیبت اٹھائی ہے" (صحیح مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن ایک جنتی کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: "تو نے اپنی رہائش گاہ کو کیسا پایا؟" وہ کہے گا: "اے اللہ وہ تو بہت بہترین جگہ ہے" اللہ کہے گا سوال کر اور جو تیری خواہش ہو بتا" وہ کہے گا: "اے اللہ میری تمنا اور میرا سوال یہی ہے کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں تیری راہ میں دس بار شہید کیا جاؤں" کیونکہ وہ شہادت کے درجات کو وہاں دیکھے گا۔ اس کے بعد ایک جہنمی کو لایا جائے گا۔ اللہ اس سے کہے گا: "اے ابن آدم! تو نے اپنی رہائش گاہ کو کیسا پایا؟" وہ کہے گا: "اے خدا نہایت ہی بدترین جگہ ہے" اللہ اس سے کہے گا: "اگر تمہیں پوری زمین بھر سونا مل جائے تو کیا اسے بطور فدیہ رہائی پانے کے لیے دے دو گے؟" وہ کہے گا: "ہاں میں دے دوں گا" اللہ کہے گا: "تو جھوٹ بکتا ہے میں نے تو تجھ سے اس سے بہت کم ہلکی چیز کا مطالبہ کیا تھا لیکن تو نے اسے نہیں کیا" پھر اسے جہنم میں واپس بھیج دیا جائے گا۔ (مسند احمد)

قیامت کا دن مومنوں کے لئے نہایت ہی مختصر ہو گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کا دن مومنوں کے لیے اتنا ہی مختصر ہو گا جتنا کہ ظہر اور عصر کے درمیان وقت ہوتا ہے۔“ (مستدرک)

بار گناہ سے دبا ہوا خوش قسمت مومن

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ (نساء: ۴۸)

بے شک اللہ نہیں بخش دے گا یہ کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو سرِ عام رہا کرے گا۔ اس کے سامنے اللہ ننانوے رجسٹر پھیلا دے گا، ہر رجسٹر حدِ نظر تک پھیلا ہو گا۔ پھر اللہ کہے گا: ”کیا تجھے ان میں سے کسی جرم سے انکار ہے؟ میرے فرشتوں نے تم پر کوئی ظلم کیا ہے؟“ وہ کہے گا: اے اللہ! مجھے نہ کسی جرم سے انکار ہے اور نہ تیرے فرشتوں نے کوئی ظلم کیا ہے۔“ اللہ کہے گا ”کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟“ وہ کہے گا: ”اے اللہ میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔“

پھر اللہ کہے گا: "ہاں تمہاری ایک نیکی کا کارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔ آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔" ان رجسٹروں میں سے ایک کارڈ برآمد ہوگا جس میں اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ لکھا ہوگا۔ اللہ کہے گا: "اپنی میزان تولاؤ۔" وہ کہے گا: "اے خدا! ان رجسٹروں کے مقابلے میں اس کارڈ کا وزن ہی کتنا ہوگا؟" اللہ کہے گا: "گھبراؤ نہیں تم پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا۔" پھر تمام رجسٹر ایک پلڑے میں اور وہ کارڈ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ وہ رجسٹر ہلکے پڑ جوئیں گے اور کارڈ کا پلڑا نیچے جھک جائے گا۔ درحقیقت اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی شے بھاری نہیں ہوسکتی ہے۔ (مسند احمد، ترمذی، مستدرک)

میدان محشر

اس کے بعد ایک منادی اعلان کرے گا: ہر قوم اپنے معبودان باطل کے ہمراہ چلی جائے۔ تمام لوگ یہ اعلان سن کر اپنے مزعومہ معبودوں کے ہمراہ جائیں گے اور جہنم میں گر جائیں گے۔ صرف وہی نیکو کار اور گنہگار باقی رہ جائیں گے جو خدا کی پرستش کرتے تھے۔ اللہ عزوجل ان کے پاس آئے گا لیکن وہ اس شکل میں نہیں ہوگا جسے ان لوگوں نے پہلے دیکھا تھا۔ اللہ کہے گا: "میں تمہارا رب ہوں۔" لوگ کہیں گے۔ "نعوذ باللہ ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔" اللہ کہے گا: "کیا کوئی علامت اور نشانی ہے جس سے تم اپنے رب کو پہچانو گے؟" وہ کہیں گے: "ہاں! اللہ عزوجل آج اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا۔" تب اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ظاہر کردے گا۔ یہ دیکھ کر ہر مومن سجدہ میں گر جائے گا لیکن منافق اور ریاکار سجدہ نہیں کرسکیں گے۔ پھر لوگ اپنے

سروں کو سجدے سے اٹھائیں گے اس اثنا میں اللہ تعالیٰ اپنی پہلی شکل میں آجائے گا اور بتلائے گا کہ میں ہی تمھارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے: "ہاں تو ہی ہمارا رب ہے"! پھر پل صراط لایا جائے گا اور اسے جہنم پر نصب کر دیا جائے گا۔ لوگ اس پر سے گذر کر جنت کی طرف جائیں گے۔ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس پر تیزی سے جائیں گے۔ اہل ایمان نگاہ جھپکتے ہی بجلی، ہوا، گھوڑے اور دیگر سواریوں کی طرح تیزی اور سرعت سے جائیں گے۔ پل صراط پر آنکس نصب ہوں گے۔ بعض تو اس سے نجات پا جائیں گے اور بعض لوگوں کے گوشت وہ آنکس نوچ لیں گے اور بعض لوگ اپنی بداعمالیوں کی بنا پر جہنم میں گر کر ہلاک ہو جائیں گے۔ جب اللہ عزوجل اپنے بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا تو جن مومنوں کو ان کے برے اعمال نے ہلاک کر دیا ہوگا۔ شافعین کو ان کے بارے میں سفارش کی اجازت دے گا اور جہنم سے ان کی گلو خلاصی ہو جائے گی۔ وہ مر کر کالے سیاہ ہو گئے ہوں گے۔ پھر انھیں جنت کے دہانوں پر نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس میں غلے کی طرح اگ آئیں گے اور موتی کی طرح چمک دار بن کر نکلیں گے۔ پھر اللہ انھیں جنت میں داخل کر دے گا۔

حدیث صراط

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھیں گے؟" آپ نے فرمایا: "جب فضا صاف ہو تو کیا شمس و قمر کے دیکھنے میں تمھیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟" ہم نے جواب دیا: "اللہ کے رسول! کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے"، آپ نے فرمایا: "جیسے شمس و قمر

کے دیکھنے میں تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھو گے۔" پھر
آپ نے فرمایا: "پھر ایک منادی اعلان کرے گا کہ ہر قوم دنیا میں جس کی عبادت کرتی تھی وہ
اس کے ہمراہ چلی جائے۔ یہ سن کر صلیب والے صلیب کے ہمراہ چلے جائیں گے۔ بت پرست
بتوں کے ہمراہ چلے جائیں گے۔ اسی طرح تمام جھوٹے خداؤں کے پجاری اپنے خود ساختہ
خداؤں کے ہمراہ چلے جائیں گے۔ صرف وہ نیکوکار، بدکار اور اہل کتاب جو صرف خدا کی
عبادت کرتے تھے، باقی رہ جائیں گے۔ اس کے بعد جہنم کو حاضر کیا جائے گا وہ سراب کی
طرح ہو گی۔ یہودیوں سے پوچھا جائے گا: "تم کس کی عبادت کرتے تھے" وہ کہیں گے:
"ہم عزیر، اللہ کے بیٹے کی عبادت کرتے تھے۔" کہا جائے گا، "تم جھوٹے ہو، اللہ کو نہ تو
بیوی ہے اور نہ بیٹا ہے۔ بتاؤ تمھاری کیا خواہش ہے؟ وہ کہیں گے: "ہمیں تو پانی پلادے"
کہا جائے گا: "لو پیو"۔ پس وہ جہنم میں تیزی سے گریں گے۔ پھر عیسائیوں سے پوچھا جائے
گا: "تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟" وہ کہیں گے: "ہم حضرت مسیح، اللہ کے بیٹے کی
عبادت کرتے تھے۔" کہا جائے گا: "تم جھوٹ بولتے ہو، اللہ کو نہ تو بیوی ہے اور نہ بیٹا
ہے۔ بتاؤ تمھاری کیا خواہش ہے؟ وہ کہیں گے: "ہمیں تو پانی پلادے۔" کہا جائے گا:
"لو پیو"، پس وہ جہنم میں تیزی سے گریں گے۔ یہاں تک کہ صرف اللہ کی عبادت کرنے والے
نیکوکار اور گنہ گار رہ جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا: "تم کیوں رکے ہو؟ لوگ تو چلے گئے۔"
وہ کہیں گے ہم تو دنیا میں محض اللہ کی اطاعت کے لئے ان سے علاحدہ ہو گئے تھے اور آج
تو ہمیں اپنے خدا کی زیادہ ضرورت ہے۔ ہم نے ایک منادی کو اعلان کرتے ہوئے سنا کہ ہر قوم
دنیا میں جس کی عبادت کرتی تھی اس کے ہمراہ چلی جائے تو ہم بھی اپنے معبود کے منتظر ہیں۔" آپ
فرماتے ہیں: "اللہ ان کے پاس اس شکل کے علاوہ دوسری شکل میں آئے گا جس میں انھوں نے

اسے پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ کہے گا : "میں ہی تمہارا رب ہوں۔" وہ کہیں گے : "ہاں تو ہی ہمارا رب ہے۔" بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ موحدین کہیں گے ہم اس وقت تک ٹھہرے رہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے پاس نہ آجائے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔" پھر اللہ عز وجل ان کے پاس اس شکل میں جلوہ افروز ہوگا جسے وہ پہچانتے تھے۔ صرف انبیاء ہی اس سے شرف گفتگو حاصل کر سکیں گے۔ اللہ کہے گا : کیا کوئی علامت اور نشانی ہے جس سے تم اسے پہچان لوگے ؟" وہ کہیں گے : "ہاں ! وہ ساق ہے" اس کے بعد اللہ اپنی پنڈلی کھولے گا۔ یہ دیکھ کر مومن اس کے لئے سجدے میں گر جائیں گے۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو محض دکھاوے اور شہرت کے لئے اللہ کو سجدہ کرتے تھے۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پشت (تختے کی طرح) سیدھی ہی رہ جائے گی۔ پھر ایک پل جہنم کی چوڑائی میں رکھ دیا جائے گا۔ ہم نے عرض کیا : "اللہ کے رسول ! وہ پل کیسا ہوگا ؟" آپ نے فرمایا : "اس پر پھسلن ہوگی۔ آنکس اور چنگل ہوں گے، لمبے چوڑے کانٹے والے پودے ہوں گے۔ اس کے کانٹے مڑے ہوئے ہوں گے (اس پودے کا نام سعدان ہے)۔ مومن اس پر پلک جھپکنے میں، برق رفتاری سے، ہواؤں، بہترین گھوڑوں اور دیگر سواریوں کی طرح سرعت سے گذر جائیں گے۔ بعض رہائی پانے والے محفوظ و مامون گذر جائیں گے۔ بعض رہائی پانے والے ایسے ہوں گے جن کا گوشت ان آنکسوں نے نوچ لیا ہوگا اور بعض لوگ جہنم میں ڈھکیل دئے جائیں گے سب سے آخر میں گذرنے والا گھسٹتا ہوا گذرے گا۔

جب وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے (اور ان کے کچھ بھائی جہنم میں گر گئے) تو کہیں گے : "اے خدا ہمارے یہ بھائی تو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، روزہ رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ ہی عمل کیا کرتے تھے۔" اللہ عز وجل کہے گا : "جاؤ جس کے دل میں ایک

دینار کے برابر ایمان دیکھو اسے جہنم سے باہر نکال لو۔ اللہ تعالیٰ جہنم میں ان گرنے والوں کے چہرے آگ پر حرام کر دے گا یعنی آگ ان کے چہروں کو نہیں جلائے گی۔ نجات پانے والے مومن ان کے پاس آئیں گے (تو دیکھیں گے کہ) ان میں سے بعض قدم تک اور بعض نصف پنڈلی تک آگ میں غائب ہوں گے اور جسے وہ پہچانیں گے اسے باہر نکال لیں گے اور واپس آجائیں گے۔ پھر اللہ کہے گا: "جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے اسے باہر نکال لو۔" وہ لوگ جائیں گے اور جسے پہچانیں گے اسے نکال کر واپس آجائیں گے۔ پھر اللہ کہے گا: "جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان دیکھو اسے جہنم سے باہر نکال لو۔" وہ جائیں گے اور جسے پہچانیں گے اسے نکال کر واپس آجائیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ اگر تمھیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو یہ آیت پڑھو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا۔ "بلاشبہ اللہ عزوجل ذرہ برابر بھی ظلم نہ کرے گا اور اگر کوئی نیکی ہوگی تو اسے دگنا کر دے گا۔"

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس طرح انبیاء، فرشتے اور اہل ایمان سفارش کریں گے۔ تب اللہ عزوجل کہے گا: "ابھی میری سفارش باقی ہے اور وہ اپنی مٹھی سے ایک مٹھی بھر لوگوں کو جہنم سے باہر نکالے گا۔ یہ لوگ بالکل جل کر خاک ہو چکے ہوں گے انھیں جنت کے دہانوں پر ایک نہر میں جس کا نام آب حیات ہے، ڈال دیا جائے گا۔ وہ نہر کے دونوں کناروں پر اس طرح اگ آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں تیزی سے اگ آتا ہے۔ تم نے چٹان یا درخت میں اگے ہوئے پودے کو دیکھا ہوگا، جو دھوپ میں ہوتا ہے وہ ہرا ہوتا ہے اور جو سایہ میں ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ تو وہ موتی کی طرح چمک دار بن کر نکلیں گے۔ ان کی گردنوں پر مہریں لگا دی جائیں گی پھر وہ

وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ جنتی کہیں گے۔ دیکھو یہ لوگ خدائے رحمٰن کے آزاد کردہ ہیں۔ اللہ نے انھیں جنت میں بغیر عمل کے اور بغیر نیکی کے داخل کر دیا۔ ان سے کہا جائے گا: "جو کچھ تم لوگوں نے دیکھا یہ سب تمھاری ملکیت ہے اور اتنا ہی تمھیں اور دیا جاتا ہے۔" (متفق علیہ)

پل صراط کے بارے میں ایک اور حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: "کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟" آپ نے فرمایا: "جب بادل نہ ہو تو سورج کے دیکھنے میں تمھیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟" لوگوں نے کہا: "اللہ کے رسول! کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔" آپ نے فرمایا: "جب بدلی نہ ہو تو چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں تمھیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟" لوگوں نے کہا: "اللہ کے رسول! کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے" آپ نے فرمایا: "تم قیامت میں اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے۔" اللہ تمام لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا: "ہر ایک دنیا میں جس کی عبادت کرتا تھا اس کے ہمراہ چلا جائے۔" تو جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے ہمراہ جائے گا۔ جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے ہمراہ جائے گا۔ اسی طرح ہر ایک اپنے خود ساختہ معبودوں کے ہمراہ چلا جائے گا۔ صرف امت محمدیہ باقی رہ جائے گی اس میں منافق بھی شامل ہوں گے ان کے پاس اللہ جس شکل میں پہلی بار آیا تھا اس کے علاوہ دوسری شکل میں آئے گا۔ وہ کہے گا: "میں ہی تمھارا رب ہوں۔" لوگ اللہ کی پناہ مانگیں گے اور کہیں گے: یہ تو ہماری منزل ہے، ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ ان کے پاس پہلی

شکل میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور کہے گا: "میں تمھارا رب ہوں"۔ لوگ کہیں گے: "ہاں تو ہی ہمارا رب ہے"۔ اس کے بعد وہ اس کے ہمراہ ہو جائیں گے۔ پھر جہنم پر پل نصب کر دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے پہلے میں پل صراط پار کروں گا۔ اس وقت تمام پیغمبروں کی زبان پر یہ دعا ہو گی اللّٰھم سلم اللّٰھم سلم اے اللہ بچالے اے اللہ بچالے۔ اس پل پر سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس نصب ہوں گے۔ کیا تم لوگوں نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے؟" لوگوں نے جواب دیا: "کیوں نہیں اللہ کے رسول ہم نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے"۔ پھر آپ نے فرمایا: وہ آنکس سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے لیکن ان کی لمبائی کا علم اللہ ہی کو ہے۔ وہ آنکس لوگوں کو ان کے گناہوں کے مطابق اچک لیں گے۔ بعض لوگ اپنے جرائم کی وجہ سے ہلاک کر دئے جائیں گے۔ بعض لوگوں کے گوشت وہ آنکس کاٹ لیں گے۔ اس کے بعد ان کو رہائی مل جائے گی۔ پھر جب اللہ عز وجل اپنے بندوں کے مقدمات سے فارغ ہو جائے گا تو دنیا میں جو لوگ اللہ کی عبادت کرتے تھے ان میں سے جسے وہ جہنم سے نکالنا چاہے گا تو ان کے متعلق فرشتوں کو حکم دے گا۔ فرشتے انھیں سجدوں کے نشان سے پہچان کر جہنم سے نکال لیں گے۔ کیوں کہ اللہ عز وجل آگ پر ان کے سجدوں کے نشان کو حرام کر دے گا اور آگ ان جگہوں کو نہیں جلائے گی۔ فرشتے جب انھیں باہر نکالیں گے تو وہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے، پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا۔ اس مخصوص پانی کا نام آب حیات ہو گا۔ وہ اس طرح اگ آئیں گے جیسے سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں پودا تیزی سے اگتا ہے۔ صرف ایک آدمی جہنم کی طرف اپنا چہرہ کئے ہوئے جنت اور جہنم کے درمیان رہ جائے گا۔ وہ کہے گا: اے اللہ اس کی بو نے مجھے ہلاک

کر دیا، اس کے شعلے نے مجھے جلا دیا۔ اے اللہ تو آگ سے میرا چہرہ پھیر دے۔
وہ برابر اللہ کو پکارتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کہے گا۔ اگر میں تمھاری یہ پکار سن لوں
تو شاید تم مجھ سے دوسرا سوال کرو۔ وہ کہے گا: "تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ
کچھ نہ مانگوں گا!" اس کا چہرہ آگ سے پھیر دیا جائے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ
کہے گا: "اے اللہ مجھے جنت کے دروازے سے قریب کر دے" اللہ کہے گا: "کیا
تو نے نہیں کہا تھا کہ اس کے علاوہ کچھ نہ مانگو گے۔ تیری خرابی ہو اے انسان تو کتنا
وعدہ خلاف ہے" وہ برابر دعا کرتا رہے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کہے گا: "اگر میں تجھے جنت کے
دروازے سے قریب کر دوں تو شاید تو دوسری چیز کا سوال کرے گا؟" وہ کہے گا: "تیری
عزت کی قسم۔ میں اس کے علاوہ کچھ نہ مانگوں گا" پھر اللہ عزوجل اس سے وعدہ لے
لے گا کہ وہ اس سے کسی دوسری چیز کا سوال نہ کرے گا اور اسے جنت کے دروازے کے
قریب کر دیا جائے گا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ اسے خاموش رکھنا چاہے گا وہ خاموش
رہے گا، لیکن جنت کی نعمتوں کو دیکھ کر وہ پھر کہے گا: "اے اللہ مجھے جنت میں داخل
کر دے" اللہ کہے گا: "کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ مجھ سے اس کے علاوہ کچھ نہ
مانگو گے؟ خرابی ہو۔ اے انسان تو کتنا وعدہ خلاف ہے" وہ کہے گا: "اے اللہ
مجھے اپنی مخلوق کا بدبخت انسان نہ بنا" وہ مسلسل یہی دعا مانگتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ
تعالیٰ ہنس پڑے گا اور اسے جنت میں داخلے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ جنت
میں داخل ہو جائے گا۔ تو اللہ کہے گا: "تو اپنی خواہش اور تمنا کا اظہار کر" وہ اپنی
خواہشات ظاہر کرے گا۔ پھر کہا جائے گا: "اپنی تمنائیں بیان کر" وہ اپنی تمنائیں
بیان کرے گا حتیٰ کہ اس کی تمام خواہشات اور تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ کہے گا: "جاؤ

تجھے یہ سب اور اس کے برابر اور دیا گیا" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنت میں داخل ہونے والا یہ سب سے آخری شخص ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے حدیث میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ لیکن جب حضرت ابو ہریرہ نے کہا: "جاؤ یہ سب اور اس کے برابر اور تمھیں دیا گیا" تو حضرت ابو سعید نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جاؤ یہ سب اور اس کے دس گنا اور تجھے دیا گیا" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اس کے برابر اور" کے الفاظ ہی مجھے یاد ہیں۔ (متفق علیہ)

اہل ایمان کے لئے پیارے نبی کی شفاعت

جب اللہ تعالیٰ بندوں کے مقدمات سے فارغ ہو جائے گا اور ہر شخص اپنی منزل مقصود جان لے گا اس وقت اللہ عز وجل انبیاء، فرشتے اور اہل ایمان کو شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا۔ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا یہ لوگ اس کے لئے سفارش کریں گے۔ فرشتے بھی ان گنہ گاروں کے بارے میں سفارش کریں گے جو جہنم میں جلا دئے گئے ہوں گے۔ ان تمام لوگوں کی سفارشات کے بعد آخر میں اللہ تعالیٰ کہے گا: "ابھی میری سفارش باقی ہے" پھر وہ جہنم سے اپنی مٹھی بھر کر لوگوں کو باہر نکالے گا۔ یہ لوگ جل کر سیاہ کوئلہ ہو گئے ہوں گے اور جنت کے دہانوں پر بہتی ہوئی نہروں میں ڈال دئے جائیں گے، پھر وہ لوگ نہر کے دونوں کناروں پر اگ آئیں گے۔

حضرت معبد بن ہلال عنزی سے روایت ہے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیان فرمایا: "قیامت کے دن لوگوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہوگا۔ ایسے میں لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے: "آپ اپنی اولاد کے لئے سفارش کردیں"۔ حضرت آدمؑ کہیں گے: "یہ میرے بس کی بات نہیں ہے"۔ آگے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آخر میں لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا: "چلو میں سفارش کرتا ہوں" میں جاؤں گا اور دربار الٰہی میں شرف باریابی چاہوں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔ میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گا اور اللہ کی حمد و ثنا اتنی زیادہ بیان کروں گا کہ اس وقت میں ایسی حمد و ثنا نہیں کرسکتا ہوں۔ اللہ مجھے اس حمد و ثنا کا الہام کرے گا۔ پھر میں سجدے میں گر جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا: "اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمھاری بات سنی جائے گی، مانگو تمھیں دیا جائے گا، سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جائے گی"۔ میں کہوں گا: "اے اللہ! میری امت مصیبت میں گھری ہے"۔ کہا جائے گا: "جاؤ جس کے دل میں گیہوں یا جو کے برابر ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو"۔ میں جاؤں گا اور انھیں جہنم سے باہر نکال دوں گا۔ دوبارہ پھر میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا اور وہی حمد و ثنا پھر بیان کروں گا جو پہلے بیان کیا تھا۔ اس کے بعد سجدہ میں گر جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا: "اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ کہو تمھاری بات سنی جائے گی۔ مانگو تمھیں دیا جائے گا۔ سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جائے گی"۔ میں کہوں گا: "اے خدا! میری امت، میری امت (یعنی وہ مصیبت میں ہے)"۔ مجھ سے کہا جائے گا: "جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو"۔ میں جاؤں گا اور انھیں جہنم سے نکال لوں گا۔ پھر میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا اور وہی حمد و ثنا بیان کروں گا جو پہلے بیان کیا تھا۔ پھر

میں سجدہ میں گر جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا: "اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ کہو تمھاری بات سنی جائے گی۔ مانگو تمھیں دیا جائے گا۔ سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جائے گی" میں کہوں گا: "اے رب! میری امت، میری امت" مجھ سے کہا جائے گا: "جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے مقدار سے بھی کم ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو" چنانچہ میں جاؤں گا اور انھیں جہنم سے نکال لوں گا۔

حضرت انسؓ نے یہیں تک حدیث بیان کی۔ ان کے پاس سے نکل کر ہم ظہر جبان میں پہنچے، تو ہم نے کہا کہ چلو حسن کے پاس چلیں۔ ہم ان کے پاس گئے۔ ان سے سلام کیا وہ ابو خلیفہ کے گھر میں خلوت نشین تھے۔ اس کے بعد ہم نے ان سے کہا: "ابو سعید! ہم آپ کے بھائی ابو حمزہ کے پاس سے آئے ہیں۔ شفاعت کے بارے میں انہوں نے ہم سے جو حدیث بیان کی ہم نے ایسی حدیث اس سے قبل کبھی نہیں سنی تھی" حضرت حسن نے پوچھا: "وہ حدیث کیا ہے؟" ہم نے ان سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا: "آگے اور کیا ہے؟" پھر ہم نے ان سے زائد باتوں کو بھی بیان کیا۔ حضرت حسن نے کہا: "حضرت انسؓ نے بیس سال قبل ہم سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ اس وقت ان کے پاس جسمانی طاقت اور قوت حافظہ بھی تھا۔ انہوں نے کئی چیزیں چھوڑ دیں۔ اللہ جانے شیخ بھول گئے یا انھوں نے تم سے بیان کرنا پسند نہیں کیا۔ کہ تم لوگ اسی پر اعتماد کر لو" ہم نے ان سے کہا: "آپ پوری حدیث بیان کر دیں" حضرت حسن ہنسے اور کہا: "درحقیقت انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ تم سے پوری حدیث بیان کرنے کے لئے ہی میں نے اس بات کا تذکرہ کیا تھا: لو سنو اس کے آگے حدیث کا یہ ٹکڑا بھی ہے" "پھر میں چوتھی بار اپنے رب کے پاس جاؤں گا اور وہی حمد و ثنا بیان کروں گا جو پہلی مرتبہ بیان کیا تھا۔ پھر میں

سجدہ میں گر جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا: "اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ کہو تمھاری بات سنی جائے گی۔ مانگو تمھیں دیا جائے گا۔ سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا مجھے کلمہ گو لوگوں کے لئے سفارش کی اجازت دے دے۔ اللہ کہے گا: وہ تمھارے لئے نہیں ہے۔ میری عزت، میرے تکبر، بزرگی، میری عظمت اور میرے جلال کی قسم میں کلمہ گو لوگوں کو دوزخ سے ضرور نکالوں گا۔" (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نبی کے لئے ایک دعائے مستجاب ہے تو ہر نبی نے دعا کرنے میں جلدی کی۔ لیکن میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کر رکھا ہے۔ تو میری امت میں جو مر گیا اور اس نے شرک نہیں کیا۔ قیامت کے دن وہ اس دعا میں ضرور شامل ہو گا انشاء اللہ۔" (متفق علیہ)

سب سے خوش قسمت وہ کون ہو گا

جسے پیارے نبی کی شفاعت حاصل ہو گی؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! قیامت کے دن سب سے خوش قسمت کون ہو گا جس کی سفارش آپ کریں گے۔" آپ نے فرمایا: "ابوہریرہ! میرا خیال ہے تم سے پہلے اس چیز کے متعلق مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ تم کو حدیث کا نہایت ہی حریص اور خواہش مند دیکھتا ہوں۔ سنو "قیامت کے دن میری سفارش کا مستحق سب سے خوش قسمت وہ شخص ہو گا جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اپنی مرضی اور پسند سے کہا۔" (بخاری)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں یہاں حضرت ابو ہریرہ نے جس سفارش کے متعلق دریافت کیا تھا وہ شفاعت کی اس قسم سے متعلق ہے جس کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے امتی امتی فیقال لہ اخرج من النار من فی قلبہ وزن کذا من الایمان تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی سب سے بڑی خوش قسمتی اسے حاصل ہوگی جس شخص کا ایمان اس شخص سے زیادہ مکمل ہوگا جو اس سے کمتر درجے کا ایمان رکھتا تھا۔ لیکن میدان محشر میں تکلیف اور مصیبت ختم کرنے کی شفاعت عظمیٰ میں سب سے خوش قسمت وہ شخص ہوگا جو پہلے جنت میں جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔ ان کے بعد خوش قسمت وہ لوگ ہوں گے جو ان کے بعد جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا حساب کتاب تو ہوگا لیکن بغیر عذاب کے جنت میں جائیں گے حالانکہ وہ عذاب کے مستحق ہوں گے۔ اس کے بعد خوش قسمت وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم کی لپٹ تو پہنچے گی لیکن وہ جہنم میں نہیں گریں گے۔ (الفتح ۱۴/۲۲۸)

نافرمان موحدین
دوزخ سے کوئلے کی شکل میں نکالے جائیں گے

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ جہنمی جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہ مریں گے نہ جئیں گے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اللہ انہیں موت دے دے گا وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے پھر ان کے بارے میں بھی سفارش کی اجازت

دے دی جائے گی اور انھیں مختلف گروہوں کی شکل میں لایا جائے گا۔ پھر انھیں جنت کی نہروں میں ڈال دیا جائے گا۔ کہا جائے گا: اے جنتیو ان کے اوپر پانی ڈالو۔ وہ سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں پڑے دانے کی طرح تیزی سے اُگ آئیں گے۔ ایک آدمی نے کہا: گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحرا میں کھڑے تھے۔ (صحیح مسلم)

امام نووی کہتے ہیں: حدیث کے معنیٰ بالکل واضح ہیں۔ اللہ اس بات کو زیادہ جانتا ہے کہ کافر جو جہنم میں ہمیشگی کے مستحق ہوں گے وہ نہ مریں گے اور نہ ہی انھیں آرام دہ و نفع بخش زندگی حاصل ہوگی جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: لا یقضی علیھم فیموتوا ولا یخفف عنھم من عذابھا: نہ انھیں موت ہی آئے گی کہ وہ مر جائیں اور نہ ہی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے: ثم لا یموت فیھا ولا یحیٰی: پھر وہ اس میں نہ مرے گا نہ جیئے گا۔

جمہور کا یہی مسلک ہے کہ جنتیوں کی نعمتیں اور جہنم میں ہمیشہ رہنے والوں کا عذاب دائمی اور ابدی ہوگا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسعید خدری کی حدیث میں جو فرمایا کہ کچھ لوگ اپنے گناہوں کے پاداش میں دوزخ میں جائیں گے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ بعض گناہ گار مومن اللہ کی مشیت کے مطابق اپنے گناہوں کے حساب سے ایک مقررہ مدت تک عذاب دیئے جائیں گے اور اس کے بعد ان کو موت دیدی جائے گی اور ان کے احساسات مردہ ہو جائیں گے، یہ گناہ گار مومن اللہ کی مقررہ مدت تک بغیر احساس کے جہنم میں مقید رہیں گے۔ پھر انھیں جہنم سے نکالا جائے گا اور وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ انھیں مختلف جماعتوں میں سامان

کی طرح اٹھا کرلے جایا جائے گا اور جنت کی نہروں میں ڈال دیا جائے گا پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس سے وہ زندہ ہو جائیں گے اور اگ آئیں گے پھر وہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ ان کی صورت شکل بالکل اپنی اصلی حالت پر آجائے گی۔ لفظ حدیث کے ظاہری معنیٰ یہی ہیں۔ حقیقت کا علم صرف اللہ کو ہے۔ (شرح مسلم ۲/۲۸)

اہل اعراف

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ
اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ
قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا
رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ
مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا
قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ
بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ
اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔
الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا
عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
كٰفِرُوْنَ۔ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ

اور جنت والے جہنم والوں کو
پکاریں گے (اور کہیں گے) خدا نے
(نیک عملوں پر) جو وعدہ فرمایا تھا ہم
نے تو اسے درست پایا۔ کیا تم نے
بھی (بدکاریوں پر) خدا کے وعدوں
کو ٹھیک پایا؟ وہ کہیں گے ہاں!
(بے شک ہماری بھی بری گت بن رہی
ہے) اتنے میں پکارنے والا پکارے
گا کہ (ان) ظالموں پر خدا کی لعنت ہے
جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے
اور اس میں بے جا اعتراضات کرنے
کو ابھی سوچا کرتے تھے اور آخرت

وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۔ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۔ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۔ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۔

(اعراف، ۴۶ تا ۴۹)

(کی زندگی) کے منکر تھے اور ان دونوں کے درمیان ایک روک ہوگی اور اعراف پر چند لوگ ہوں گے وہ ہر ایک کو ان کی نشانیوں کی وجہ سے پہچانیں گے اور جنت والوں کو سلام علیکم کہہ کر پکاریں گے۔ خود ابھی تک داخل جنت نہیں ہوئے ہوں گے مگر امیدوار ضرور ہوں گے اور جب ان کی نظر دوزخیوں پر جا پڑے گی تو ان کی بری حالت دیکھ کر) کہیں گے اے ہمارے مولا تو ہم کو (ان) ظالموں کے ساتھ نہ کیجیو اور اعراف والے ان لوگوں سے جن کو (ظاہری منکرانہ) نشانوں سے پہچانتے ہوں گے کہیں گے نہ تو تمہارے جتھے کچھ کام آئے اور نہ ہی وہ چیزیں جن کی وجہ سے تم شیخیاں بگھارا کرتے تھے۔ ذرا دیکھو تو یہی (غریب) لوگ ہیں جن کے حق میں تم قسمیں کھا کھا کر

کہا کرتے تھے خدا ان کو رحمت سے بہرہ ور نہ کرے گا (لو ان کو اجازت ہو چکی ہے) جنت میں داخل ہو جاؤ نہ تم پر خوف ہے نہ تم غمگین ہو گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: اہل اعراف وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اس قدر ہوں گی کہ انھیں جہنم میں جانے سے نہ روک سکیں گی اور گناہ اس قدر ہوں گے کہ انھیں جنت میں داخل ہونے سے روک دیں گے۔ جب ان کی نگاہیں جہنمیوں پر پڑیں گی تو وہ کہیں گے: اے مولا مجھے ظالم قوم کے ساتھ نہ کیجیو۔ اسی درمیان اللہ ان کی طرف دیکھے گا اور کہے گا: اٹھو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے تمھیں بخش دیا۔ (مستدرک للحاکم)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اللہ نے جنتیوں اور جہنمیوں کے مکالمے کا ذکر کیا تو بتلایا کہ جنت اور جہنم کے درمیان ایک پردہ ہوگا جس سے دوزخی جنت تک نہ پہنچ سکیں گے۔

ابن جریر طبری فرماتے ہیں یہ وہی دیوار ہے جس کے بارے میں اللہ عزوجل نے دوسرے مقام پر فرمایا ہے: "فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ" حدید: ۱۳۔ ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف سے عذاب ہوگا۔

یہ وہی اعراف (پردہ) ہوگا جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا: وعلی الاعراف رجال الخ۔ اعراف عُرف کی جمع ہے۔ عرف اونچی زمین کو کہتے ہیں۔ اسی لئے مرغے کی کلغی کو بھی عرف کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اونچی ہوتی ہے۔

اہل اعراف کے بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ لیکن تمام مفسرین کے اقوال کا مفہوم قریب قریب یہی ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور گناہ مساوی ہوں گے۔ حضرت حذیفہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین نیز سلف اور خلف کے متعدد مفسرین کی یہی رائے ہے۔

پل صراط اور جنت کے درمیان کا پل

جب اہل ایمان پل صراط پار کرلیں گے اور جہنم سے نجات پاجائیں گے اور جن جہنمیوں کے بارے میں اللہ عزوجل سفارش کی اجازت دے گا وہ بھی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو صرف وہ لوگ باقی بچیں گے جنہوں نے اپنے کسی بھائی پر کسی قسم کا ظلم کیا ہوگا۔ انھیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا اور جب وہ ایک دوسرے سے قصاص لے لیں گے تو انھیں جنت میں داخل ہونے دیا جائے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان جہنم سے نجات پاجائیں گے تو انھیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا اور جب ایک دوسرے کے ظلموں کا جو انہوں نے دنیا میں کیا تھا بدلہ لے لیں گے اور ان کی مکمل تطہیر ہوجائے گی تو انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے دنیا میں لوگ جس قدر اپنے مسکن سے واقف تھے۔ جنت میں وہ اس سے کہیں زیادہ اپنی جائے قیام سے واقف ہوں گے۔ (صحیح بخاری)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اصحاب اعراف شاید وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے بھائی پر اس قدر ظلم کیا ہوگا کہ ان کی نیکیاں اور گناہ مساوی ہو جائیں گے اور انہیں ایک مدت تک رکنا ہوگا۔ وہ لوگ پل صراط پر چلنے والوں کو دیکھیں گے کہ وہ دوزخ میں گر رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ خوف زدہ ہو جائیں گے پھر وہ جنتیوں کو جنت میں دیکھیں گے اور کہیں گے: سلام علیکم لم یدخلوھا وھم یطمعون، جنتیوں کو اہل اعراف سلام علیکم کہیں گے وہ جنت میں تو ابھی نہیں داخل ہوئے لیکن اس کے امیدوار ہوں گے۔ واللہ اعلم

جہنم جابر، سرکش اور نافرمانوں کا ٹھکانہ

جنت کمزور و بے بس لوگوں کا گھر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور جہنم آپس میں تکرار کریں گی جہنم کہے گی: "مجھے تو متکبرین اور سرکش لوگوں کی وجہ سے فوقیت حاصل ہے۔" جنت کہے گی: "افسوس! کمزور و بے بس لوگ ہی مجھ میں داخل ہوں گے۔" تب خدا جنت کو مخاطب کر کے فرمائے گا: "تو میری رحمت ہے۔ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تجھے فضل و کرم بنا کر اسے نوازوں گا۔" اور جہنم سے کہے گا: "تو میرا عذاب ہے، میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا۔ دونوں میں سے ہر ایک کو میں بھر دوں گا۔" یہ جہنم اس وقت بھرے گی جب اللہ اس میں اپنا پائے مبارک رکھے گا اور وہ کہے گی بس بس اس وقت وہ پر ہو جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے میں

پیوست ہو جائے گا۔ اللہ اپنے بندوں پر کسی قسم کا ظلم نہ کرے گا۔ اور جنت کے لئے اللہ مخلوق پیدا کرے گا۔ (متفق علیہ)
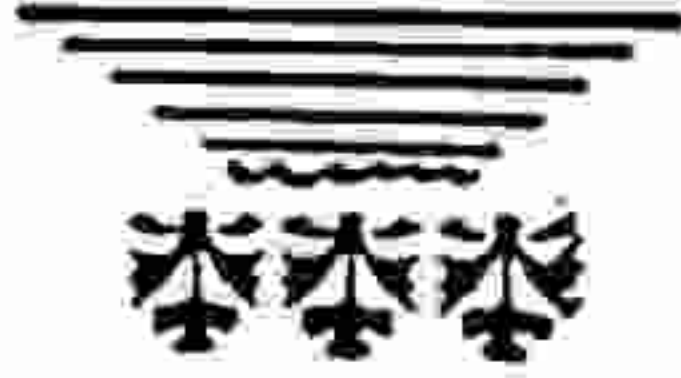
دوزخ اور دوزخی

جہنم رسوائی، ذلت اور عذاب کا گھر ہوگا۔ چیخ و پکار، آہ و بکا اور نالہ و شیون کی جگہ ہو گی۔ یہ وہ زنداں ہوگا جس کے قیدی ہمہ وقت مصیبت، شرمندگی کا اظہار کرتے ہوں گے۔ وہ پاؤں سے سر تک بیڑیوں میں جکڑے ہوں گے۔ ان کے نیچے اور اوپر سے آگ شعلہ زن ہو گی۔ پیاس بجھانے کے لئے انھیں کھولتا ہوا پانی ملے گا جس سے ان کی انتڑیاں کٹ کٹ کر گریں گی۔ پیٹ بھرنے کے لئے شجرۂ زقوم ہوگا جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جس سے ان کے شکم گرم پانی کی طرح کھولنے لگیں گے۔ وہ موت کی دعا مانگیں گے لیکن انھیں موت نہ آئے گی۔ وہ گڑگڑا کر کہیں گے کہ انھیں جہنم سے نکال لیا جائے۔ جواب ملے گا: اسی میں ذلت، رسوائی اور عذاب جھیلتے رہو۔

مشرکوں کی آپس میں لعنت، ملامت اور باہمی تکرار

جہنم میں جن وانس میں سے مشرکوں کو یکے بعد دیگرے گروہ کی شکل میں ڈالا جائے گا۔ جب جہنم میں ایک گروہ داخل ہوگا تو دوسرا اس کو لعنت ملامت کرے گا جب سب کے سب جہنم میں جمع ہو جائیں گے تو پچھلا پہلے کی اللہ سے شکایت کرے گا کہ انھوں نے ہی ہمیں صحیح راہ سے بھٹکا دیا تھا۔ پھر پہلا گروہ پچھلے سے کہے

گا انبیا اور رسل دنیا میں بے شمار دلائل اور نشانیاں ہمارے پاس لائے۔ اس کے باوجود ہم اور تم گمراہ ہو گئے۔ اگر اللہ ہماری رہنمائی کرتا تو ہم بھی تمھاری رہنمائی کرتے۔ ہمارے لئے تو صبر اور واویلا سب برابر ہے۔ ہمیں کسی حالت میں جہنم سے چھٹکارا نہیں مل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ	خدا حکم دے گا کہ جو تم سے پہلے
مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ	جن اور انس (کفر میں) گذر چکے ہیں
فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ	انھیں میں آگ کے اندر تم بھی داخل
أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّى	ہو جاؤ (وہاں یہ حال ہوگا کہ) جب
إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا	کبھی کوئی قوم اس میں جائے گی تو
قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ	اپنے ساتھ والوں کو لعنت کرے گی
رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ	حتیٰ کہ جب سارے اس میں جمع
عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ	ہو جائیں گے تو پچھلے پہلوں کے حق
قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلٰكِنْ	میں کہیں گے: خداوند انھوں نے
لَا تَعْلَمُونَ ۔ وَقَالَتْ	ہی ہم کو گمراہ کیا تھا (ہم ان کے بہکانے
أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ	میں آگئے) پس تو آگ میں ہم سے ان کو
فَمَا كَانَ لَكُمْ	دگنا عذاب دے۔ خدا کہے گا تم سب
عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ	کو دگنا دگنا ہے۔ لیکن تم (ایک
فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا	دوسرے کی تکلیف) نہیں جانتے ہو

كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۔ اور جب پہلے پچھلوں کی یہ عرض سنیں گے تو پچھلوں سے کہیں گے تم کو ہم پر

(اعراف : ۳۸، ۳۹)

کوئی فضیلت نہیں (کہ تم کو تخفیف ہو) پس اپنی بدکاری کے عوض عذاب کا مزہ چکھو۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

وَاِذْ يَتَحَاجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۔ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۔ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا

جب دوزخی دوزخ کے اندر آپس میں جھگڑا کریں گے تو کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے : اس میں شک نہیں ہم لوگ آپ کے تابع تھے تو کیا (آج) آپ لوگ تھوڑا سا آگ کا عذاب ہم سے ہٹا سکتے ہیں؟ بڑے لوگ (جواب میں) کہیں گے : ہم (تابع اور متبوع) سب اسی (دوزخ) میں پڑے سڑ رہے ہیں (کیوں کہ) اللہ نے اپنے بندوں میں (جو فیصلہ کرنا تھا) اس کا حکم جاری کر دیا ہے اور جو آگ میں ہوں گے وہ جہنم کے موکلوں سے کہیں گے اپنے رب سے آپ (ہی ہمارے لئے) دعا مانگیں

بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۔

(مومن : ۴۷ تا ۵۰)

کہ وہ کسی دن تو ہم سے عذاب کم کردے وہ (ان کے جواب میں) کہیں گے کیا تمہارے پاس (اللہ کی طرف سے) تمہارے رسول (معجزات اور) کھلے احکام لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے بے شک آئے تھے تو وہ کہیں گے پھر تم خود ہی دعا کرو (ہم اس میں دخل نہ دیں گے) کافروں کی دعا ہمیشہ بے کار ہوتی ہے ۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۔

(ابراہیم : ۲۱)

اور (جس روز) اللہ کے روبرو سب اکھڑے ہوں گے تو (اس کی حکومت کا رعب دیکھ کر ایک دوسرے کو الزام دیتے ہوئے) ضعیف لوگ متکبر لوگوں سے کہیں گے ہم تمہارے تابع تھے کیا اللہ کا عذاب دفع کرنے میں تم ہمارے کچھ کام آسکتے ہو وہ کہیں گے (دنیا کی اتباع کے الزام کا جواب تو یہ ہے کہ) اگر خدا ہم کو ہدایت دیتا تو ہم تم کو ہدایت کردیتے (اس کے بعد اصل سوال کا جواب وہ یہ دیں گے کہ) چاہے ہم گھبراہٹ ظاہر کریں یا صبر کریں دونوں ہم پر برابر ہیں ۔ ہم کو چھٹکارا نہیں ہوگا ۔

شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلان برأت

جب رب ذوالجلال فیصلوں سے فارغ ہو جائے گا تو کافر اور مشرک جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ اس وقت شیطان مجرموں کو پکارے گا اور اس بات سے وہ اپنی برأت ظاہر کرے گا کہ حقیقت میں وہ اللہ کا شریک کار تھا۔ جیساکہ ان مجرموں نے دنیاوی زندگی میں شیطان کو اللہ کا شریک اور ساتھی سمجھ لیا تھا۔ وہ انھیں جو بھی حکم دیتا وہ آنکھ بند کر کے اس پر یقین کر لیتے تھے۔ انبیاء و رسل ان کے پاس دلائل اور معجزات لے کر آئے لیکن ان مجرموں نے ان کی نافرمانی کی اور ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور بلا دلیل و حجت آنکھ بند کر کے شیطان کی بات مانتے رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ

اور (مخلوق میں) فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا (سنو اصل بات یہ ہے) خدا نے جو تم سے سچا وعدہ کیا تھا (اس نے تو پورا کر دیا) اور میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا (یعنی تمہارے دل میں برے کاموں کے نتائج نیک ڈالا کرتا تھا) وہ میں نے پورا نہ کیا اور

وَمَا اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

(ابراھیم : ۲۲)

(قصور سراسر تمہارا ہی ہے) میرا تم پر کوئی زور نہ تھا۔ (البتہ) اتنا (تھا) کہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میری بات قبول کرلی۔ پس تم مجھ پر الزام نہ لگاؤ بلکہ اپنے آپ کو ملزم ٹھہراؤ میں تمہارا فریاد رس نہیں، تم میرے نہیں۔ میں اس امر کا بھی منکر ہوں (اور ہرگز نہیں مانتا کہ) تم دنیا میں میرے سبب سے شرک کرتے تھے (سن لو کہ) ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ابلیس کہے گا آج میں تمھاری کوئی مدد نہیں کرسکتا کہ تمھیں اس عذاب الیم سے رہائی دلاؤں اور نہ تم ہی لوگ مجھے اس عذاب سے نجات دلا سکتے ہو جو میں جھیل رہا ہوں۔ اللہ عزوجل نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا لیکن تم نہیں مانے اور نافرمانی کرتے رہے۔ میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا اور تم نے اسے فوراً مان لیا اور اس کی تصدیق کی۔ تم مجھے قصوروار نہ ٹھہراؤ بلکہ اپنی ذات کو الزام دو۔ حقیقت یہ ہے کہ ان مجرموں کے لئے نہایت ہی دردناک عذاب ہے۔

جہنمیوں کی ندامت اور افسوس

ارشاد ربانی ہے:

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا

اور جب وہ عذاب دیکھیں گے تو چپکے چپکے پچھتا دیں گے اور ہم کافروں

الْاَغْلَالَ فِیْ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ. (سبا: ۳۳)	کی گردن میں طوق ڈلوادیں گے جو انہوں نے کیا ہوگا وہی ان کو بدلہ ملے گا۔

دوسرے مقام پر اللہ فرماتا ہے:

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا. یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطَانُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا. (فرقان: ۲۷ تا ۲۹)	اس روز ظالم اپنا ہاتھ کاٹے گا اور (افسوس سے) کہے گا کاش میں رسول کے ساتھ (دین کا) راستہ اختیار کرتا (تو آج میری یہ بری گت نہ ہوتی) ہائے میری کم بختی میں فلاں (شریر) کو دوست نہ بناتا اس نے مجھ کو ہدایت کے پہنچنے کے بعد ہدایت سے گمراہ کردیا (کم بخت نے مجھے قرآن پر عمل نہ کرنے دیا) اور شیطان تو انسان کی خواری میں لگا ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو بھی جنت میں داخل ہوگا اسے اس کا جہنم کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا۔ اگر وہ برا عمل کرتا تو یہی اس کا ٹھکانہ ہوتا تاکہ وہ اور زیادہ شکرگزار ہوجائے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اس کا جنت کا ٹھکانہ اسے دکھایا جائے گا کہ اگر وہ اچھا عمل کرتا تو یہی اس کا ٹھکانہ ہوتا۔ ایسا اس لئے کیا جائے گا تاکہ اسکی

حسرت اور افسوس میں اضافہ ہو۔ (صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی اور جہنمی اپنی اپنی قیام گاہوں میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی اعلان کرے گا: "اے جنتیو! اب تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنمیو! اب تمھیں موت نہیں آئے گی" یہ سن کر اہل جنت کی مسرت و خوشی بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور جہنمیوں کا حزن و ملال اور بڑھ جائے گا۔ (متفق علیہ)

مسلم نے حضرت ابوسعید خدری کی روایت میں اتنا اور اضافہ کیا ہے: پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: "وانذرھم یوم الحسرۃ اذ قضی الامر وھم فی غفلۃ وھم لا یؤمنون۔ آپ انھیں حسرت و افسوس کے دن سے ڈرائیے جب کہ فیصلہ چکایا جائے گا۔ آج وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لا رہے ہیں۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ کیا۔ (صحیح مسلم)

دائمی عذاب

ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَہَنَّمَ خَالِدُوْنَ۔ لَا یُفَتَّرُ عَنْہُمْ وَہُمْ فِیْہِ مُبْلِسُوْنَ۔ وَمَا ظَلَمْنَاہُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْا ہُمُ	بے شک مجرم لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے جس میں ان کو عذاب میں کبھی بھی ناغہ نہ ہوگا (نہ کبھی ان کو تخفیف ہوگی) اور اس میں وہ ناامید

الظّٰلِمِیْنَ ۔ وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ	ہو جائیں گے ہم نے ان پر (کسی طرح
لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ قَالَ	سے) کوئی ظلم نہ کیا ہوگا۔ لیکن وہ
اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ	خود ظالم ہوں گے اور (جہنم کے افسر
بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ	کو) پکاریں گے۔ اے مالک:
لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝	تیرا پروردگار ہمارا کام تمام کردے
(زخرف: ۴، تا ۷۸)	وہ کہے گا (مت بولو) تم لوگ ہمیشہ

اسی جگہ رہو گے ہم نے تمہارے پاس سچی تعلیم بھیجی تھی مگر تم میں سے اکثر لوگ حق بات کو ناپسند جانتے رہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ	جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے جہنم
جَهَنَّمَ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ	کی آگ ہے (جس میں وہ ہمیشہ رہیں
فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ	گے) نہ ان پر (موت کا) حکم ہوگا کہ
مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ	مرجائیں اور نہ ان کے عذاب میں
نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ وَهُمْ	تخفیف ہوگی۔ اسی طرح ہم ہر ایک
یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا رَبَّنَا اَخْرِجْنَا	(ناشکرے) کافر کو سزا دیں گے۔
نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ	وہ (اس) دوزخ میں چیخیں مارتے
كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا	ہوئے کہیں گے: اے ہمارے پروردگار
یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ	تو ہم کو (اس دوزخ سے) نکال لے
وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ فَذُوْقُوْا	تو ہم اپنی بداعمالی چھوڑ کر نیک عمل

فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۔

(فاطر: ۳۶، ۳۷)

کریں گے (جواب ملے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی ؟ جس میں کوئی نصیحت پانا چاہتا تو پا سکتا تھا اور تمھارے پاس سمجھانے والے بھی آئے مگر تم نے کسی کی ایک نہ سنی) پس (اب) تم (اپنے کیئے کا) مزہ چکھو، ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنمی اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی چلائی جائے تو چلے گی وہ آنسو نہیں بلکہ خون روئیں گے ۔ (مستدرک)

جہنم کی بیڑیاں اور کولتار

ارشاد ربانی ہے :

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔

(رعد: ۵)

اگر آپ ان کی باتوں سے متعجب ہیں تو ان کی باتیں ہی عجیب ہیں ، کہتے ہیں کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو ہم ایک نئی پیدائش میں ہوں گے ۔ ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہیں ۔ انہیں کے گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی جہنم میں جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۔ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۔

(ابراہیم: ۴۹، ۵۰)

اور تو مجرموں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا (ایسے حال میں کہ) کرتے ان کے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں پر آگ پہنچے گی ۔

شجرۂ زقوم سے ضیافت

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:-

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَأْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ

سنو تھوہڑ کا درخت (جو نہایت ہی ناخوش گوار ہے) مجرموں کا کھانا ہوگا جو گرم تانبے کا ہوگا ۔ اور وہ ان کے پیٹوں میں سخت کھولنے والے پانی کی طرح جوش مارے گا ۔ حکم ہوگا اس (مجرم) کو پکڑو اور گھسیٹ کر جہنم کے بیچوں بیچ لے جاؤ پھر اس کے سر پر (سخت) عذاب دینے والا گرم پانی ڈالو (جس کا مزہ اس کو محسوس ہوا ہو کہو) لے مزہ چکھ تحقیق تو بڑی قدر د

بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۔ (دخان، ۴۳ تا ۵۰)

منزلت والا تھا یہ وہی ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے ۔

دوسرے مقام پر اللہ عزوجل فرماتا ہے :

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِىْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۔

(صٰفّٰت : ۶۲ تا ۷۰)

بولو یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے ۔ اس کے شگوفے شیطانوں کے سر جیسے ہیں ۔ جہنم کے لوگ اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے ۔ پھر اس پر پینے کے لئے ان کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش دوزخ کی طرف ہو گی (اس لئے کہ) انھوں نے اپنے آباء و اجداد کو گمراہ ہی پایا سو وہ ان ہی کے نقش قدم پر بھاگے جاتے ہیں ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ، اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: "اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی معیشت تباہ ہو جائے گی تو ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جن کا کھانا زقوم ہو گا۔" (ترمذی)

جہنم کی پیپ

ارشاد ربانی ہے:

وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝

(ابراھیم: ۱۵ تا ۱۷)

اور ہر ایک متعصب ضدی ذلیل ہوا (ابھی تو) اس (دنیا کے عذاب) سے آگے جہنم ہے (جس میں) پیپ جیسا پانی ان کو پلایا جائے گا جس کو گھونٹ بھر بھر کر پئیں گے اور (بدمزگی) سے پی نہ سکیں گے اور ان کو موت ہر طرف سے آئے گی اور وہ مریں گے نہیں (کیونکہ حکم الٰہی ان کی موت کے متعلق نہ ہو گا) اور اسکے علاوہ (ایک قسم کا) سخت عذاب اور بھی ہو گا۔

دوسرے مقام پر رب العالمین کا فرمان ہے:

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ

دو فریق ہیں جن کے درمیان

اِخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ فَالَّذِیْنَ	اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے
کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ	ان میں سے وہ لوگ جنھوں نے
ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ	کفر کیا ان کے لئے آگ کا لباس
مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ	کاٹے جا چکے ہیں۔ ان کے سروں پر
الْحَمِیْمُ ۝ یُصْهَرُ بِهٖ	کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے
مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ	ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے
وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ	اندر کے حصے تک گل جائیں گے
حَدِیْدٍ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ	اور ان کی خبر لینے کے لیے لوہے کے
یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا	گرز ہوں گے جب کبھی وہ گھبرا کر
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝	جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے
(حج : ۱۹ تا ۲۲)	پھر اسی میں ڈھکیل دیے جائیں

گے کہ چکھو اب جلنے کی سزا کا مزہ۔

عالم بے عمل کا انجام

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: " قیامت میں ایک شخص لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل پڑی ہوں گی۔ وہ اس میں اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے۔ اس کے پاس اہل دوزخ جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے: " اے فلاں شخص تم نے کیا جرم کیا تھا جو ایسی سزا مل رہی

ہے؟ کیا تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ نہیں انجام دیتے تھے؟ وہ کہے گا
"ہاں میں بھلائی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہ کرتا تھا۔ میں لوگوں کو منکرات سے
روکتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔" (متفق علیہ)

ہر طرف آگ ہی آگ

خدائے بزرگ و برتر ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۞ لَهُم
مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ
النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ
ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ
عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ۞

(زمر: ۱۵۔۱۶)

آپ کہہ دیجئے کہ بے شک خسارہ اٹھانے
والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کو
اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے
دن گھاٹے میں ڈالا۔ خبردار وہ کھلا ہوا
گھاٹا ہے۔ ان کے لیے ان کے
اوپر سے آگ کا سایہ ہوگا اور ان کے
نیچے سے آگ کا سایہ ہوگا۔ اسی
سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔
اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو۔

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ
لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ
النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا

کاش اس وقت کی کیفیت کو
جانیں جس وقت نہ اپنے منہ سے
نہ اپنی پیٹھوں سے آگ روک کے عذاب

هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ بَلْ تَأْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

(انبیاء: ۳۹، ۴۰)

کو روک سکیں گے اور نہ (کسی طرف سے) مدد کئے جائیں گے بلکہ ناگاہ وہ گھڑی ان پر آ کر ان کو حیران کر دے گی پس وہ اس کو کسی طرح نہ روک سکیں گے اور نہ ان کو (کسی طرح کی کچھ) مہلت ملے گی۔

جہنم کی گہرائی انتہاہ ہو گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اچانک آپ نے دھماکے کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا: "تم جانتے ہو یہ کیسی آواز ہے؟"۔ ہم نے کہا: "اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا: "یہ اس پتھر کے گرنے کی آواز ہے جسے ستر برس قبل جہنم میں پھینکا گیا تھا۔ وہ جہنم کی گہرائی میں گر رہا ہے اور اب اس کی تہ میں جا پہنچ گیا"۔ (صحیح مسلم)

حضرت عتبہ بن غزوان کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ وہ پتھر جو جہنم کے دہانے سے پھینکا جائے اور ستر سال تک وہ جہنم میں گرتا رہے پھر بھی وہ جہنم کی تہ میں نہیں پہنچ سکتا ہے۔ (صحیح مسلم)

دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہنمیوں میں جسے سب سے ہلکا عذاب ہوگا اسے آگ کے جوتے اور

آگ کے تسمے پہنا دئے جائیں گے، جس سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح ابلے گا وہ سمجھے گا کہ سب سے بھاری عذاب اسی کو دیا جارہا ہے حالاں کہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (صحیح مسلم)

جرم کے مطابق سزا

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بعض مجرم ٹخنوں تک آگ میں ہوں گے اور بعض لوگ گھٹنوں تک، بعض کمر تک اور بعض نرخرے تک آگ میں ہوں گے۔" (صحیح مسلم)

جہنم کی گرمی کی شدت

ارشاد ربانی ہے:

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝
(مدثر: ۲۶ تا ۲۸)

عن قریب میں اسے سقر (جہنم) میں داخل کروں گا۔ آپ کیا جانیں کہ سقر کیا ہے۔ وہ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی

یعنی آگ ان کے گوشت، رگوں، پٹھوں اور کھالوں کو کھا جائے گی جس سے مجرموں کی صورت بدل جائے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمھاری اس دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے" کہا گیا: "اللہ کے رسول یہاں تو وہی کافی ہے" آپ نے فرمایا: "جہنم کی آگ کو دنیا

کی آگ پر انہتر گنا فوقیت حاصل ہے اور اس انہتر حصوں میں ہر ایک حصہ دنیا کی آگ کی حرارت رکھتی ہے۔ (متفق علیہ)

جہنم میں مجرموں کی خوفناک جسامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کے مسافت کے برابر ہوگی۔" (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جہنم میں کافر کے دونوں کندھوں کے فاصلے کو ایک تیز رفتار سوار تین دن میں طے کر سکے گا۔" (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی اور اس کے دانت کوہ احد کے برابر ہوں گے اور اس کی نشست اس قدر وسیع ہوگی جتنا مکہ اور مدینہ کا فاصلہ۔" (ترمذی)

جہنم میں زیادہ تر عورتیں ہونگی

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوں گا میں دیکھوں گا کہ جنتیوں کی بیشتر تعداد غریبوں اور مسکینوں کی ہوگی۔ اہل زر مقید ہوں گے اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا دیکھوں گا کہ عورتیں زیادہ تر داخل جہنم ہیں۔ (متفق علیہ)

جنّت اور جنّتی

بہشت ان نبیوں ، صدیقین ، شہدا اور صالحین کی قیام گاہ ہوگی جنھیں اللہ عز وجل نے انعام واکرام سے نوازا ہے ۔ یہ وہ خوش نما مقام ہے جس کے باغیچوں تلے نہریں بہتی ہیں ، جنت کے محل سونے چاندی کی اینٹوں کے ہوں گے ۔ گارا مشک کا ہوگا ۔ کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہوں گی ۔ مٹی زعفران کی اور خیمے جوف دار موتی کے ہوں گے ۔ وہ خدائے پاک کا جگمگاتا ہوا نور ہوگی ۔ اس میں لطیف ہوائیں چل رہی ہوں گی ، نہریں رواں ہوں گی ۔ انواع واقسام کے لذیذ میوے ہوں گے ۔ مرغزاروں کی کثرت ہوگی ۔ حسین دوشیزائیں شریک حیات ہوں گی ۔ بے خار بیریاں ہوں گی ، تہ بہ تہ کیلے ہوں گے ۔ دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور ہر دم رواں پانی ہوگا ، اہل جنت لذت کام ودہن میں مشغول بے فکری اور عیش وعشرت کی زندگی گذاریں گے ۔ انھیں نہ رینٹ ، لعاب آئے گا اور نہ پیشاب پاخانے کی ضرورت ہوگی ۔ ان کے جسم سے صرف مشک جیسا پسینہ ٹپکے گا ۔ ان کے چہروں پر ہمہ وقت تبسم رقص کناں ہوگا ۔ حزن وملال آہ وبکا سے وہ دور ہوں گے ۔ وہ اپنی اقامت گاہوں میں داد عیش دیں گے ، انھیں کوئی سفر درپیش نہ ہوگا ۔ انھیں حیات ابدی نصیب ہوگی اور موت کا کوئی تصور وہاں نہ ہوگا ، چہرے ہنستے کھلکھلاتے ہشاش بشاش ہوں گے ، وہاں ہر سو حسن ہی حسن بکھرا ہوگا ۔ موٹی غلافی آنکھوں والی حوریں ہوں گی ۔ ہر قسم کی دائمی نعمتیں میسّر ہوں گی ہر شے کے لبوں پر مسکراہٹ ہوگی ۔ پھر پردہ ہٹایا جائے گا اور خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کے

رخ انور کے دیدار سے لوگ مشرف ہوں گے۔ درحقیقت جنت ایسی چیز ہو گی جسے نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا تصور بھی گذرا ہو گا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ (مریم: ۸۵)

جس روز (یعنی قیامت کے دن) ہم (خدائے رحمان) اپنے حضور میں (تمام پرہیزگاروں) متقیوں کو مہمانوں کی طرح جمع کریں گے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ (زخرف: ۶۸ تا ۷۰)

(کہا جائے گا) اے اللہ کے بندو تم پر خوف نہیں اور نہ تم لوگ غم گین ہو گے (یعنی ان بندگان الٰہی سے مراد) وہ لوگ ہیں جو ہمارے حکموں کو مان کر فرماں بردار تھے (لو آج) تم اور تمھاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ تم خوش کئے جاؤ گے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا نگراں پوچھے گا: کون ہے؟ میں جواب دوں گا: "میں محمد ہوں" وہ کہے گا: "مجھے آپ

لیے دروازہ کھولنے کا حکم ملا ہے۔ آپ سے پہلے میں نے جنت کا دروازہ کسی کے لیے نہیں کھولا ہے۔" (صحیح مسلم)

جنتیوں کا پہلا گروہ اور ان کی تعداد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے بعد جو لوگ آئیں گے ان کے چہرے آسمان کے ستاروں کی طرح چمک دار ہوں گے۔ انھیں پیشاب پاخانے کی حاجت نہ ہوگی اور نہ انھیں رینٹ اور لعاب آئے گا۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، پسینے کی نمی مشک جیسی خوشبودار ہوگی، ان کی انگیٹھیوں میں عود ہندی کا بخور ہوگا۔ ان کی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ تمام جنتیوں کے اخلاق ایک ہی جیسے ہوں گے۔ سب کی شکلیں باوا آدم علیہ السلام کی طرح ہوں گی اور حضرت آدم ہی کی طرح سارے جنتی ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کے ستر ہزار یا سات سو ہزار (سات لاکھ) اشخاص جنت میں داخل ہوں گے۔ ابوحازم کو شک ہے کہ سہل نے ستر ہزار کہا یا سات سو ہزار کہا۔ وہ ایک دوسرے کو اس طرح پکڑے ہوئے ہوں گے کہ ان کا پہلا اسی وقت داخل ہوگا جب آخری شخص داخل ہوگا یعنی سب ایک ساتھ داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔" (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اوپر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے ایک نبی کو دیکھا جس کے ہمراہ دس سے بھی کم آدمی تھے، ایک نبی کے ہمراہ صرف دو آدمی تھے اور ایک نبی کے ساتھ اس کا کوئی بھی امتی نہیں تھا پھر میرے سامنے ایک عظیم جماعت آئی میں نے سمجھا کہ یہ میری ہی امت ہے۔ مجھ سے بتلایا گیا: یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ افق کی طرف نظر کرو میں نے دیکھا کہ وہاں ایک بہت ہی عظیم جماعت موجود ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا: "ذرا دوسری طرف نظر کرو"، ادھر بھی ایک عظیم جماعت موجود تھی۔ مجھ سے بتلایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے۔ ان میں ستر ہزار اشخاص ایسے ہیں جو بغیر حساب کتاب اور بغیر عذاب بھگتے جنت میں جائیں گے۔ یہ کہہ کر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد لوگ ان خوش نصیبوں کے بارے میں باتیں کرنے لگے جو بغیر حساب کتاب اور بغیر عذاب کے جنت میں جائیں گے۔ ایک آدمی نے کہا: "وہ لوگ شاید اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہوں گے" کسی نے کہا: شاید یہ وہ لوگ ہوں گے جو حالت اسلام میں پیدا ہوئے اور شرک سے بری رہے" غرض لوگوں نے مختلف قسم کی باتیں کیں۔ پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور پوچھا: "تم لوگ کس کے بارے میں باتیں کر رہے تھے؟" لوگوں نے آپ سے ساری باتیں بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ تو جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ جھاڑ پھونک کرواتے ہیں اور بدشگون لیتے ہیں وہ صرف اپنے خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں" یہ سن کر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کر دیں کہ مجھے بھی انھیں میں شامل کر دے" آپ نے فرمایا: "عکاشہ تم انھیں میں سے ہو" دوسرا شخص بھی کھڑا ہوا اور

اس نے بھی کہا: "آپ اللہ سے دعا کردیں کہ مجھے بھی انھیں میں شامل کردے۔" آپ نے فرمایا: "عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔" (متفق علیہ)

جنت کا سب سے اعلیٰ اور ادنیٰ مرتبہ والا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے سوال کیا: "جنت میں سب سے ادنیٰ مرتبہ والا کون ہوگا؟" اللہ نے فرمایا: "یہ وہ شخص ہوگا جو تمام جنتیوں کے داخل ہونے کے بعد آخر میں جنت میں جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہوجاؤ۔ وہ کہے گا: "اے اللہ میں کیسے جاؤں۔ سب لوگ تو اپنی قیام گاہوں میں چلے گئے اور انھوں نے اپنے رتبے حاصل کرلیے۔" اس سے کہا جائے گا: "اگر تمھیں دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دے دیا جائے تو کیا تم خوش ہوجاؤ گے؟" وہ کہے گا: "ہاں! اے اللہ میں خوش ہوجاؤں گا۔" اللہ کہے گا: "جاؤ تمھیں ایک بادشاہ کے ملک اور اسی کے مثل اسی کے مثل، اسی کے مثل اور اسی کے مثل دیا جاتا ہے۔ وہ پانچویں بار کہے گا اللہ میں بالکل راضی اور مطمئن ہوں۔ اللہ کہے گا: "تمھیں یہ سب اور اس کا دس گنا اور دیا جاتا ہے اور تم جو تمنا کرو اور تمھاری جس سے آنکھ ٹھنڈی ہو وہ سب تمھیں دیا جاتا ہے۔"

پھر موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا: "جنت میں سب سے اعلیٰ مقام پر کون فائز ہوگا؟" اللہ نے فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جنھیں میں نے منتخب کرلیا ہے اور ان کی قدر و منزلت کا پودا اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے اور اس پر مہر لگادی ہے اسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا تصور گذرا۔ آپ نے فرمایا: اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ

نے قرآن عزیز میں فرمایا: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے جسے نہ تو آنکھ نے دیکھا ہے نہ کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا تصور گذرا ہے۔ تم پڑھنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو " فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیا آنکھ کی ٹھنڈک چھپائی گئی ہے۔ (متفق علیہ)

جنت کے دروازے

پہلے گذر چکا ہے کہ جنت کے دروازہ کے دونوں پٹ اس قدر وسیع ہوں گے کہ جتنا فاصلہ مکہ اور ہجر اور مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔ جنت میں آٹھ دروازے ہوں گے۔ نیکوکار اسی نام کے دروازے سے داخل ہوں گے جس کے نام سے نفلی نیکیاں انھوں نے کی ہوں گی۔ صدقہ وخیرات کرنے والے باب الصدقہ سے داخل ہوں گے۔ روزے دار باب الریان سے داخل ہوں گے۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنھیں ہر دروازہ سے داخل ہونے کی اجازت ہوگی۔ یہ لوگ شاید سابقون اولون ہوں گے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا	اور جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ جنت
رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا	کی طرف مختلف جماعتوں کی صورتوں
حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ	میں لے جائے جائیں گے یہاں تک
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا	جب اس کے پاس آئیں گے اور

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ ٥ (زمر: ۷۳)

جنت کے دروازے کھلے ہوں گے اور جنت کے محافظ اسے سلام علیکم مرحبا کہیں گے پس ہمیشہ کے لئے اس میں داخل ہو جاؤ۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

هٰذَا ذِكْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ٥ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ٥ (ص: ۴۹، ۵۰)

یہ قرآن ایک نصیحت ہے، اور متقیوں کے لئے (آخرت میں) اچھا ٹھکانہ ہے یعنی ہمیشہ رہنے کے لئے بہشت میں دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اللہ کی راہ میں دو قسم کی چیزیں خرچ کیں اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اللہ کے بندے! یہ دروازہ سب سے عمدہ ہے۔ جو نمازی ہوگا اسے باب الصلوۃ سے پکارا جائے گا اور جو مجاہد ہوگا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا جو روزہ دار ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا اور جو صدقہ و خیرات والا ہوگا اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جو ان دروازوں سے پکارا جائے گا اسے کوئی خوف اور ضرر نہ ہوگا۔ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟" آپ نے فرمایا: "ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان ہی لوگوں میں ہوگے"

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت ہی مختصر ہوگی جنھیں تمام دروازوں سے پکارا جائے گا کہ اللہ کے بندے! یہ دروازہ سب سے

ملا ہے۔ حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ یہاں جن اعمال کے بارے میں بتایا گیا ہے وہ نفلی ہوں گے ورنہ صرف فرائض کے بجالانے والے تو بہت ہوں گے۔ اس کے برخلاف بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جن کے پاس فرائض اور نفل دونوں کا سرمایہ ہوگا اور جس شخص کے پاس یہ سرمایہ ہوگا اسے محض اعزاز اور احترام میں ہر دروازہ سے داخل ہونے کے لئے بلایا جائے گا ورنہ وہ صرف ایک ہی دروازہ سے داخل ہوگا اور یہ دروازہ شاید باب الاعمال ہوگا۔ واللہ اعلم۔ (فتح الباری ۸/۲۶)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں ایک دروازہ ہوگا جس کا نام ریان ہوگا۔ قیامت کے دن روزہ دار اس دروازہ سے داخل ہوں گے اور ان کے ساتھ کوئی دوسرا نہیں داخل ہوگا۔ کہا جائے گا: "روزہ دار کہاں ہیں؟" اس کے بعد وہ اس دروازہ سے داخل ہوں گے۔ جب آخری آدمی داخل ہو جائے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد کوئی اور اس دروازے سے نہیں داخل ہوگا۔" (متفق علیہ)

بہشت کے درجے

جنت میں بہت سے درجے ہوں گے۔ دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان کا فاصلہ ہوگا۔ اس میں سے ننّو درجے تو مجاہدین کے لئے مخصوص ہوں گے اور دوسرے درجے اہل ایمان اور علماء کے لئے ہوں گے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ　　　　اور جو شخص اس کے پاس مومن بن کر

الصّالحات فاولئک لھم الدّرجات العلٰی ۔ (طٰہٰ ۷۵)

آئے گا اور اس نے نیک عمل کیا انھیں کے لئے بلند درجے ہیں ۔

دوسری جگہ اللہ عزوجل فرماتا ہے :

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ہ (مجادلہ : ۱۱)

خدا تم ایمان داروں اور علم والوں کے درجے بلند کرے گا (یعنی دنیا میں وہ مہذب اور آخرت میں نجات پانے والے ہوں گے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا کو سب کی خبر ہے ۔

اور ایک دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے :

فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰہِدِیْنَ بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَۃً وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰہِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ہ دَرَجٰتٍ مِّنْہُ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ہ (نساء : ۹۵، ۹۶)

اللہ نے اپنے مال اور نفس کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑھا دیا اور اللہ نے ہر ایک سے نیکی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے مجاہدین کا بیٹھنے والوں سے بہت بڑے اجر اور اپنی جانب سے درجے و مغفرت اور رحمت کے اعتبار سے فضیلت بخشی ہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جو شخص اللہ اور اس کے رسول پہ ایمان لایا ، نماز ادا کی اور رمضان کے روزے

رکھے تو وہ اس بات کا مستحق ہوگا کہ اللہ رب العالمین اسے جنت میں داخل کرے خواہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اپنی جائے پیدائش ہی میں مقیم رہے۔ لوگوں نے عرض کیا: «اللہ کے رسول! ہم لوگوں کو اس کی بشارت دے دیں؟» آپ نے فرمایا: «جنت میں سو درجے ایسے ہوں گے جسے اللہ رب العالمین نے مجاہدین کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ اس کے دو درجوں کے درمیان اتنی ہی دوری ہوگی جتنا کہ آسمان اور زمین میں دوری ہے۔ جب تم اللہ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیوں کہ وہ سب سے اعلیٰ اور اوسط جنت ہوگی۔ مجھے وہ جنت دکھلائی گئی۔ اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہوگا اور جنت کی نہریں جنت الفردوس ہی سے نکلیں گی۔» (صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حافظ قرآن سے کہا جائے گا تو قرآن کی تلاوت صاف صاف اور ٹھہر ٹھہر کر جیسے تو دنیا میں کرتا تھا۔ تمھاری قیام گاہ اس آیت کے آخر پر ہوگی جسے تم پڑھتے تھے۔ (مسند احمد)

بالاخانے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ	لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرے
غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ	ان کے لیے ایسے بالاخانے ہوں گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا	جن کے اوپر بالاخانے بنائے گئے ہوں
الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ	گے ان کے نیچے سے نہریں بہتی

اللّٰہُ الْمِیْعَادَ ٥ (زمر: ۲۰) ہوں گی۔ اللہ کا وعدہ ہے وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنتی اپنے اوپر سے بالاخانوں میں رہنے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم جھلملاتے ہوئے (دھندلے) ستارے کو مشرقی یا مغربی افق پر دیکھتے ہو۔ یہ فرق جنتیوں کے درمیان فضیلت اور برتری میں فرق کی وجہ سے ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا: "اللہ کے رسول وہ تو انبیا اور رسولوں کی رہائش گاہیں ہوں گی جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکتا ہے۔" آپ نے فرمایا: "کیوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور انبیاء کی تصدیق کی۔" (متفق علیہ)

لذتِ کام و دہن

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ٥ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ٥ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ٥ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ٥ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ٥ مُّتَّكِئِیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ٥ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ٥ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ٥ وَكَاْسٍ مِّنْ

اور آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں۔ وہی تو مقرب لوگ ہیں۔ نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے کم۔ مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ان کی مجلسوں میں ابدی لڑکے شراب چشمہ جاری سے

مَّعِيْنٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا
يُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ
عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا
سَلٰمًا ۝ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ مَآ
اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ
مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ
مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ
كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝
وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ
اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا
اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ ثُلَّةٌ
مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝

(واقعہ: ۱۸ تا ۴۰)

لبریز پیالے اور کنٹر اور ساغر لئے دوڑتے
پھرتے ہوں گے۔ جسے پی کر نہ ان کا سر
چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے
گا۔ اور وہ ان کے سامنے طرح طرح کے
لذیذ پھل پیش کریں گے کہ جسے چاہیں
چن لیں اور پرندوں کے گوشت پیش
کریں گے کہ جس پرندے کا چاہیں
استعمال کریں اور ان کے لئے خوب
صورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی
ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی
یہ سب کچھ ان اعمال کی جزا کے طور پر
انھیں ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے
تھے۔ وہاں وہ کوئی بیہودہ کلام یا گناہ
کی بات نہ سنیں گے۔ جو بات بھی ہوگی
ٹھیک ٹھیک ہوگی۔ اور دائیں بازو
والے، دائیں بازو والوں کا کیا کہنا۔

وہ بے خار بیریوں اور تہ بر تہ چڑھے ہوئے کیلوں اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں
اور ہر دم رواں پانی اور کبھی نہ ختم ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت
پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے۔ ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر

نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انھیں باکرہ بنا دیں گے، اپنے شوہروں کی عاشق ہم عمر، ہم سن۔ یہ سب کچھ داہنی بازو والوں کے لئے ہے وہ اگلوں میں سے بھی بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے بھی بہت۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جنتی جنت میں کھائیں گے پیئیں گے لیکن نہ انھیں لعاب آئے گا اور نہ انھیں پاخانہ پیشاب کی حاجت ہوگی نہ ان کی ناک سے رینٹ آئے گی۔ لوگوں نے عرض کیا: "کھانا پچ کر کہاں جائے گا؟" آپ نے فرمایا: "ڈکار اور پسینہ کی صورت میں جس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔ جیسے آدمی سانس لیتا ہے ویسے ہی جنتی کی سانسوں سے تحمید و تسبیح کی آواز آئے گی۔ (صحیح مسلم)

جنت کے خیمے، باغات اور مٹی

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں مومنوں کے لیے ایک خیمہ ہوگا جو ایک جوف دار موتی کا ہوگا۔ اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس میں مومن کی بیویاں ہوں گی وہ باری باری ہر ایک کے پاس جائے گا لیکن وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گی۔" (متفق علیہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے حدیث معراج بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "پھر میں جبرئیل کے ساتھ چلا یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا۔ اس پر مختلف قسم کے رنگ چھائے ہوئے تھے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا تھے۔ پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا۔ اس میں موتی کے خیمے

تھے اور اس کی مٹی مشک کی تھی ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو جنتیں چاندی کی ہوں گی ۔ اس کے برتن اور اس میں کی تمام اشیا چاندی کی ہوں گی ۔ دو جنتیں سونے کی ہوں گی اور اس کے برتن اور تمام اشیا سونے کی ہوں گی ۔ جنتی اپنے رب کا دیدار کریں گے تو جنتیوں اور خدا کے درمیان جنت عدن پر صرف کبریائی چادر اس کے چہرے پر ہو گی ۔

اشجار بہشت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہوگا اگر ایک سوار جو بہترین دبلے پتلے پھرتیلے اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر سفر کرے تو سو سال میں بھی اسے نہ طے کر سکے گا ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جنت میں جو بھی درخت ہوں گے سب کا تنا سونے کا ہو گا "

جنت کا بازار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت میں ایک بازار ہو گا جہاں لوگ ہر جمعہ کو آئیں گے ۔ وہاں شمال سے ایک ہوا چلے گی ، جو ان کے چہروں اور لباس کو مس کرتی ہوئی گذرے گی ۔ اس سے ان کے حسن وجمال میں اور اضافہ ہو جائے

گا۔ جنتی جب بازار سے لوٹ کر اپنی بیویوں کے پاس آئیں گے تو ان کی بھی خوب صورتی اور نکھر گئی ہوگی۔ ان کی بیویاں ان سے کہیں گی۔ یہاں سے جانے کے بعد تو تمھارا حسن اور بڑھ گیا، وہ کہیں گے! خدا کی قسم تم بھی تو پہلے سے حسین ہوگئی ہو۔" (صحیح مسلم)

جنتی محل

ارشاد ربانی ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	اللہ نے مومن مردوں اور مومن
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا	عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ فرمایا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ	ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ	اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ کے
رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ	باغوں میں پاکیزہ محلات عنایت
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ - (توبہ: ۷۲)	کرے گا (درحقیقت) اللہ کی رضامندی

سب سے بڑی چیز ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں جنت میں داخل ہوا اور ایک سونے کے محل کے پاس گیا۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے۔ فرشتوں نے جواب دیا: یہ محل قریش کے ایک شخص کا ہے۔ اے ابن خطاب مجھے تمھاری غیرت کا علم ہے ورنہ میں ضرور اس محل میں داخل ہوتا۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ سے غیرت کروں گا؟ (متفق علیہ)

بہشتی نہریں

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ (کہف: ۳۰، ۳۱)

اس میں شک نہیں جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں، ہم نیک عمل کرنے والوں کے اعمال ضائع نہیں کیا کرتے۔ انہی (نیک) لوگوں کے لیے ہمیشہ کے باغ ہیں ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز لباس باریک اور دبیز وہ ان باغوں میں تختوں پر بیٹھے ہوں گے یہ بہت ہی اچھا بدلہ ہے اور بہت ہی عمدہ جگہ۔

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ

(سنو) جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس میں کئی ایک ایسے پانی کی نہریں ہوں گی جو سڑیگا نہیں اور کئی ایک دودھ کی نہریں

لِلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝

(محمد: ۱۵)

ہوں گی جس کا مزہ نہیں بدلے گا اور کئی ایک انگور کے نچوڑ کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کو لذت دیں گی اور کئی ایک صاف مصفیٰ شہد کی نہریں ہوں گی اور ان لوگوں کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے پروردگار کی طرف سے بخشش ہو گی۔ بھلا یہ ان لوگوں کی طرح ہوں گے جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور ان کو سخت گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا اور ایک نہر کے پاس پہنچا اس کے دونوں کناروں پر موتی کے خیمے نصب تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ وہاں مارا جہاں پانی بہہ رہا تھا تو وہ نہایت خوشبودار مشک تھا میں نے کہا: "جبرئیل یہ کیا ہے؟" انہوں نے جواب دیا: "یہ حوض کوثر ہے جسے اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے۔" (صحیح بخاری)

بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝

(صٰفّٰت: ۴۸، ۴۹)

اور ان کے پاس (بڑی خوبصورت) باحیا عورتیں موٹی موٹی آنکھوں والی ہوں گی گویا وہ شتر مرغ کے انڈے کے پردے میں مستور ہیں۔

دوسری جگہ ارشادِ ربانی ہے:

حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ (رحمٰن: ۷۲)
وہ گورے رنگ کی عورتیں خیموں میں پردہ نشین ہوں گی۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَحُورٌ عِينٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ (واقعہ: ۲۲، ۲۳)
اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ جیسے چھپائے ہوئے موتی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح وشام نکلنا دنیا ومانیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کی کمان یا چابک کی مقدار جنت کا ٹکڑا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ اگر جنتی خاتون دنیا والوں کی طرف اپنا رخ کرے تو زمین اور جنت کے درمیان کی تمام اشیا جگمگا اٹھیں گی اور تمام فضا عطر بیز ہو جائے گی۔ جنتی خاتون کا دوپٹہ اس کے سر پر دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں مومن کو اتنی اور اتنی قوت مباشرت عطا کی جائے گی۔ کہا گیا: "کیا وہ اتنی کی طاقت رکھے گا؟" آپ نے فرمایا: "اسے سو آدمی کی قوت دی جائے گی" (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتیوں کی بیویاں اپنے شوہروں (کا دل بہلانے) کے لیے اس قدر خوبصورت اور مترنم آواز میں نغمہ سرا ہوں گی کہ ایسی (دلیل آواز) کسی نے کبھی نہ سنی ہو گی۔ ان کے

نغموں کے بول یہ ہوں گے ۱

نَحْنُ الْخَيْرَاتُ الْحِسَانُ	ہم حسن و جمال والی نیک کردار باعفت
أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ	ہیں۔ ہم شریف اور معزز جنتیوں کی
يَنْظُرُونَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ	بیویاں ہیں جو ٹھنڈک بخشنے والی
	نظروں سے دیکھ رہی ہیں

ایک اور نغمہ گائیں گی جس کے بول یہ ہیں۔

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا يَمُتْنَهْ	ہم ابدی ہیں ہمیں موت نہ آئے گی
نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا يَخَفْنَهْ	ہم محفوظ ہیں خوف ہمارے پاس نہ
نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا يَظْعَنَّهْ	پھٹکے گا۔ ہم اپنے محلوں میں رہتے
(رواہ الطبرانی فی الاوسط)	ہیں ہمیں کوئی سفر درپیش نہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا گیا: "اے اللہ کے رسول! کیا ہم جنت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کریں گے؟" آپ نے فرمایا: "آدمی ایک دن میں سو دوشیزاؤں تک سے اپنی ضرورت پوری کرے گا" ابو نعیم نے اس روایت کو "جنت کے بیان میں" ذکر کیا ہے۔ ضیا مقدسی کہتے ہیں میرے نزدیک اس حدیث کے رواۃ صحیح بخاری کی شرط پر ہیں۔ علامہ البانی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

ابدی نعمتیں

ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا لَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا ۝

(نسار : ۵۷)

بھی کرتے رہتے رہیں ہم ان کو (ایسے) باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی انھیں میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لیے بیویاں ہوں گی اور ہم ان کو گنجان سایہ میں داخل کریں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جنتیوں سے کہے گا: اے جنتیو! وہ کہیں گے: اے رب! ہم حاضر ہیں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اللہ کہے گا: "کیا تم خوش ہو؟" وہ کہیں گے: اے پروردگار ہم خوش کیوں نہ ہوں گے، تونے ہمیں اتنا نوازا ہے کہ کسی مخلوق کو اس قدر نعمتوں سے نہیں نوازا ہے۔" اللہ کہے گا: "کیا اس سے بہتر اور افضل چیز تمھیں نہ عطا کردوں؟" وہ کہیں گے: "اے اللہ! اس سے بہتر کون شی ہوسکتی ہے؟" اللہ کہے گا: "آج رضائے الٰہی تم پر حلال ہوگئی۔ اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا"۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک منادی اعلان کرے گا: "اے اہل جنت تم ہمیشہ صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہ پڑو گے، تمھیں حیات جاوداں عطا کی جاتی ہے، اب تمھیں کبھی موت نہ آئے گی۔ تمھاری جوانی سدابہار ہوگی۔ تم پر کبھی بڑھاپا طاری نہ ہوگا۔ تم ہمیشہ آسائشوں اور نعمتوں میں رہو گے، غریبی اور مفلسی کبھی تمھارے پاس نہ آئے گی"۔

رب العالمین نے اسی کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے " ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون " (صحیح مسلم)

سب سے عظیم اور آخری انعام ۔ دیدار الٰہی

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۔ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۔ (قیامہ : ۲۲، ۲۳)

اس دن کچھ چہرے ہشاش بشاش ہوں گے وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے ۔

حضرت صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا : کیا تمھیں مزید کسی چیز کی خواہش ہے ، وہ کہیں گے : " اے اللہ کیا تو نے ہمارے چہروں کو گورا چٹا نہیں بنایا ؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں نہیں داخل کیا اور جہنم سے نجات دی ؟ " آپ نے فرمایا : پھر پردہ ہٹا لیا جائے گا اور رب العالمین نے انھیں جو بے پایاں نعمتیں عطا کی ہیں ان میں دیدار رب العالمین سے زیادہ انھیں کوئی شے محبوب نہ ہوگی ۔ (صحیح مسلم) مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی : " للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ "

دنیا کے وہ دوست کہاں گئے ؟

جنتیوں کی محفل جمی ہوگی وہ مرصع تختوں پر روبرو بیٹھے محوگفتگو ہوں گے ۔ کہ ان

ابدی خدام لذیذ اور پاکیزہ ماکولات و مشروبات لئے ادھر ادھر گھوم رہے ہوں گے۔ اچانک کسی کو اپنا ایک مجرم دوست یاد آئے گا جو یوم جزا کو جھٹلاتا تھا اور حشر و نشر جنت و جہنم کا مذاق اڑاتا تھا۔ اسی اثنا میں ایک منادی اعلان کرے گا کہ "کیا تم لوگ اسے دیکھنا چاہتے ہو؟"۔ جنتی اس مجرم کو دیکھیں گے کہ وہ جہنم کے بیچوں بیچ ہوگا۔ اس وقت وہ جنتی اپنے جہنمی دوست سے کہے گا: "اگر میں تیری بات مان لیتا تو مجھے برباد کر چکا ہوتا۔ اگر اللہ عزوجل کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو میں بھی تیری طرح جہنم میں ہوتا"

اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝

مگر اللہ کے چیدہ بندے (اس انجام بد سے) محفوظ ہوں گے۔ ان کے لئے جانا بوجھا رزق ہے۔ ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے۔ چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت ہوگی۔ نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر ہوگا نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی اور ان کے

يَقُوْلُ اَءِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝

(صٰفّٰت: ۵۱ تا ۶۱)

پاس نگاہیں بچانے والی خوب صورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی ایسی نازک جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی۔ پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حالات پوچھیں گے ان میں سے ایک کہے گا "دنیا میں میرا ایک ہم نشین تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا، کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا واقعی جب ہم مر چکے ہوں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو ہمیں جزا و سزا دی جائے گی؟ اب کیا آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب اب کہاں ہیں؟" یہ کہہ کر جونہی وہ جھکے گا تو جہنم کی گہرائی میں اس کو دیکھ لے گا اور اس سے خطاب کر کے کہے گا "خدا کی قسم تو تو مجھے تباہ ہی کر دینے والا تھا۔ میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی ان لوگوں میں سے ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں۔ اچھا تو کیا اب ہم مرنے والے نہیں ہیں؟ موت جو ہمیں آنی تھی وہ بس پہلے ہی آ چکی۔ اب ہمیں کوئی عذاب نہیں ہو گا؟" یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی ہے ایسی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ

ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والے عمل کریں

مسلمانو! جنت کے حصول کے لئے آگے بڑھو، نمازی خوب نمازیں پڑھیں روزہ دار روزے رکھیں، صدقہ وخیرات کرنے والے اللہ کی راہ میں بے دریغ خرچ کریں، اللہ سے ڈرنے والے پاکیزگی اختیار کریں، یہ دنیا تو دھوکے کی ٹٹی ہے، ساتھ چھوڑ دینے والی اور فنا ہونے والی ہے اور آخرت یقینی اور دائمی ہے۔ کیا تمھیں معلوم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں فرمایا تھا؟ "جو میں جانتا ہوں اگر تم اسے جان لو تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روو"۔ اگر تم اس کتاب کو پڑھ لوگے تو مجھے یقین ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو بیان کرنے کا سبب اچھی طرح جان لوگے۔

مسلمانو! گمراہی اور ضلالت کی راہ ترک کر دو۔ خدا کی طرف رجوع کرو۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرو، جب تک زندگی وفا کرے اپنی اصلاح کرتے رہو۔ تمھیں نہیں معلوم کہ آج شام کے بعد شاید تمھیں صبح نصیب نہ ہو یا صبح کے بعد تمھاری زندگی میں شام نہ آئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جہاں وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوں۔ اللہ کی قسم میں اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہوں، جو اپنا گم شدہ جانور اچانک کسی صحرا میں پا جائے۔

جو شخص میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور جو میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے میں اس کی طرف ایک باع (دونوں ہاتھ کی لمبائی) بڑھتا ہوں۔ اور جب میری طرف وہ چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں"

(صحیح مسلم)

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ

(اے نبی) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور رحیم ہے، پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع بن جاؤ اس کے قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے اور پھر کہیں سے تم کو مدد نہ مل سکے۔ اور پیروی اختیار کر لو اپنے رب کی بھیجی ہوئی کتاب کے بہترین پہلو کی، قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آئے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی شخص کہے "افسوس

أَنْ تَكُونَ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ
بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي
فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝
(زمر: ۵۲ تا ۵۹)

میری اس تقصیر پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا، بلکہ میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا، یا کہے "کاش اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا"، یا عذاب دیکھ کر کہے "کاش مجھے ایک موقع اور مل جائے اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں"۔ (اور اس وقت اسے یہ جواب ملے کہ) "کیوں نہیں، میری آیات تیرے پاس آچکی تھیں، پھر تو نے انھیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا"۔

فہرست مضامین

تقدیم ۳

۱۔۔۔ حیات برزخ

حیات برزخ اور راحت والم ۷
حالت نزع کے مناظر ؍؍
قبر میں سوال وجواب ۱۳
منکر نکیر ۱۴
قبر کا دبانا اور بھینچنا ۱۵
عذاب برزخ کے چند مناظر ؍؍
روحوں کے مسکن اور ان کے مراتب میں تفاوت ۲۱

۲۔۔۔ قیامت برپا ہوتی ہے ۲۶

قیامت سیہ کاروں کے لیے ۲۹
صور کا پھونکنا ۳۰

دونوں صور کے درمیانی وقفہ کا علم صرف اللہ کو ہے ۳۲

۳ــــ قیامت کی ہولناکیاں ۳۳

مکذبین کے لیے حسرت وافسوس کا دن ۳۴
زمین وآسمان اللہ کی مٹھی میں ۳۷
میدان محشر ۳۸
لوگ پیدل ، ننگے پاؤں ، عریاں بدن اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے ۳۹
کافر اوندھے منہ اٹھائے جائیں گے ″
سورج سوا نیزہ پر ہوگا اور لوگ پسینہ میں غرق ہوں گے ۔ ۴۰
دوزخ حاضر کی جائے گی ۴۲
خدا کے سایے میں پناہ لینے والے ″
قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے بلایا جائے گا ۴۴
سیم وزر کے بندوں کا انجام ۴۶
حوض کوثر ۴۹
قیامت کے دن جنتیوں کی ضیافت ۵۰
نفسی نفسی کا عالم اور پیارے نبی کی شفاعت ۵۱
اہل ایمان پر فضل ربانی ۵۷
امت محمدیہ کا حساب سب سے پہلے ہوگا ″
دربار الٰہی میں حاضری ۵۸

پیشواؤں کا اپنے پیروکاروں سے اظہار برارت ۵۹
فرشتوں کا مشرکوں سے اظہار برارت ۶۲
کافروں کی مدد سے ان کے خود ساختہ خداؤں کا اظہار عاجزی ۶۳
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اظہار برارت ۶۵
امت محمدیہ کی امتیازی خصوصیت ۶۷
محاسبۂ اعمال میں سختی ۶۹
پانچ چیزوں سے متعلق باز پرس ۷۰
ایسے ہی آج تمھیں فراموش کر دیا جائے گا ״
محاسبۂ اعمال میں سختی ہلاکت کی نشانی ۷۲
بندہ اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا ۷۳
اولین باز پرس ״
رحمت خداوندی ۷۴
حقوق العباد میں قتل کا مقدمہ سب سے پہلے پیش ہوگا ۷۶
میدان محشر میں قصاص کا منظر ״
ریاکاروں کا حساب پہلے ہوگا ۷۷
مصوروں کا انجام سب سے بدتر ۷۸
اے ابن آدم! میں بیمار تھا، تو نے میری عیادت نہیں کی؟ ۷۹
افلاس کا مارا بے پایاں نعمتوں میں ״
قیامت کا دن مومنوں کے لیے نہایت ہی مختصر ہوگا ۸۱

بار گناہ سے دبا ہوا خوش قسمت مومن ۸۰
میدان محشر ۸۲
حدیث صراط ۸۴
پل صراط کے بارے میں ایک اور حدیث ۸۷
اہل ایمان کے لیے پیارے نبی کی شفاعت ۹۰
وہ سب سے خوش قسمت کون ہوگا جسے پیارے نبی کی شفاعت حاصل ہوگی ۹۲
نافرمان موحدین دوزخ سے کوئلے کی شکل میں نکالے جائیں گے ۹۴
اہل اعراف ۹۶
پل صراط اور جنت کے درمیان کا پل ۹۹
جہنم جابر، سرکش اور نافرمانوں کا ٹھکانہ، جنت کمزور و بے بس لوگوں کا گھر ۱۰۰

۴ــــ دوزخ اور دوزخی ۱۰۲

مشرکوں کی آپس میں لعنت ملامت اور باہمی تکرار ″
شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلان برات ۱۰۶
جہنمیوں کی ندامت اور افسوس ۱۰۷
دائمی عذاب ۱۰۹
جہنم کی بیڑیاں اور کوڑے ۱۱۱
شجرۂ زقوم سے ضیافت ۱۱۳

جہنم کی پیپ ۱۱۴
عالم بے عمل کا انجام ۱۱۵
ہر طرف آگ ہی آگ ۱۱۶
جہنم کی گہرائی اتھاہ ہو گی ۱۱۷
دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب //
جرم کے مطابق سزا ۱۱۸
جہنم کی گرمی کی شدت //
جہنم میں مجرموں کی خوفناک جسامت ۱۱۹
جہنم میں زیادہ تر عورتیں ہوں گی //

۵ — جنت اور جنتی ۱۲۰

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے ۱۲۱
جنتیوں کا پہلا گروہ اور ان کی تعداد ۱۲۲
جنت کا سب سے اعلیٰ اور ادنیٰ مرتبہ والا ۱۲۴
جنت کے دروازے ۱۲۵
بہشت کے درجے ۱۲۷
بالاخانے ۱۲۹
لذت کام ودہن ۱۳۰
جنت کے خیمے، باغات اور مٹی ۱۳۲

اشجار بہشت	۱۲۴
جنتی محل	۱۲۴
بہشتی نہریں	۱۲۵
بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں	۱۲۶
ابدی نعمتیں	۱۲۸
سب سے عظیم آخری انعام ـــــ دیدار الٰہی	۱۴۰
دنیا کے وہ دوست کہاں گئے؟	″
لمثل ھذا فلیعمل العاملون	۱۴۳

ہماری تازہ پیشکش

****

آسان طریقۂ حج

(پاکٹ سائز)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے نقشوں کے ساتھ
سنت نبوی کے مطابق صحیح طریقہ پر حج کرنے کے لئے
مکمل رہنما
قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ حج و عمرہ کے مسائل کا
بالترتیب بیان

تالیف:

مولانا احمد مجتبیٰ سلفی مدنی

مراجعہ:

مولانا محمد رئیس ندوی

مولانا عبد السلام مدنی

ڈاکٹر رضاء اللہ مبارکپوری

قیمت: Rs. 15/00

ملنے کا پتہ: مکتبہ سلفیہ، ریوڑی تالاب، وارانسی — ۲۲۱۰۱۰